

GOVERNMENT OF INDIA.
IMPERIAL LIBRARY, CALCUTTA.

Class No. VII .D.

Book No. 46

I. L. 38.

V.1

VII. D.

46

Bahr-i-Muhit

by

Asgar Husain.

V. 1.

This
No. acc. No. found
Publication.

184. F. a. 90. 2.

بحر محیط

25-73

جو

علم طب میں اعلیٰ درجہ کی کتاب جامع مسائل طب جدید اور مجموعہ قوانین علمی و عملی ہے اور اپنی
ضخامت کے سبب مشتمل ہے پانچ جلدوں پر

مصنفہ

ارسطو کے دوران افلاطون زمان فاضل لوزعی عالم المعی صاحب تصانیف کثیرہ جناب

حکیم صغر حسین صاحب فنخ آبادی غم فیضہ پوام الایام والالیالی اور

جسمین

حضرت مصنف ممدوح نے طب قدیم میں جو کچھ تطویل مل اور زلات مغل تھے انکو نکال کر مسائل
اور تجارب جدیدہ حذاق یورپ کے شامل فرمائے ہیں اور اپنی تحقیقات اور تجربہ کے بھی امور

مندرج کیے ہیں

منجملہ

ان پانچ جلدوں کے یہ جلد اول

بار دوم

مطبع نامی منشی نو لکھنؤ واقع لکھنؤ چھپی

ماہ ستمبر ۱۹۰۵ء

اعلان حق تصنیف اس کتاب کا بحق نو لکھنؤ پریس محفوظ ہے

اطلاع ۶۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے سبب موجود ہے جسکی فہرست مفصل مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب موجودہ کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے پٹل پیچ کے تین صفحہ جو سادے ہیں ان میں تفصیل بعض کتب طب اردو و فارسی کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر و انون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۴/۱۲	تحفۃ الاطباء۔ مؤلفہ حکیم سید مشرف حسین صاحب خیر آبادی۔	۴/۱۲	کتب طب اردو
۴/۱۲	اردو ترجمہ کلیات سدید بنی فن اول۔	۴/۱۲	تشریح الاسباب۔ مع نقشہ بروج فلکی از حکیم قاضی الہی بخش صاحب۔
۴/۱۲	ترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی الخلف بہ عالم فاضل۔	۴/۱۲	رسالہ زبدۃ المفردات۔ مع رسالہ نظم باریق از حکیم سید علی حسین صاحب۔
۴/۱۲	اردو ترجمہ معالجات سدید بنی فن دوم۔	۴/۱۲	زبدۃ الحکمت۔ تینون فصلوں کے خورد نوش کا طریقہ حفظ صحت از حکیم مولوی قمر علی۔
۴/۱۲	ترجمہ مولوی صاحب موصوف۔	۴/۱۲	رسالہ تعریف النبض۔ مؤلفہ حکیم مرزا بشیر احمد۔
۴/۱۲	اردو ترجمہ معالجات سدید بنی فن سوم و چہارم۔ یکجائی۔ ترجمہ مولوی صاحب موصوف۔	۴/۱۲	شفاء الامراض۔ از حکیم محمد عبدالحکیم صاحب۔
۴/۱۲	ترجمہ قرا بادین شفا فی۔ ترجمہ حکیم ہادی حسین خان مراد آبادی۔	۴/۱۲	مفید الاجسام۔ مع فوائد عجیبہ۔ ہر مرض کے نسخے مؤلفہ سید فضل علی بیٹو ڈاکٹر۔
۴/۱۲	قرا بادین ذکائی۔ ترجمہ حکیم ہادی حسین خان قانون عترت۔ علاج ہر قسم تب خصوصاً تب دق از حکیم عترت حسین۔	۴/۱۲	طب احسانی۔ مؤلفہ حکیم احسان علی۔
۴/۱۲	رسالہ مزمل الاوامام۔ ہر مرض کے مجربات نسخے از حکیم مرزا محمد کاظم صاحب۔	۴/۱۲	مجمع البحرین۔ از حکیم حیدر خان حاوی۔
۴/۱۲	ترجمہ زادن غریب۔ ترجمہ حکیم ہادی حسین خان مخزن سلیمانی۔ ترجمہ اکسیر عربی مؤلفہ حکیم محمد شمس الدین صاحب۔	۴/۱۲	طب یونانی و ڈاکٹری۔
۴/۱۲		۴/۱۲	علاج الغریبا۔ ترجمہ حکیم اصغر علی۔
۴/۱۲		۴/۱۲	ترجمہ طب الکبر۔ از حکیم محمد حسین نہایت سلیس مرغوب عام۔
۴/۱۲		۴/۱۲	اکسیر القلوب۔ ترجمہ مفرح القلوب از حکیم محمد رفیع کریم صاحب۔

بحر محیط

رساله اول

از جلد اول کتاب بحر محیط تصنیف حکیم صفر حسین صاحب فرخ آبادی - مصنف رساله تقریر

فی التبخیّر - و محاکمات طبیه - و تحفۃ الثنیۃ فی بیان ادویه الانجریه - و ہدیۃ الوفاق فی علاج المراق

و تریاق اکبر - و شفاء الوباء - و دستور النجات عن مصائب الحمیات - و غناء المحتاج الی استخراج المزاج

و منتهی البیان فی تحقیق البحران - و رسالہ معدیہ - و کتاب نفس الانتصاب - و رسالہ قولنجہ

و رسالہ سوال جواب طبیه - و رسالہ ہیضہ - و رسالہ جنین - و علاج الصبیان -

و القوانین الشفائیۃ بعلاج الحمی الوبائیہ - و رسالہ یادگار احمدی - و رسالہ دود آہ -

و رسالہ نالہ دل - و غیر ذلک من الرسائل فی العلوم العدیدہ -



بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمل یا من خلقتنا فی حسن تقویم۔ وغینتنا بتعدیل الاشیاب الضروریۃ عن الطیب والحقیم۔ ونسلی علی
 بنیک الکریم۔ الذی وادی الارواح العللیۃ بطب الدین القویم۔ وعلی آلہ وصحابہ الی ما تحیی علی الارض النسیم
 آتا بعد جو حضرات قدسی صفات بقلمونی روزگار اور نیرنگی دور و دار کو بدیدہ بصیرت ملاحظہ کرنے ہیں انہیں
 یہ بات مخفی نہیں ہو کہ از ابتدا سے آدم تا ایندم لاکھوں کروڑوں انسان بہائم کی طرح ایسے ملک عدم میں
 پیمان ہوئے ہیں کہ کوئی انکے نام و نشان سے بھی واقف نہیں ہوا دانی اور اوسط الناس کا کیا ذکر ہوئے
 بڑے شاہان تاجدار اور مالداران ذی اعتبار حجاب وار بنے اور ہٹ گئے جیسے خالی ہاتھ آئے تھے
 ویسی ہی خالی ہاتھ مفاک عدم میں چلے گئے دولت و حشمت صولت و کنت یہاں کی یہیں چھوڑ گئے نظم
 وہب زیر زمین ہیں جو کمین فروش قالی تھے وہ ہیں پامال دنیا جو کہ رکھتے طبع عالی تھے وہ مہتا گو کہ سب
 اسباب ملکی اور مالی تھے وہ سکندر جب گیا دنیا سے دونوں ہاتھ خالی تھے وہ دیگر کیا جہان سے
 جب شاہ رومی اسکندر پہ بلا دزیرون کو کہنے لگا بدیدہ تر کہ کفن سے ہاتھوں کو کر دیجیو مرے باہر
 کہنا کہ خلق خدا دیکھ کر کہیں یکبر جو خالی ہاتھ تھے آئے سو خالی ہاتھ چلے نہ لے کے حشمت دنیا کچھ اپنے
 ساتھ چکے وہ البتہ جو کوئی شخص کوئی کام بہبودی اور خیر خواہی کا اپنی قوم کے واسطے کر جاتا ہو تا قیام
 بنامت نام اسکا نیکی کے ساتھ صفحہ روزگار پر رہ جاتا ہو نظم کیا کیا جہان میں جو چکے شاہان
 ذی کرم کہ کس کس طرح کا رکھتے تھے ساتھ اپنے وہ حشمت کہ آخو گئے جہان سے تنہا سوئے عدم

دارا گمان کہان ہو سکندر کہان ہو جم ہو کوئی بیان رہا ہو نہ کوئی بیان رہے کچھ اسی ظفر رہے تو کوئی بیان نہ
جو کچھ انسان اپنی قوم کے واسطے نیکی یادگار چھوڑ جاوے گا جب تک دنیا قائم رہے گی نور اس کے فیض کا جلوہ
دکھاتا رہے گا چنانچہ ہزار ہا ایجادات اور اختراعات اور تصنیفات قدما کی اب تک ان کے نام کو زندہ
کر رہی ہیں اور نیکی کے پھل سے اب تک وہ لوگ متمتع ہو رہے ہیں پس ہر ذی عقل پر واجب ہو
کہ مہم اکمن کوئی ایجاد یا کوئی یادگار اپنا ایسا دنیا میں چھوڑ جائے جو قیام دنیا تک اس کا نام رہ جاوے
اور بنی نوع کو اس سے فائدہ پہنچتا رہے ہر چند اکثر ایسی اولو الغریبوں کا انصاف بغیر دولت و حکومت کے
انجام نہیں پاسکتا ہر تیل کا ایجاد کرنا یا تار برقی کا قائم کرنا کسی جزو ضعیف تہیدست سے کب ممکن تھا
فلسفہ یونانی کبھی ملک عرب میں رواج نہ پائی اگر خلفاء عباسیہ کی ہمت اسطرت توجہ نہ فرماتی یہ ہندو حیران
بیچان اصغر حسین بے سرو سامان جو ایک زمانہ دراز سے بقا ضائع ہو کر رہی قومی ہزار
دل و جان سے چاہتا ہو کہ علم طب حسب موضوع بدن انسانی خلیفہ الرحمانی ہو اور غرض و غایت اسکی
حفظ صحت و جان ہو ترقی و تہذیب اسکی جس طرح مصر و قسطنطنیہ اور تونس اور بیروت وغیرہ بلاد اسلام
میں ہوئی ہو اسی طرح ہندوستان میں بھی رواج پاوے مگر یہ بات کسی طرح ایک جزو ضعیف و
نا توان سے ممکن الوقوع نہیں ہو طب جدید کا رواج خدیو مصر کی صرف ہمت سے اسطرح ہوا کہ انھوں نے
بلاد یورپ سے ایک گروہ حکماء نامی و گرامی کا طلب فرما کر حکماء ترک و عرب کو تعلیم ڈاکٹری کی دلو کر کتابین
ڈاکٹری کی زبان عربی ترجمہ اور تالیف کرائیں اور مشورہ حذاق اطباء کا ملین فریقین کے مسائل و
تجارب جدیدہ یورپ کے شامل طب قدیم کے کہے گئے اور طب قدیم میں جو کچھ تطویل مل یا زلات محل تھے
انکو کال کر جدید کتابین بنائیں اور انھیں کتابوں کا درس مدارس عیدہ و کتابت جدیدہ میں
راج فرمایا اور ایک بڑا سررشتہ تعلیم طب جدید کا قرار دیا اور رئیس الجماعہ اور مترجم اور مؤلف کتب
اس علم کے جناب کلوٹ بیگ اور جرجی فیدال اور محمد شافعی اور ڈاکٹر جریر اور شیخ ابراہیم عبد الغفار
وسوقی اور شیخ خلیل حنفی اور آفندی محمد شافعی اور ڈاکٹر بیرون اور محمد تونسلی وغیرہم علمائے کرام اور
حکماء اعلام مقرر ہوئے اور کتابین مثل منجہ و قانون الصحہ و سراج الوہاج و توضیح فی اصول التشریح
و مصباح و ضاح فی علاج الجراح و اصول التشریح وغیرہ تصنیف ہوئیں ہزار ہا روپیہ اسکے اہتمام میں
صرف کیا گیا سررشتہ صحت عمومی کا قائم کیا گیا کاش ہمارے ملک کے رؤساء عظام ہر طرف عنان غریبت
متوجہ فرماوین تو بالضرورت یہاں بھی طب جدید رواج پاسکتی ہو لا اقل اسبقدر ہو جاوے کہ کتب مذکورہ
مصر سے منگو کر ترجمہ کرائی جا دیں اور مدارس طبیہ مقرر ہو کر ان مدارس میں تعلیم طب جدید کا

روح و اجسادے تو کسی قدر بہبود ملک کی ہو سکتی ہے مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ ہماری امید کی
 ہمارے ہمارے کوئی نشان نظر نہیں آتا ہے بہر کیف حکم مالا پڑ رک کلمہ لایترک کلمہ کے اس حقیر بے بضاعت نے
 حسب تحریک بعض اجاب کے جنہیں زیادہ تر محکم مولوی حکیم محمد صالح صاحب رئیس پبلت ہیں یہ
 قصہ کیا ہے کہ مطالب رسائل طب جدید کے بقدر امکان کتب عربیہ وغیرہ سے اخذ کر کے شائع کرے
 امد نہیں اپنے تجارب اور تحقیقات بھی شامل ہوں کیا عجب ہے کہ زمانہ آئندہ میں اور کوئی خیر خواہ قوم
 صاحب ہمت و عزم ہمارا اہم خیال پیدا ہو کر اسکی ترقی پر کمر بستہ نہ رہے اور ہی طرح بتدریج
 زمانہ دساز میں یہ فن عمدہ و کار آمد ہم لوگوں میں بھی اشاعت پاوے جس سے اطباء روزگار اور بھی
 ڈاکٹر ان نامہ ار کو نفع پہونچے اور انکے فیض سے ہزار بندگان خدا امراض صحت سے نجات پائیں اور
 کسی قدر انجرا اسکا اس ماضی کے بھی ماتھے آئے اور نام اس گنہگار زمرہ اول المترجمین میں رکھا جائے
 لہذا یہ کتاب جامع مسائل طب جدید کی لکھنا شروع کی ہے چونکہ یہ علم بہت بڑا ہے اور مدت ممتد میں
 انصرام اسکا متخیل ہے اور بنظر اپنے قوی اور اپنی عمر کے امید نہیں ہے کہ اختتام اسکا ہو سکے الا
 ماشاء اللہ اور بھی جب یہ کتاب ضخیم مرتب ہو جاوے گی تو کیا عجب ہے کہ بلحاظ ضخامت اور مضارفت یکشت
 کے انطباع اسکا خیر التوا میں پڑ جاوے اس واسطے یہ طریقہ مستحسن نظر آیا کہ اس کتاب کی پانچ جلدیں ہوں
 اور ہر جلد مستقل پر چند رسائل ہووے اور ایک ایک رسالہ حسب طرح مرتب ہوتا جاوے قالب طبع
 میں آتا جاوے پس یہ ترتیب قرار دی گئی جلد اول نظریات میں مشتمل اوپر پانچ رسالوں کے
 رسالہ اول بیان میں تعریف اور موضوع اور غرض علم طب کے اور بیان تاریخی اس علم کا کہ کب سے
 کس طرح رواج اسکا روئے زمین پر ہوا اور صحت و مرض کی تعریف اور موت و حیات کی تعریف اور
 اسباب حدوث مرض کے رسالہ دوم بیان میں ارکان و اخلاط و قوی و امزجہ و ادراج و افعال کے
 رسالہ سوم تشریح میں نبیہ انسانی کے رسالہ چہارم بیان امراض میں علی العموم یعنی بقول کلی
 اس میں توضیح اسباب مذکورہ رسالہ اول کی ہوگی اور اسی کے ضمن میں بیان سموم و غیو کا ہوگا رسالہ پنجم
 میں بیان عمر مرض اور زمانہ ابتدا و اشتداد اور توقف اور انحطاط کا اور بھی مندرجات کا یعنی کون کون حالت
 کس مرض کی مندر ہے جلد دوم بیان میں علی طب کے اور اس میں شات رسالہ ہیں رسالہ
 اول بیان معالجات کا بقاعدہ کلی رسالہ دوم میں بیان طریق علاج کا اس میں فصدا و رجو نکین
 لکھنے کا اور مسهل اور تشریط اور حجامت اور یتزل وغیرہ دستکاریوں کا بیان ہے رسالہ سوم
 بیان میں امراض عامہ کے مینی وہ امراض کہ تمام بدن میں ساری ہوں مثل تپ وغیرہ کے یا آنکہ ہر عضو میں

رسالہ اول

ترجمہ میں فیض
 ڈاکٹر حسین علی
 انگریزی میں لکھی
 علی حسب طبع و اداس
 خانی کوٹہ نند آباد
 استفسار کا نشتر
 لکھا

۷۷
ایک قسم
پیشین
۱۲

پیدا ہو سکتے ہوں تخصیص کسی عضو خاص کی نور سالہ چہارم میں بیان امراض مخصوصہ کا عضو خاص کے ساتھ مثل درد سر وغیرہ کے رسالہ پنجم میں مشاہدات جلیہ کا بیان یعنی طریقہ دیکھنے مریض کا اور تشخیص مرض کا اس بحث کی تفصیل طب قدیم میں اس طرح پر نہیں ہے جیسی طب جدید میں ہے اور اسی کے ضمن میں بیان ہستامہ صدریہ یعنی استی قفس کوپ اور کلینی کل شہر نامیطر اور نبض اور قارورہ اور ششوریش وغیرہ کا ہوگا رسالہ ششم میں بیان ادویہ مفردہ کا جو طب قدیم یا طب جدید میں مستعمل ہیں اور بھی وہ بونیاں جو مولف نے ملک مالوہ میں تحقیق کی ہیں رسالہ ہفتم میں بیان ادویہ مرکبہ مستعمل طب قدیم و جدید کا اور بعض مرکبات خضرہ مولف جلد سوم بیان میں طب شرعی کے کہ اسکو طب ساسی بھی کہتے ہیں یہ بحث بھی طب قدیم میں نہیں ہے اسکی علم کے ذریعہ سے شہادت ڈاکٹر کی معاملات فوجداری وغیرہ میں لی جاتی ہے اور یہ جلد ششم میں اس کے اسباب یعنی غشی سے مراد یا مرگ مفاجات سے یا پھانسی سے یا صدمہ بجلی سے یا زہر سے یا ضرب شدید سے وغیرہ ذکر کیا گیا ہے دوم متعلق مہالہ زنا بالجبر و انلام واسقاط حمل و بچہ کشی رسالہ سوم دریافت کرنا اس امر کا کہ آیا حقیقت حالت جنون ہے یا اپنے تئیں مجنون بنایا ہے جلد چہارم میں طریقہ صحت عمومی کے جسکو تعلق میونسپلٹی سے ہے اس میں دور سالہ میں رسالہ اول طریق آبادی شہر و دیہ و بنائے مکانات معابد وغیرہ رسالہ دوم طریق صفائی ہوائے شہر و انتظام فروخت اشیاء وغیرہ جلد پنجم میں بیان میں طب عسکری کے اس میں دور سالہ میں رسالہ اول میں بیان امراض و معالجات کا جو سفر میں جہاز کے عارض ہوتے ہیں رسالہ دوم میں طریقہ چھاؤنی ڈالنے کا اور تدا بیر اسوقت کی جب فوج میں وبا آوے۔ اور نام اس کتاب کا بحر محیط رکھا ہے امیدار باب انصاف سے یہ ہے کہ اشاعت میں اس کتاب کے بذل ہمت فرمائیں اور اس فقیر حقیر کو بدعاے خیر یاد کریں اگر کسی جگہ بقا صناعے بشریت سہو خط معلوم ہوا اسکو دامن عفو سے چھپاویں و ما تو نسبقی الا باللہ و ہو جسی و نعم الوکیل۔

رسالہ اول

رسالہ اول بیان میں تعریف اور موضوع اور غایت اور حالات تاریخی طب کے

۷۸
کتاب جانا اور
خود سی احیاء
نہی ہی بچہ
۱۲

ہر چند اہل ہند اپنے مذاق کے موافق کہتے ہیں کہ یہ علم دھنتر مہی سے پیدا ہوا اور دھنتر سمندر سے پیدا ہوئے تھے اور وہ ایک آؤ تار تھے مگر حق یہ ہے کہ علم طب اسوقت سے پیدا ہوا جبوقت سے کہ آدمی پیدا ہوا کسواسطے کہ آدمی کے حیات کے ساتھ حقوق امراض بھی متعلق ہو اور ہشادات اکثر اویان کے جب خلاق عالم نے آدم کو پیدا کیا تو اکثر امور متعلق تمدن و تہذیب کے جو پیش آئے وہ تعلیم کیے جب اولاد آدمی جا بجا اقلیم میں منتشر ہوئی جس اقلیم میں جسکو کوئی بیماری ہوئی اس نے علاج کا تجربہ کیا اسواسطے

بر تعلیم کے آدمی مثل ہندوستان و چین و یونان و مصر کے اپنے اپنے تئیں موجد اس علم کا قرار دیتے ہیں
مگر حق ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا کہ کتب یونانیوں سے واضح ہو کہ ابتداً جو علاج کسی شخص کے تجربہ میں
آیا اسے دوسرے ملین کو بتایا چند مدت تک یہی طریقہ زبانی سینہ بسینہ کار ہا بعدہ اہل تجربہ نے یہ طریقہ
اختیار کیا کہ جو دوا کسی مرض کی کسی کے تجربہ میں آئی اس نے ایک ورق پر لکھا معابد اور گزرگاہ و عوام
پر آویزاں کر دی چند مدت تک یہی طریقہ بازاران بعد بقول عرب حضرت سلیمان کو بطریق وحی اسمانی
نظریات و عملیات اس فن کی القا ہوئی حضرت سلیمان نے اسقلینوس حکیم کو اسکی تعلیم کی اور سلسلہ تعلیم کا
جاری ہوا اور بیشتر مورخین یونان وغیرہ کا یہ قول ہرگز بقراط کے زمانہ تک وہی طریقہ اوراق پر
لکھا آویزاں کرنے کا تھا ابقراط حکیم یونانی نے ان سب اوراق کو اور بھی علم سینہ بسینہ کو مدون کیا
اور اسے دھن مقدونیہ اور بھی مصر میں دس و تدریس اسکی جاری کی اسے واسکو ملقب بابو الطب
کیا جو او یونان کے ملک بین اور مصر میں بھی نے رواج دیا جو یہ حکیم چار سو برس پیشتر ولادت
مسح علیہ السلام سے پیدا ہوا تھا اسے سب امراض اور انکی تشخیص اور اسباب و علامات و معالجات
مدون کیے اور اس بات میں غور کیا کہ تشخیص امراض کی بغیر دیکھنے تشبیہ جسم انسان کے مشکل ہو بنا بران
تقیہ بوقت شب مقابر میں مردوں کی لاش چاک کر کے دیکھا کرتا تھا جس سے علم تشریح قائم ہوا اور رسالے
طلب اور تشریح میں تصنیف کیے اور ترکیب بدن انسان کی اشیاء چار مدد اور سائلہ اور ارواح اور
اخلاط اربع یعنی بلغم اور صفرا اور سودا اور خون سے اور کون ان اخلاط اربع کا غنا صراہ یعنی خاک بار
آب آتش سے وارد ہوا اور آفریدہ اور اعصاب اور شرائین اور اوتار وغیرہ اعضاء جسم کی تشریح اور منافع
لکھے اور متعارف نطقہ کی کیفیت ظاہر کی اسے انتقال کے بعد اور ترقی اس علم کی ہونی خصوصاً بلدہ آطنہ یعنی
مدنیہ الحکماء اور شہر اسکندریہ میں حکیم سقراط اور افلاطون اور قسنطون اور ان سقراطیس اور ثوفو سوطوس
وغیرہ نے خوب ترقی اسکی کی چنانچہ ان حکما کی تصنیفات اب تک جرمن وغیرہ میں موجود ہیں اسکے بعد یونان میں
تیزل آیا اور مصر میں ترقی شروع ہوئی اور سلاطین بطلمیوس نے اشاعت علم پر کمر بستہ ہست باندھی
اور حکیم ارسنتروٹوس اور ہرڈفلوس اور جالینوس اور اسقلینیدیس اور روفوس اور قلسوس وغیرہ
حکما نے نامی نے ترقی علم تشریح وغیرہ فنون طبیہ میں کی مگر اس زمانہ میں بھی تعصب کا مرتبہ ایسا بڑھا ہوا تھا
کہ جالینوس وغیرہ حکماے تقدیم کے اقوال کو جو حکیم متاخر تر دیکر تا اس کے لوگ دشمن ہو جاتے تھے اور
اسکو کافر اور مرتد کہتے تھے غرض کہ جب فتوحات اسلام کی ہوئیں زمانہ خلفاء عباسیہ سے شیوع اس علم کا
مسلمانوں میں ہوا اور علوم یونانی زبان یونانی سے بزبان عربی منقول ہوئے اسوقت بھی موجد علوم

کس واسطے کہ کتب تواریخ سے ثابت ہو کہ زمانہ بقراط سے بڑے علم طب کی مصر میں قائم ہوئی پہلے پہل بقراط نے
 بناء مارستان یعنی بیت المریضی یا دار المریضی یا دار الشفا جس کو شفا خانہ کہتے ہیں قائم کی پھر اور
 شفا خانے بنے۔ مارستان مغرب بیمارستان کا ہے اور زبان عربی میں مبتدا اول ہسپتالون میں ابتدا
 وید بن عبد الملک نے ^{۱۸} شہر ہجری میں مارستان بنایا اور طبیب اور خادم واسطے معالجہ بیماروں
 کے مقرر کیے اور محمد بنون کے واسطے آبادی سے علیحدہ مکان مقرر فرمایا اسطرح اندھون کے واسطے
 ایک مکان بنوایا اور سب کے واسطے خوراک اور اہل خدمت اپنی سرکار سے مقرر کر دیے اسطرح
 ترقی اور رواج شفا خانوں کا ہوا چنانچہ جامع بن طولون ^{۱۹} شہر ہجری میں احمد بن طولون
 نے تعمیر کیا جس میں دو خانہ بھی تھے اور شربت اور معاجین مرکب تیار رہتے تھے اور اطباء معالجہ
 بیماروں کے واسطے نوکرتے اسطرح مارستان قراقہ مصر اور قراقہ کے درمیان میں عایشان شفا خانہ
 تھا جس کا اب اثر و نشان بھی باقی نہیں ہے اور ^{۲۰} شہر ہجری میں ایک پہاڑ پر جس کا نام نور فرعون ہے ایک
 شفا خانہ تھا انہیں مجاہدین کا محبس علیحدہ تھا اور بیماروں کے واسطے مکانات علیحدہ تھے اور دوا اور
 خوراک اور فرش اور لباس کی بھی خبر گیری کی جاتی تھی مارستان کافور ^{۲۱} شہر ہجری میں کافور خشیدی نے
 قائم کیا تھا مارستان مغافر بعد خلیفہ متوکل علی اللہ کے فتح بن خاقان نے سرزمین مغافر میں بنایا تھا
 مارستان کبیر منصور ^{۲۲} میں اسکی بنا اسطرح پڑی کہ ملک منصور قلاؤذی صالحی نے جب ^{۲۳} شہر ہجری میں
 روم پر قصد چڑھائی کا کیا دمشق کے مقام میں اسکو مارضہ قونج کا ہوا مارستان نور الدین شہید میں اسکا علاج
 ہوا کہ اسکو صحت ہو گئی اسوقت اسنے نذرمانی کہ اگر حق تعالیٰ کامیاب کرے گا تو میں بھی ایک مارستان بناؤں گا
 چنانچہ اللہ نے اسکی مراد پوری کی اسنے محل دار قطبیہ ملکیت مونسہ خاتون کا بعاوضہ قصر زمرہ کے لیے
^{۲۴} شہر ہجری میں مارستان عایشان بنایا اور انہیں ایک نہر پر فضا بنوائی اور مکانات متعدد تعمیر کیے
 اور مدرسہ منصور یہ بنوایا اس مدرسہ کی دیوار کی بنا کھودی جاتی تھی کہ زمین سے ایک ^{۲۵} حقہ مٹی اور ایک
 حقہ مٹی نکالا جس میں بہت سے نگینہ الماس اور یاقوت وغیرہ جواہرات کے اور موتی اور سونا تھا کہ وہ سب
 خزانہ سلطانی میں داخل کیا گیا اور واسطے صرف مارستان اور مدرسہ کے جاگیر مقرر کر دی تیم طلبہ کے واسطے
 نفقات مقرر ہوئے دو خانہ بہت بڑا تیار کیا مریضوں کی خدمت کے واسطے مرد اور عورت جدا جدا رہیں ہوئے
 اور مکانات جدا گانہ ہر مرض کے مریض کے واسطے بنائے ایک مکان خاص تپ کے بیماروں کے واسطے
 اور ایک مکان خاص آنکھ کے مریضوں کے واسطے اور ایک مکان بیمار عورتوں کے واسطے اور ایک مکان
 علیحدہ کھانا پکانے کے واسطے اور دوائیں بنانے کے واسطے اور ایک مکان دواؤں کے رکھنے کے واسطے

جسین معاجین ایک جگہ اور عرق ایک جگہ ہی طرح ایک قسم کی دو ایک ایک جگہ رکھی رہے ہو یا اور ایک مکان
طبیپ معالج کی نشست کا اور ایک مکان واسطے درس طب کے مقرر کیا اور تعداد مریضوں کی محدود
نہیں کی اور نہ مدت اقامت مریضوں کی معین کی اور متولی اور خادم اس مارتان کے بکثرت تھے
اور وقت نامہ میں یہ وصیت لکھی کہ میری اولاد اسی طرح جاری رکھے جب اولاد بھی نہ رہے تو جو
حاکم وقت ہو وہ اسکا تکفل رہے علیٰ ہذا مالہ **استان مویدی** ۱۲۱۱ ہجری میں تعمیر ہوا غرض
ہماری بیان سے ان حالات تاریخی کے یہ ہو کہ معائنہ سے کتب تواریخ کے یہ بات متحقق ہوتی ہو کہ زمان
پستان مسلمانوں میں اس علم کو بہت فروغ تھا اور مصربہت بڑا دارالعلم تھا آخر کار انقلاب اودار سے
مرورو ہو رہیں اس علم کو تنزل لاحق ہوا اور مسلمانان ہند میں یہ علم زمانہ محمود غزنوی سے
ہندوستان میں آیا کیونکہ سلسلہ سے محمود نے ہندوستان پر حملے شروع کیے بارہ حلون کے بعد
اسکو فتوحات ہوئیں اسی زمانہ سے مسلمانوں کی جڑ ہندوستان میں قائم ہوئی اور اطباء اسلام کے
قدم جے اور رواج طب قدیم کا شروع ہوا اور کسی قدر فروغ اس علم کا علوی خان کے زمانہ تک جو
نادر شاہ کے عہد میں تھے رہا مگر کوئی جدید ترقی بیان نہیں ہوئی البتہ ممالک یورپ میں ترقیات ہوتی تھیں
اور بیان تو فقط معالجات تھوڑے تھوڑے تجربہ میں آتے تھے دگر ہیچ لیکن علوی خان کے بعد سے تنزل
شروع ہوا یہاں تک کہ اب گویا وجود طب کا کٹا بون میں رہ گیا ہو باقی خیریت ہو۔ حاشا کہ ہمارے سخن
طرف اپنے معاصر کا ملین کے نہیں ہو مگر ہم شہادت دیتے ہیں اس امر کی کہ ہمارے معاصر خدائے
جو مشاہیر الیہ یا لبنان ہیں حلیہ کتب درسیہ طب قدیم کے ماہر و عالم ہیں لیکن فی نفسہ طب قدیم ہمارے بسبب
نہ شامل ہونے طب جدید کے ناقص ہو رہی ہو اسپر غضب یہ ہو کہ بعض حضرات یہ بھی نہیں جانتے کہ قانون
شیخ نور ماسیحی اور تذکرہ داؤد انطاکی اور کامل الصناعہ کس جنگل کی بوٹیاں ہیں۔ اسید طرح مصر میں بھی
رفتہ رفتہ چراغ اسکا کل ہو گیا تھا مگر محمد علی پادشاخد پو مصر نے اسکو پھر زندہ کیا اور مہر تابان بنا دیا اب
مصر کے طبیب بقاعدہ طب جدید کے مادات مرضا کرتے ہیں اور دستکاری میں بڑے مشاق ہیں اور
بہت مدد اس طب جدید کے جاری ہو گئے ہیں اور اعمال جراحی کے سکھائے جاتے ہیں یہی ہماری تمنا ہے
کہ ہندوستان میں جی ہمارے رؤساء قوم اسکو ترقی بخشیں اور بنظر حالت موجودہ کے ہمارے ہم فنون پر فاضل ہو
کہ اپنے اخلاف کو طب قدیم بقدر ضرورت تعلیم دیکر مدیکل اسکولوں میں تعلیم ڈاکٹری کی دلوادین اور کتب درسیہ
طب مہر سے منگو کر مطالعہ کریں اور اپنا دستہ لعل قرار دین اور انکے ترجمے کے شائع کریں اور اس
مالیعت نجیف کو چشم انصاف ملاحظہ فرماوین اہد بنظر قومی ہمدردی کے شائع کریں چونکہ اس قدر حال تاریخی

اس موقع کے واسطے کافی ہو لہذا اب بیان تعریف اور موضوع اور غایت طب کا کیا جاتا ہے تعریف
 و موضوع و غرض طب شیخ نے تعریف علم طب کی یہ لکھی ہے کہ ایک علم ہے جس سے احوال
 بدن انسان کا من حیث صحت و ذوال صحت کے معلوم ہوتا ہے تاکہ صحت حاصلہ کا حفظ اور صحت زائلہ کا استرداد
 کر سکے اسکے معانی اور الفاظ پر طب قدیم میں طرح طرح کے اعتراضات ہوئے ہیں اور ان کے جوابات
 دیئے گئے ہیں اور بہت کچھ تطویل فعل ہوئی ہے جس سے ذہن آدمی کا پریشان ہوتا ہے پس اس قسم کے
 مباحث کتب درسیہ قدیمہ سے لائق حذف و اخراج کے ہیں۔ طب جدید میں علم انسانی طب کی یہ تعریف لکھی ہے
 کہ طب عبارت ہے معرفت عوارض و امراض جسم انسانی اور ان کے معالجات سے اور غرض اور غایت اس
 علم کی حفظ صحت انسانی اور شفاء امراض جسمانی ہے اور موضوع اس کا بدن انسان ہے صحت کا بیان
 صحت عبارت ہے درستی و انتظام وظائف اعضا سے یعنی جس عضو کا جو کام ہو وہ اپنا کام بخوبی انجام دے
 اور مرض عبارت اس سے ہے کہ انتظام وظائف اعضا میں کچھ خلل واقع ہو جائے اس بحث کو بھی شروع اور
 حواشی کتب طب قدیم میں بہت کچھ طول دیا ہے جو ہمیں طالب علم کا وقت ضائع ہوتا ہے اور حصول علم میں
 تعویق ہوتی ہے حیات یعنی زندگی عبارت اس سے ہے کہ وظائف اعضا موجود ہوں عام اس سے کہ وہ
 وظائف انتظام اور درستی کے ساتھ ہوں یا نہ ہوں اور جب وظائف اعضا باطل و معدوم ہو جائیں اس کا نام
 موت ہے پھر موت کی دو قسمیں ہیں ایک موت طبعی یہ اس کو کہتے ہیں کہ بسبب تقدم بن کے وظائف
 اعضا میں تدریج فتور آتے آتے باطل ہو جاوین اور موت غیر طبعی یہ ہے کہ بسبب عوارض و امراض کے
 اعضا میں فتور آکر وظائف ان کے معدوم ہو جاوین یا آدمی اپنی حماقت سے خود کشی کرے یا دوسرا شخص اس کو
 مار ڈالے یا غرق و حرق کے صدمہ سے مر جاوے بیان اسباب صحت و مرض کا جانتا چاہیے
 کہ انسان کو جب کوئی بیماری ہوتی ہے ضرور اس کا کوئی سبب ہوتا ہے سبب ہرگز بیماری نہیں ہو سکتی ہے
 اور سبب کے دریافت ہونے سے بڑی مدد علاج میں ملتی ہے کیونکہ ازالہ سبب موجب ازالہ سبب کا
 ہونا ہے پس سبب کی دو قسمیں ہیں ایک سبب داخلی و دوسرا سبب خارجی سبب داخلی اس کو کہتے ہیں
 کہ داخل بدن سے پیدا ہوا ہو اور سبب خارجی عبارت اس سے ہے کہ خارج بدن سے بدن میں وارد
 ہوا ہو پس سبب داخلی سات ہیں ایک تغذیہ دوسرے اثریہ اعتباراً یہ تیسرے اثریہ ردیہ چوتھے
 مخدرات یا نچوٹن ادویہ پانچویں اسباب معدیہ داخلیہ یعنی جیسے امراض متواترہ پیدا ہوتے ہیں۔ سائونین
 اسباب معدیہ۔ اور اسباب خارجی کی تیرہ قسمیں ہیں ایک ہوا جو یعنی وہ ہوا جو زمین سے آسمان تک پھرتی ہے
 اور ہمارے جسم کو سبب طوفان سے محیط ہے۔ دوسری لباس یعنی کپڑے جو ہم پہنتے ہیں۔ تیسری مکان جس میں

ہم بود و باش کرتے ہیں۔ چوتھی اقالیم یعنی ملک۔ پانچویں فصول سال یعنی گرمی، جاڑہ وغیرہ چھٹی غسل کرنا۔
 ہفتا توین تہمین یعنی تیل وغیرہ بدن میں ملنا۔ آٹھویں اکل و شرب یعنی کھانا پینا۔ نویں اسباب بعیدہ یا خارجیہ یعنی
 متعدی امراض جو ایک سے دوسرے کو ہوتے ہیں۔ دسویں اسباب میخانیکہ یعنی ضربہ و سقوطہ وغیرہ گیارہویں
 شہوم۔ پھر ان اسباب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اسباب مہیئہ یعنی وہ اسباب کہ جسم کو قبول مرض کیواسطے
 مستعد اور آمادہ اور مہیا کر دین۔ دوسری اسباب متممہ یعنی وہ اسباب کہ جسم میں اثر کر کے مرض کو پیدا کر دین
 بیان ہوا ہے جو جو ہر کو چاروں طرف سے گھیرے ہو اور محیط بالابدان ہو اور ہمارے جسم میں جو
 باریک سوراخ ہیں جنکو مسامات کہتے ہیں اور ناک اور منہ وغیرہ کی راہ سے جسم کے اندر جاتی ہو اس
 ہوا کی دو قسمیں ہیں ایک ہوا ہے نفی یعنی صاف کہ موجب تقویت اور ترویج روح کی ہو اور مدد از بقاے
 زندگی کا اسپر ہو اگر یہ ہوا تنفس اور منافذ کی راہ سے بدن میں نہ پہنچے تو انسان مر جاوے۔ دوسری
 ہوا ہے غیر نفی یعنی غیر صاف کہ اس میں کسی اور قسم کی ہوا ہے برہمی یا بخار یا دخان ملا ہوا ایسی ہوا کا اشتقاق
 جسم کو مستعد واسطے قبول مرض کے کر دیتا ہو اسوقت تک یہ ہوا اسباب مہیئہ میں داخل ہو اور جب اس
 ہوا کی زیادتی روائت سے کوئی مرض پیدا ہو جاوے تب وہ اسباب متممہ میں شمار کیجاتی ہو باقی حالات
 تفصیلی اسکے اپنے محل پر بیان کیے جا دیں گے۔ بیان لباس کپڑے جو انسان حفاظت اور سردی
 کے واسطے پہنتا ہو باعتبار اقالیم اور فصول اور شہر اور دیہات کے مختلف ہوتے ہیں پس اہل شہر کے
 کپڑے تھیں اور عمدہ اور نفیس ہوتے ہیں اور اہل دیہات کے کپڑے موٹے اور غیر نفیس ہوتے ہیں اور
 بلادِ بارہ میں کپڑے دبیر اور آدن یا پشمینہ یا روٹی کے پہنتے ہیں اور بلادِ حارہ میں باریک اور مہین
 یا کتان وغیرہ کے پہنتے ہیں اسی طرح مراعات فصل اور موسم کی کیجاتی ہو پس اگر اس رعایت کے خلاف
 برتاؤ کیا جاوے تو موجب استعداد مرض کا ہوتا ہو اور بحالت زیادتی استعمال خلاف موسم کے باعث ازلیہ
 امراض کا ہوتا ہو مثلاً جو شخص لمبی مزاج موسم سرما میں سینہ کی حفاظت بردہوا سے نہ کر گیا اسکو امراض صدر
 لاحق ہو جاوینگے یا تجدید لباس نہ کیا جاوے اور ایک ہی کپڑا کثیف ہو توں جسم سے ملاصق رہے تو امراض
 جلد یہ پیدا ہونگے ہوا ام موذیہ کی تولید ہوگی مسامات جلد کے بند ہو جائینگے اسبطح کیلا کپڑا پہننے سے
 امراض اعضاء تنفس اور اعضاء ہضم کے لاحق ہونگے اور داد ہو جاوے گا چنانچہ اسکی تشریح بھی اپنے موقع پر
 کیجائیگی بیان مکان مساکن و مکانات بھی باعتبار رواج ملک اور بھی ضرورتوں کے مختلف و ضعون کے
 ہوتے ہیں اکثر بدوے عرب بالون یا ادنیٰ خیموں میں رہتے ہیں بعض سوتی خیموں یا پشمینہ کے خیموں میں رہتے ہیں
 بعض لوگ درختوں کے پتوں اور شاخوں اور گھاس پھوس سے مکان بناتے ہیں اور دیوار میں اسکی مٹی سے

نیستہ ہیں اور بعض خشت خام سے بعض خشت پختہ اور چونہ اور گچ سے بعض کلاسی کے بعض پتھر کے مکانات
 بناتے ہیں اور وضع مکان میں اور وسعت اور تنگی فضا اور تقسیم میں کمرون اور دالانوں اور رخ میں دروازوں
 اور کھڑکیوں کے اختلاف ہوتے ہیں پس جبکہ مکانات تنگ و تنار یکساں ہو گئے وہاں کی سکونت جسم کو
 مستعد واسطہ صحت اور سقوط قوت کے گرگی گنجان آبادی میں رہنا بہ نسبت دیہات کی سکونت کے
 مضر صحت ہو اور جسم کو زیادہ آمادہ واسطہ قبول مرض کے کرتا ہے اور ہیئت اخلیہ یعنی ہم پولیس اور خام
 اور مذاج اور گرہتوں اور ڈیرون اور نالوں اور مرگھٹوں اور ان گرگھٹوں کے قریب کے مکانون میں
 جہاں آب را کہ اور سڑا ہوا ہو یا جہاں اشجار خبیثہ مثل تھوڑا در بول وغیرہ کے بکثرت ہوں مضر صحت ہو
 کہ اسکا بنیان مفصل کیا جائیگا بیان اقلیم اقلیم کا مزاج بسبب قرب و بعد شمس و درجہ طول و عرض اور
 جبال اور انہار وغیرہ کے مختلف ہوتا ہے کوئی بلاد گرم ہیں کوئی سرد ہیں کوئی معتدل ہیں چنانچہ بلاد تحت خط استوا
 یا اسکے قرب کے مثل بلاد پنج و بربر و حبشہ دین اور امریکا کے جنوبی اور اکثر بلاد ہند قریب باعتبار الہین
 اور خلقت میں بھی سکان اقلیم مختلف ہوتے ہیں بعض اقلیم کے سیاہ رنگ اور بعض کے گندم گون بعض
 سپید رنگ بعض سرخ و سپید بعض کے بال مجعد بعض کی ناکیں چبھی اور چونٹ موٹے ہوتے ہیں بعض کا نمو
 بہت جلد ہوتا ہے اور عمر بھی کوتاہ ہوتی ہے کہ اسکا بیان مفصل بھی لکھا جاوے گی بیان فصول یعنی تبدیل
 فصل سے جو بیماری ہوتی ہو مثلاً جب جائے کی فصل آتی ہے بلغمی مزاجوں کو زکام وغیرہ امراض بارہ
 لاحق ہوتے ہیں بیان استحمات میل جو بدن کی جلد پر پیدا ہوتا ہے یا خارج سے گرد و غبار جسم کے اوپر
 بیٹھ جاتا ہے اسکی صفائی کے واسطے یا گرمی دور کرنے کے واسطے یا نجاست رفع کرنے کے واسطے ضرورت نہانے کی
 ہوتی ہے پس اگر غسل نہ کیا جاوے اور مدت گذر جاوے تو مسامات جلد کے بند ہو جاتے ہیں اور افرازات کا
 خارج ہونا بند ہو جاتا ہے اور فعل امتصاص میں فور پڑتا ہے اور یہ امر موجب بیماری کا ہوتا ہے بانی
 کلام تفصیلی اسکا آگے لکھا جاوے گی بیان تدبیریں اکثر نصارت اور تازگی اور تفریح کے واسطے وہاں معتدل
 تدبیریں بدن کی کیجاتی ہے اور بعض بلاد ایسے ہیں کہ وہاں تدبیریں واسطے رفع ہیوست اور مذاج و کثرت جسم کے
 واجب ہے اگر اس عمل کو معنادین اسکے ترک کر دین تو امراض جلدیہ اور تپ وغیرہ لاحق ہو جاوے گی ایسے
 شہروں میں جو دوسرے ملک کا آدمی جاوے اسپر واجب ہے کہ تدبیریں کیا کرے تنہ اپنے مطب میں دیکھا
 کہ ایک شخص بنگالہ میں گئے انکو تدبیریں کی عادت نہ تھی آخر کار خارش شدید میں مدتوں مبتلا رہے جب
 وہاں سے واپس آئے اسوقت علاج سے آرام ہوا ایسے ہی ایک بنگالی کو فرخ آباد میں دو ہفتہ تک کسی
 وجہ سے نوبت تدبیریں کی نہ پہونچی طبیعت انکی بد مزہ ہوتی جب پھر تدبیریں شروع ہوئی تب صحت پائی

علیٰ ہذا القیاس جو اُور بلا دے آدمی معتاد نہ ہین و تعطیر کے ہوتے ہین پس عطریات بھی مختلف اقسام کے ہوتے ہین بعض عطر مشک میں پکائے جاتے ہین یا عطر گلاب نہایت قوی بنایا جاتا ہو تو مدد و مرمت استعمال اس قسم کے عطریات سے بعض امراض عصبانی پیدا ہو جاتے ہین بعض اشخاص کو دیکھا کہ بچہ دنگلنے عطر گلاب کے زکام ہو گیا یا درد سر ہونے لگا ایک شخص نے گلاب کے عطر کی پھیری کاغذ میں رکھ لی تھی اُسکا کان اندر سے دم کرا یا اور درد شدید کان میں ہونے لگا بعد اوقات کثیرہ کے دس بارہ دن میں اُنکو آرام ہوا باقی حالات اسکے اپنے موقع پر تحریر ہونگے۔ بیان اکل و شرب یہ تو طاہر ہو کہ انسان کی غذا میں حیوانی و نباتاتی چیزیں ہوتی ہین اور معدنیات میں صرف نمک داخل غذا ہوتا ہو نہ پانی کے سب اجزاء ماکول ہوتے ہین مثلاً حبوب میں گیہون۔ جوار۔ باجرا۔ چاول۔ مونگ۔ ارہر۔ ماش۔ مسور۔ چنا۔ لوبیا۔ فول یعنی مٹر وغیرہ۔ اور بقول میں۔ خرفہ۔ بالک۔ سویا۔ میتھی۔ بانسمتی یعنی کرفس کا ساگ۔ کو تیر۔ چونلائی وغیرہ۔ اور بامیا یعنی بھنڈی۔ قلفاش یعنی اردی۔ لکی۔ طماطم یعنی دلائی بیگن۔ اور جڑ شل شلم۔ بطاطیس یعنی آلو۔ گاجر۔ شکر قند۔ زمین قند۔ مولی۔ گٹھورہ وغیرہ۔ اور پھل مثل سفیری۔ سیب۔ آم۔ خربزہ۔ تربوز۔ گلرہی۔ کھیرا۔ اجیر۔ نارنگی۔ بیر۔ انگور۔ بادام۔ پستہ۔ اخروٹ۔ ناشپاتی وغیرہ۔ اور گرم مصالحہ میں۔ کالی مرچ۔ ادراک۔ ہلدی۔ لونگ۔ دھنیا۔ زعفران۔ رائی۔ زیرہ۔ الایچی۔ تیز پاست۔ وغیرہ اور ان سب چیزوں میں کیفیت حرارت یا برودت یا رطوبت یا یبوست کی تاثیر بھی علاوہ برین اخلاط بھی انھیں غذاؤں سے پیدا ہوتے ہین۔ اور غذائے حیوانی میں۔ بھیر۔ بکری۔ مینڈھا۔ گائے اونٹ۔ مرغ۔ کبوتر۔ تیر۔ بئیر۔ خرگوش۔ مچھلیاں ہر قسم کی۔ اور دودھ۔ وہی۔ مٹھا۔ قشطہ۔ یعنی بالائی۔ پنیر۔ انڈا۔ وغیرہ ہوتے ہین اور حیوانات بوڑھے جوان مرلیض ذوات اللالیات اور لحوم طحی اور مدخن اور بقدر و سب قسم کے کھانے میں آجاتے ہین اور تر اکیب پکانے کی بھی صراطِ طحی پر ہین اسے بھی کیفیات حرارت و برودت وغیرہ اور اخلاط صالحہ و زہیہ پیدا ہوتی ہین ان غذاؤں مختلفہ سے اکثر امراض اعضا ہضم میں اور فسادات خون میں پیدا ہوتے ہین علاوہ برین کمیت غذا سے بھی باعتبار کمی و زیادتی مقدار کے امراض پیدا ہوتے ہین مثلاً زیادتی امراض امتلائی مثل الخمہ اور تشنگی شدید اور اسہال اور تپ وغیرہ لاحق ہوتے ہین اور کمی مقدار غذا سے دوران خون میں سُستی اور قلت ہوتی ہو اور تو اہل کی زیادتی سے یا طبع کامل نہ ہونے سے یا جفس غذا کی ناقص یا مغشوش ہونے سے امراض پیدا ہوتے ہین اسبطح پانی کے بہت سے اقسام ہین اور ہمیں ماذہ غریب نامناسب مزاج انسانی کے لئے رہتے ہین مثل ماذہ طینی یا محری یا نباتی کے پھر ماذہ طینی کے بہت سے اقسام ہین جو پانی میں مل جاتے ہین

نفل چونہ دیکھی و نوشادر و شورہ و گنیشیا وغیرہ کے اسطرح بہت اقسام مواد بنائی شل نر کل قبول تھوڑا
وغیرہ کے ہیں جو پانی میں گر کر ل جاتے ہیں اور بھی بعض پانیوں میں جو تک وغیرہ حیوانات
باریک اور غیر محسوس ہوتے ہیں یا آب صاف مقدار میں بہت زائد پیا جاوے یا فواکہ کھا کر
پیا جاوے یا نامناسب وقت میں پیا جاوے تو اس سے بھی امراض پیدا ہوتے ہیں اور بھی بالفعل
میخواری کا چرچہ بکثرت شائع ہوا ہے اس کے اکثر اور مداومت سے بڑے بڑے خوفناک مرض
پیدا ہوتے ہیں اکثر میخواری مرگ مفاجات سے مر جاتے ہیں بعض کی بصارت جاتی رہتی ہے بعض کو عیشہ
یا استسقا یا اسہال کی بیماری ہو جاتی ہے اور شراب میں بھی انواع و اقسام کی رائج ہوئی ہیں لیکن اسکی
سب اقسام مورث امراض رویہ ہیں ہر چند اکثر آدمی گمان تفریح و تقویت و حفظ صحت کے اسکا استعمال
کرتے ہیں اور محویت اور بیوشی میں انکو مزہ ملتا ہے مگر کثرت اور مداومت سے نہایت سخت امراض
پیدا ہو جاتے ہیں و ماغ بالکل خراب ہو جاتا ہے بنیہ انسانی میں ضعف آجاتا ہے عمر کوتاہ ہو جاتی ہے
طاقت زائل ہو جاتی ہے قوائے عضلیہ میں بالکل فتور آجاتا ہے جن مذاہب میں خمر حرام نہیں ہے انکے واسطے
بوقت ضرورت دوا استعمال کرانے کا مضائقہ نہیں ہے مگر اکثر و مداومت انکے حق میں بھی بمنزلہ
سسم کے ہے بیان سموم سمیات بہت قوی موثر ہیں بیان تک کہ بعض سموم نہایت قلیل مقدار میں
قاتل ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ اگر بقدر قلیل کھانے جائیں تو بعض امراض کو مفید ہوتے ہیں
اور اگر بحالت صحت انکا استعمال کیا جاوے تو مرض پیدا کرتے ہیں یا جسم کو متباد واسطے قبول مرض کے
کر دیتے ہیں اور ہر مقدار کافی پر کھانے جاوے تو ہلاک کر دیتے ہیں اور انھیں کو سم قاتل کہتے ہیں اور
یہ سموم تین قسم کے ہوتے ہیں تعدنی جیسے سنگھیا بنائی جیسے سنگھیا حیوانی جیسے کالے سانپ کا کاٹنا
ان سب کا بیان اپنے موضع پر آویگا فائدہ طب قدیم اور طب جدید دونوں میں پہنچ معنی سنگھیا کے ہے
مگر زرنیج طب قدیم میں معنی ہرنال کے ہے اور طب جدید میں سنگھیا کے معنوں میں آتا ہے۔ حیث

لہذا استحضارات الزرنیجیہ و منها الزرنیج الاصفی و الاصفیہ بسم الفار۔ اس سے
واضح ہوتا ہے کہ طب جدید میں ہرنال کو سم الفار کہتے ہیں گو کہ زرنیج بھی ایک قسم سنگھیا کی ہے مگر
جہاں طب جدید میں مرکبات زرنیجیہ اور زرنیج کا بیان آیا ہے وہ بیان بالکل مطابق بیان آرسنیک کے ہے
اور آرسنیک کا ترجمہ سنگھیا ہے نہ ہرنال۔ بہر کیف مرکبات سنگھیا اور مرکبات نحاشیہ اور مرکبات انیمونیہ
وغیرہ جو دوائی اکثری میں استعمال کیے جاتے ہیں داخل سموم ہیں اسکا بیان بھی مفصل اپنے محل پر
کیا جاویگا طب قدیم میں بخون سمیت مانعت استعمال اذویہ سمیہ کی وارد ہے جو جب ضرورت شدید واقع ہو

اور ادویہ غیر سمیہ سے نفع نہ مترتب ہو اس وقت میں بحکم الضرورات تیج الخذورات استعمال ایسی ادویہ سمیہ کا
 بکمال احتیاط جائز رکھا ہو مخدّرات کا بیان مخدّرات عبارت اس سے ہو کہ اکثر آدمی بغرض تفریح
 یا مساک یا بخیاں بقائے قوت جوانی یا درازی عمر کے گمان سے متادافیون وغیرہ اشیاء کے ہو جانے میں
 اس قسم کی عادات ڈالنے سے انسان تباہ و ہلاک ہو جاتا ہو مگر عوام میں رواج اسکا ایسا پھیل گیا ہو
 کہ کوئی ملک خالی اس قسم سے نہیں ہو اور عوام کے دلکھا دیکھی خواص میں بھی رواج اسکا بکثرت ہو گیا ہو
 اگر ان لوگوں کو مضرت اسکی یقین ہو جاوے تو ہرگز اسکے گویہ شکین یہ سب اشیاء مردہ نہایت مضر تھیں
 اسقدر البتہ ہو کہ کوئی شے زیادہ مضر ہو کوئی کم ضرر کرتی ہو یا آنکہ کسی شخص کو کوئی شے مفید اور کسی کو مضر
 مثلاً چار کا پینا اسقدر رائج ہو ہو کہ کوئی ولایت اسکے رواج سے خالی نہیں ہو کشمیر اور یورپ اسکے
 ملکوں میں زیادہ رواج ہو ہندوستان میں ہر زمانہ رواج اسکا بہت کثرت کے ساتھ نہ تھا
 لیکن اب حاکم وقت نے جو کاشت اسکی بنظر تجارت بجاں ہند پر مثل المورہ وغیرہ کے کی تو بکثرت علی
 قہوہ خانوں کے جاری ہونے سے اسکے رواج کو بڑھتی ہو گئی اسکا استعمال موسم سرما میں بلغمی مزاجوں کو
 نفع کرتا ہو اور حرارت غریزی کا انتحاش کرتا ہو اور کسل اور کالی کو رفع کرتا ہو مگر صفا وی مزاجوں کو
 مضر ہو اکثر امزجہ میں اسکے کثرت استعمال سے ضعف مشاہد ہو جاتا ہو یا قوام منہی رقیق ہو جاتا ہو یا نیند
 اڑ جاتی ہو بعض کو ایسی عادت پڑ جاتی ہو کہ اگر وقت پر چار نہ ملے تو بہت پریشان ہوتے ہیں اسید طرح
 قہوہ یعنی بن کا استعمال جسکو انگریزی میں کافی کہتے ہیں عرب میں بہت کثرت کے ساتھ ہو اور وہ لوگ
 نہایت غلیظ اور جلا کر اسکے کوئلہ کا استعمال کرتے ہیں اور انہیں جائفل اور جاوتری اور لونگ و دراجینی
 اور الاجی ملا تے ہیں جن امزجہ میں موافق ہو انکا قول ہو نظم را حیت قہوہ روح فزائے کسل گسل
 آرام جان و قوت اعضا و قوت دل و تقریب اجتماع جوانان پار سا بہ تفریح بخش خاطر پیران مضحل
 اور اکثر امزجہ میں استعمال اسکا مضر ہوتا ہو انکا قول ہو شعر آن سیرہ رو کہ نام آن قہوہ است بہ نافع لزوم
 و قاطع الشہوہ است اسید طرح افیون کا استعمال رائج ہو چین کے ملک میں بہت کثرت اسکی ہو چار چار
 پانچ پانچ تولہ تک کھاتے ہیں اور ہندوستان میں بھی اسکا رواج بہت ہو مگر مخدّرو مانع ہو عقل کو زائل
 کرتی ہو قبض پیدا کرتی ہو اشتہا کم ہو جاتی ہو نیند میں فرق آ جاتا ہو لاغری جسم میں پیدا کرتی ہو پنک
 آنے لگتی ہو بعض امزجہ میں نزلہ کو مفید ہوتی ہو اور کسی قدر مساک کرتی ہو باقی مضرتیں اسکی ایسی ہیں
 کہ انسان کو انسانیت سے کھودیتی ہیں تمام اعضا بدن کو مہیا قبول امراض کا کر دیتی ہو غرض کہ نہایت مضر
 چیز ہو اور اسکو بہت طرح سے استعمال کرتے ہیں کوئی افیون کی گولی کھاتا ہو کوئی پانی میں گھول کر گھولایا ہوا

غذا اسکے ٹھیکے کھاتے ہیں یعنی جس طرف سفال میں افیون تازہ رکھی جاتی ہو کسی قدر اس طرف میں سرایت کر جاتی ہو اسی طرف سفال کو پسیر بھانکتے ہیں اس سے اکثر سور القنیہ وغیرہ کا عارضہ ہو جاتا ہے بعض آدمی امین ایلا اور زعفران اور متغبادام ملا کر گولیاں بنا کر کھاتے ہیں اور اسکو حب زعفران کہتے ہیں بعض برش کا استعمال کرتے ہیں بعضے اسکی گولیاں بنا کر حقہ میں بطور تمباکو کے پیٹتے ہیں اسکو بنگ کہتے ہیں بعض اسکو پکا کر ایک ڈیڑھ میں رکھ کر بطور حقہ کے پیٹتے ہیں اسکو چنڈو کہتے ہیں ان سے ریه وغیرہ آلات تنفس اور عصاب کو ضرر شدید پہونچتا ہے آدمی زندہ دگر ہو جاتا ہے اسکا رواج چین اور ہندو اور مصر میں بکثرت ہے اگرچہ ابتداء کسیدہ رنشہ کی کیفیت آتی ہے سرد ہوتا ہے مگر آخر کو امراض متنوعہ لاحق ہوتے ہیں عمر کوتاہ ہو جاتی ہے کوئی کام دنیا کا ایسے شخصوں سے انصرام نہیں پاتا ہے اسطرح بھنگ کا استعمال بھی سخت مضر ہے بعض پسیر پانی میں بطور شربت کے پیٹتے ہیں بعض بریان اسکی بنا کر کھاتے ہیں اسکو مچون کہتے ہیں اس سے نہایت جین اور خوف مزاج میں پیدا ہوتا ہے اکثر اشخاص تمباکو کا استعمال حقہ میں یا پان میں کرتے ہیں بعضے ناس لیتے ہیں اگرچہ حقہ پینے سے کسیدہ تحلیل ریاح اور رفع قبض ہوتا ہے اور شربت پینے سے رطوبات معدہ دفع ہوتی ہیں اور پان میں کھانے سے بھی کچھ ریاح تحلیل ہوتے ہیں اور رفع قبض ہوتا ہے اور ناس سونگھنے سے نزلہ ناک کی طرف رجوع ہوتا ہے مگر قلب کو اور دماغ کو مضر ہے اور حقہ پینا دمہ اور کھانسی کے واسطے ضرر رکھتا ہے غرض کہ مسکرات کا استعمال نہایت مضر صحت ہے اور تمباکو وغیرہ کا استعمال بھی خالی از ضرر نہیں ہے بعض حضرات دھتورے کی گولیاں بعض کچلے کی گولیاں بعضے سنگیا بعضے ہر مال وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں یہ سب اشیاء مضر ہیں مرد عاقل پر فرض ہے کہ ان چیزوں کے استعمال سے محترز رہے انکی مضر تون کا تدارک نہایت دشوار ہے بیان آدو یہ ظاہر ہے کہ دو امین جو بحالت بیماری ازالہ مرض کے واسطے دتی جاتی ہیں انکی تاثیر جسم میں پیدا ہوتی ہے اور اکثر دو امین کسی عضو کے واسطے مضر بھی ہیں یا جس مرض کیواسطے دی جاتی ہیں تو اور کوئی مرض بھی پیدا کر سکتی ہیں مثلاً کومل جو پارہ سے بنتا ہے اور مرض آشک میں دیا جاتا ہے اگر بمقدار زائد دیا جاوے یا بہت دنوں تک دیا جاوے یا دانتوں اور سنوٹوں میں لگجاوے تو اس سے مٹھ آجاتا ہے اور گلسوئی کل آتی ہیں اور چہرہ درم کر آتا ہے آخر کو ہستقائے خمی ہو جاتا ہے کبھی منہ ہلاکت ہوتا ہے یا دو یہ مسہلہ اگر مقدار میں زائد دی جاوے تو ان سے قنات زہنی میں تیج پیدا ہو کر سچیش یا سنگ زہنی ہو جاتی ہے گاہے نوبت ہلاک پہونچتی ہے اور اگر مقدار معین سے کم دی جاوے تو موجب کرب اور تعب عظیم کی ہوگی اسطرح سب دواؤں کا حال ہے اسکیواسطے دوا کے استعمال میں قدر شربت

اور سن مریض اور طاقت مریض اور قوت مرض اور موسم اور وقت کا لحاظ کیا جاتا ہے خصوصاً یورپین
 ٹڈین یعنی سو ویہ انگریزی میں اسکا خیال رکھنا واجب ہے کیونکہ وہ دو امین قوی تاثیر ہوتی ہیں اور
 گنگلی اور تازگی اور روایت اور جودت جو ہر دو اور کیفیت استحضار یعنی کس ترکیب سے بنائی گئی ہے
 کا لحاظ رکھنا واجب ہے بیان اسباب مجتہد یہ اسکی دو قسمیں ہیں ایک معدیہ خارجیہ عبارت اس سے
 ہے کہ جس قسم کے مرض سے مادہ منفصل ہو کر دوسرے جسم میں لگے تو دوسرے جسم میں بھی وہی مرض پیدا
 کر دے اور اسکا عروض و حقوق اسطرح پر ہوتا ہے کہ جس شخص کے کسی عضو میں کوئی مرض ہو اس عضو کے
 ساتھ دوسرے صحیح جسم کو اتفاق ملاست کا ہوا یا اس مرض کے لباس سے ملاست ہوئی یا اس مادہ مرض کو
 جسم صحیح میں داخل کیا گیا جسکو تلقیح (ٹیکا لگانا) کہتے ہیں یا مادہ معدیہ ہوا جو میں ملاد دوسرے جسم صحیح کو
 لگا اس سے وہی مرض پیدا ہو گیا مثلاً جرب یعنی خارش کہ اس میں کیرے مشابہ دھوک کے ہوتے ہیں
 یعنی جس طرح جون کے حوصلات ہوتے ہیں یہ کیرے ایسے سریع الانتقال ہوتے ہیں کہ جب دوسرے کا
 جسم خارش کے دانوں سے لمس کرے فی الفور وہ کیرے اسکے جسم میں آکر خارش پیدا کرتے ہیں
 یا قروح آتشک کہ جب جسم صحیح اس سے امتصاص کر لیا وہ مادہ اس جسم صحیح میں آجا ویگا اور وہی تلقیح
 اسطرح پر ہے کہ چھپک کا مادہ گاسے کے تھن کے چھال سے لیکر انسان کے لگاتے ہیں اس سے انسان
 کے چھال انسی طرح کا پڑ جاتا ہے یا مادہ معدیہ ہو اے جو میں منتشر ہو کر جسکے بدن میں پہونچتا ہے وہی ٹیبلن
 ایک ہی قسم کا مرض پیدا کر دیتا ہے اسی کو وبا کہتے ہیں اور کبھی اسباب نوعیہ اسباب معدیہ میں
 شمار کیے جاتے ہیں مثلاً اسباب طاعون یا اسباب حیثیات دائمہ یا منقطعہ یا حملے تیفوس۔ اسکا ذکر
 آگے آدیکا۔ صورت و باکی پیدا کرتے ہیں مثلاً جب کہ انجری حیوانات اور نباتات متعفنہ کے ہو اے
 جو میں بکثرت طحاون اور کسی دیہ خاص کی ہوا اسے متکلیف ہو جاوے دوسری قسم معدیہ داخلیہ جسطرح
 امراض متواتر ہوتے ہیں یعنی باپ کو آتشک تھی تو بیٹے کو بھی ہوگی بیان اسباب میخانیکہ میخانک
 معربیکا نک کا ہے اور میکا نک انگریزی میں اس علم کو کہتے ہیں کہ جسم میں بیان کلون وغیرہ کے بننے کا
 ہو جیسے گھڑی گھئی کو لو وغیرہ میں انسان کے جسم کی ترکیب از روے علم میکا نک کے ہو جیسے گھڑی کے
 پرزے جب تک اپنی جگہ پر قائم اور درست ہیں تب تک گھڑی چلتی رہتی ہے جب کوئی پرزہ اپنی
 جگہ سے ہٹ گیا یا ٹوٹ گیا چلنا گھڑی کا موقوف ہو گیا پس اسباب میخانیکہ امراض انسانی کے واسطے
 یہ ہیں کہ مثلاً ضربہ یا سقطہ یعنی چوٹ لگی کوئی ہڈی یا پٹھہ ٹوٹ گیا یا اپنی جگہ سے ہٹ گیا یا آدمی گر پڑا اسکے
 سبب سے ہڈی ٹوٹ گئی یا فصل پر سے آکر گئی یا آلات راضیہ سے صدمہ ہو چمسا مثلاً المٹھ ایسا لگا

کہ گوشت مرضوض ہو گیا یا ہڈی ٹوٹ گئی یا آلات ناریہ سے صدمہ پہونچا آگ سے یا بارود سے یا آتشباری سے
 جل گیا یا بندوق سے صدمہ پہونچا یا آلات حادثہ سے صدمہ پہونچا مثلاً تلوار یا چھری سے زخم لگا یا آلات
 و آخرہ سے صدمہ پہونچا مثلاً برچھی یا تیر سے زخمی ہوا یا جواہر کا ویہ یعنی تیز کاٹنے یا جلانے والی چیز سے
 صدمہ پہونچا جیسے کاسٹک یا تیزاب شورہ کا لگ گیا وغیر ذلک انکو اسباب بادیہ بھی کہتے ہیں ان سے جسم میں
 ہتک یا شش یا شج وغیرہ فسادات ہوتے ہیں اور صدمہ اسکا یا ضربت جلد پر از قبیل جراحات ہوتا ہے
 یا تجارتی بین بھی مثل گڑہ اور ریہ اور مثانہ وغیرہ کے پہونچتا ہے۔ اسباب بنیہ عبارت ان اسباب
 سے ہے جو بنیہ انسان میں موجود ہیں مثلاً پیرانہ سالی میں دانتوں کا گرنا یا لون کا سپید ہونا یا استعداد
 شخصی کا واسطے قبول مرض کے متنا ہونا یا مزاج شخصی کا بلغمی و صفراوی وغیرہ ہونا غرض کہ قدرت نے
 انسان کو صحیح پیدا کیا ہے جو بیماری انسان کو ہوتی ہے بغیر سبب اور وجہ کے نہیں ہوتی ہے اور اسباب
 بیماری کے پیدا ہونے کے یہی اٹھارہ سبب ہیں جو اوپر مذکور ہوئے یعنی آٹھ سبب داخلی اور دس
 سبب خارجی یہ اسباب اگر ضعیف ہیں تو جسم میں استعداد قبول مرض کی پیدا کرینگے اور اسباب مہیہ
 کھلانے جاوینگے اور جب اسکو قوت پہونچگی تو وہ مرض حادث ہوگا اسوقت وہ سبب سبب متمم کہلاوے گا
 اور جو ابتداء تاثیر قوی ہوگی تو اسوقت وہ مرض لاحق ہو جاوے گا مثلاً ہوا سے فاسد بدن میں لگی اگر اسکا اثر
 کم ہو تو استعداد قبول مرض کی پیدا ہوئی اور جو اسکا اثر ایسا قوی ہو کہ فی الفور مرض پیدا کر دیا تو وہ
 سبب متمم ہو گیا۔ یہی لباس کا حال ہے کہ اگر ایک مدت تک ایک لباس بدن سے ملاصق رہے میل بدن پر
 جم جاتا ہے اور مسامات بند ہو جاتے ہیں پس اگر کوئی مرض نہ پیدا ہوا تو استعداد قبول امراض جلدیہ کی
 آجاوے گی اور یہ سبب مہیہ کہلاوے گا اور جو مدت دراز تک وہ لباس ملاصق بدن رہا کہ اس سے خارش
 پیدا ہو گئی تو وہ سبب متمم کہلاوے گا علیٰ ہذا القیاس مکان ایسا تنگ و تاریک ہو کہ جس میں چند روز قیام
 کرنے سے سستی اور ضعف لاحق ہو تو یہ اسباب مہیہ میں داخل ہے اور جب اس میں اس قدر مدت تک سکونت
 ہوئی کہ اشتہا جاتی رہی اور ضعف عظیم طاری ہوا یا اور کوئی مرض پیدا ہوا تو اسوقت یہ سبب متمم اس
 مرض کا ہوگا یا ایک ملک میں گئے اور وہاں کی سرزمین کی تاثیر سے کاہلی اور گرانی اور کمی اشتہا معلوم ہوتی
 تو اسوقت پیدا ہونا استعداد قبول مرض کا تصور کرنا چاہیے اور اگر دست آنے لگے یا بخار آگیا تو وہ ملک
 سبب متمم اس مرض کا ہوا یا بروقت تبدیل فصل کے سستی اور بھاری پن معلوم ہوا تو جانتا چاہیے کہ
 جسم میں استعداد قبول مرض کی پیدا ہوئی اور جو کوئی مرض پیدا ہو گیا تو اسکو مرض فصلی سمجھنا چاہیے
 ایسا ہی حال غسل کا ہے چند روز غسل نہ کیا اور بدن میں میل جم گیا اور خشکی پیدا ہوئی تو اس میں استعداد

قبول مرض کی آگئی اور جو اس قدر مدت تک غسل نہ کیا کہ کوئی بیماری لاحق ہو گئی تو یہ سبب متمم ہوا یہی حال
مذہب کا ہے کہ جن ملکوں میں مذہب نہ کرنے سے امراض پیدا ہوتے ہیں اگر چند روز مذہب نہ کریں تو
استعداد قبول مرض کی پیدا ہوتی ہے پھر بعد چند سے بیماری عارض ہوتی ہے اور تبدیل فصل سے بھی
بیماری ہو جاتی ہے مثلاً گرمیوں میں امراض صفا دی پیدا ہوتے ہیں بسبب گرمی موسم کے اور اکل و شرب کا
تو حال ظاہر ہے کہ اسکی بے اعتدالی سے اکثر بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یا تو غذا سے خاص ایسی نامناسب مزاج
کھائی کہ جس سے کوئی مرض پیدا ہو گیا یا غذا کھائی اور اسکا تھوڑا سا فضلہ رہ گیا چند روز میں تھوڑا تھوڑا
مادہ کسی تجاویف بدن میں اس قدر جمع ہو گیا کہ اس سے کوئی مرض لاحق ہوا یا پانی یا سہلے میں آیا اس سے
بیماری ہو جاتی ہے یا عادت آب تازہ پینے کی تھی اور باسی پی لیا تو زکام ہو جاوے گا اور کثرت خمر سے تو اکثر
مر جاتے ہیں رعشہ ہو جاتا ہے استسقا ہو جاتا ہے اور اسباب معدیہ خارجیہ بھی ظاہر ہیں کہ جس عورت کو
آتشک ہو اس کے ساتھ صحبت کرنے سے آتشک ہو جاتی ہے ایسے ہی اسباب معدیہ داخلیہ ہیں کہ باپ کو
آتشک ہو تو بیٹے کو بھی ہوتی ہے اور اسباب میخانیکہ تو ظاہر ہیں مثلاً چوٹ لگی ہڈی ٹوٹ گئی یا جوڑا کھڑ گیا
اس میں تشخیص کی کچھ حاجت نہیں ہے فائدہ ہر چند طب قدیم میں یہ مسائل بدالالت التزامی یا تضمنی
پائے جاوینگے مثلاً طب قدیم میں یہ مسئلہ ہے کہ تعذیل سے ضروریہ کی موجب حفظ صحت ہے اور منجملہ
سے ضروریہ کے ہوائے مستنشق کو بھی لکھا ہے مگر جس تفصیل کے ساتھ ترکیب ہوائے جو کی کسچن اور
نطروجن سے اور علیحدہ کر لینا ان دونوں ہواؤں کا اور جدا جدا خاصیتیں ان ہواؤں کی اور ہوائیہ
فاسد مثل کاربان وغیرہ کا لچا نا اس ہوا میں اور ہر ایک کی تاثیر دریافت کی ہے اور طریقے استخراج
اور استخراج ان ہواؤں کے اور صدمات قسم کے دلائل اور تجربے علم کیمسٹری اور علم کیمیا میں متاخرین
نے بیان کیے ہیں وہ باتیں طب قدیم میں نہیں ہیں یا احتباس و استفراغ کو طب قدیم میں منجملہ
سے ضروریہ کے لکھا ہے اور اس میں بول و براز کی تفصیل لکھی ہے مگر طب جدید میں تفصیل اسکی بہت
شرح و بسط کے ساتھ سلاست تقریر میں تحریر کی ہے اور بول میں جو اجزاء یورن اور ایسڈ اور آٹلی
وغیرہ کے لکھے ہیں وہ طب قدیم میں نہیں ہیں یا جو امور کارآمد اور موجب مزید بعیرت قدمائے
رہ گئے تھے انکی طرف ہمارے طب یونانی کے متاخرین نے توجہ فرمائی اور تطویل مل کیطرت میں
متوجہ ہو گیا کہ یہ بات خود حواشی اور شروح کے مطالعہ سے عیان ہے اور ایسے ہی مباحث سے
ضخامت اور تعداد کتب بڑھائی ہے کہ جس سے بجز ضیافت طبیعت کے کسی طرح کا فائدہ طالب فن کو
نہیں پہونچ سکتا ہے بلکہ وقت تحصیل کا ضائع ہوتا ہے اور ذہن میں پریشانی آتی ہے مثلاً شیخ نے قانونین

لکھا ہے کہ الطب علمٌ یعرّف منہ احوال بدن الانسان من جہۃ ما یصح ویزول عن الصحتہ لیحفظ الصحتہ حاصلہ
 ویسترد زائلہ اب شراح نے قلم اٹھایا تو پہلے تحقیق الفاظ کی طرف جو منصب اہل لغت کا ہے متوجہ
 ہوئے یعنی طب کے کئی معنی ہیں ایک سحر کے ہیں چنانچہ کہتے ہیں طب الرجل فهو مطبوع و دوسرے اصلاح
 کے معنی ہیں یقال طبیب الشفاء فیسرے معنی عادت کے ہیں یقال ما ذلک بطبی ای عادی چوتھے معنی خداقت
 کے ہیں یقال صانع طبیب ای عاذی بعدہ معنای لغوی سے منقول ہو کر صناعت مخصوصہ کا نام قرار
 پایا ہے اور فلان فلان وجہ مناسب کے معنای لغوی سے ساتھ معنای اصطلاحی کے ہیں پھر جب علم
 لغت سے فراغت پائی منطق کی طرف توجہ فرمائی اور کہا کہ قولہ علم کا لجنس و بقولہ تعریف منہ احوال
 بدن الانسان یخرج مالا یعرّف منہ احوالہ کا لہندستہ و العربیۃ و بقولہ من جہۃ ما یصح ویزول یخرج
 سائر العلوم کا طبیعی و انجوم وغیرہ پھر اعتراضات جڑے گئے کہ نجوم کے علم میں بھی احوال بدن انسان
 سے من جہۃ السعادات والنحوستہ ومن جہۃ الصحتہ والمرض بحث ہوتی ہے پھر اسکا جواب دیا گیا پھر اعتراض کیا
 پھر جواب دیا غرض کہ جب اس سے فراغت پائی تب بالائی اعتراضوں پر توجہ فرمائی کہ تعریف کیوں کہا
 یعرّف کیوں نہ کہا۔ تیعلم کیوں کہا۔ تیعلم کیوں نہ کہا۔ منہ کیوں کہا۔ عنہ کیوں نہ کہا پھر تعریف علم طب کی
 ایک ایک قید پر اعتراضات کیے گئے اور جوابات دیے گئے پھر شراح متقدمین پر متاخرین نے اعتراضات
 کیے پھر اور اعتراضات کیے گئے کہ اکثر مسائل طب کے ظنی ہیں اس پر اطلاق علم کا کیونکر درست ہے یا احوال
 بدن انسان سے کل افراد انسان مراد ہیں تو یہ صحیح نہیں ہے کس واسطے کہ افراد انسان غیر محصور ہیں اور
 سب کے بدن کا حال جاننا محال ہے یا بعض افراد انسان ہیں تو وہ بعض غیر معین ہیں پس تعریف الجہول
 بالجہول ہوئی اگر معین ہیں تو وہ عبارت سے مستفاد نہیں ہوتے ہیں پھر یہ اعتراض ہے کہ صحت حاصلہ کے
 حفظ میں تحصیل حاصل لازم آتی ہے اور استرداد صحت زائلہ میں اعادہ معدوم کا ہوتا ہے جو محال ہے غرض
 اسی طرح کے مسیون اعتراض جانے اور انکے تحریر جواب میں خامہ فرسائی کی جس سے اصل مقصود کو
 کچھ لگاؤ نہیں ہے اور پریشانی ذہن طالب فرید برآں ہے پھر جب اس قسم کے تطویلات مغل و مغل سے
 ہماری کتابیں بھری پڑی ہیں تو وہ علم ہم کو کیونکر آسکتا ہے اور کس قدر ہماری عمر کا حصہ تحصیل میں اس
 علم کے ضائع ہوگا اور باوجود اس قدر اضاعت اوقات کے بھی ہم تحقیقات جدیدہ اور تجربات مفیدہ سے
 ناواقف ہیں اور مقابل ایک نیٹو ڈاکٹر کے مقابلہ پر مستقیم نہیں ہو سکتے ہیں گو کہ ہمارے اکثر اصول علاج
 نہایت عمدہ ہیں اور سور مزاجات یا امراض مزمنہ یا متطاوّلہ کا علاج ڈاکٹری میں نہیں ہے یا اکثر
 علاج ڈاکٹری سموم سے کیا جاتا ہے اور بسبب عدم مراعات مزاج اور حادثات تاثیر ہونے اور یہ کہ

بجالت غلطی تشخیص ضرر عظیم ایسا بیمار کو پہونچتا ہے کہ تدارک اُسکا محال ہو جاتا ہے معذرا بیشتر امراض
 کثیر العروض میں اور بھی دستکاری میں انکا مرتبہ ایسا بڑھا ہوا ہے کہ بیشتر امراض میں ڈاکٹری کی خدمت
 اور ہماری طب قدیم کی حققت و ذلت ہوتی ہے مگر طب جدید میں بسبب اسکے کہ حاوی دونوں طبوں
 کی ہے بہت عمدہ مسلک اختیار کیا گیا ہے اگر ہمارے ہم فن اور مصلحان قوم اسی طرح بادۂ غفلت میں
 مدہوش رہیں گے تو جس طرح بیدک کا علم بمقابل طب قدیم کے دلیل اور بے وقعت ہو گیا ہے اُسی طرح
 ہماری طب قدیم کا حال بمقابلہ طب جدید کے ہو جاوے گا ابھی زمانہ موجودہ میں ڈاکٹر دن اور طبیوں کی
 وقعت اور پر سوجو میں موازنہ کر لینا چاہیے پس مناسب اور مستحسن تو یہی ہے کہ طب جدید کے درس و تدریس کو
 ہندوستان میں جاری کیا جاوے اور اگر یہ ممکن نہ ہو سکے تو یہی کتاب بحر محیط زیر مطالعہ رہے یا
 بعد تحصیل طب قدیم کے ڈاکٹری کی تعلیم دی جاوے تو ہمارے ہم فنوں کی بھی وقعت متصور ہو اور
 ہماری قوم کا بھی فائدہ ہو۔ ہر چند اس رسالہ میں بہت سے مضامین خراج از فن درج ہو گئے ہیں مگر
 جوش ہمدردی قومی نے اس تطویل پر مجبور کر دیا اب دوسرے رسالہ میں مطلب بحوث عنہ خیر تحریر میں
 آوینگے۔ رسالہ اول ختم ہوا اسکے بعد دوسرا رسالہ بیان میں ارکان اور اخلاط اور قوی اور افرجہ کے ہے۔

رساله دوم

از جلد اول کتاب بحر محیط

تصنیف حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی
مشتمل بر بیان

ارکان و اخلاط و قوی و ارواح و افعال و مزاج



الحمد لله الذي خلق الانسان من الارواح والقوى والاعضاء وينير في الخلق ايشاء والصلوة والسلام
 على خاتم المرسلين وآله وصحبه اجمعين۔ آما بعد التماس کرتا ہوں یہ چچان اصغر حسین غفرلہ رب المشرقتین
 کہ یہ رسالہ دوم جلد اول کتاب بحر محیط کا ہے بیان میں ارکان اور اخلاط اور قوی کے اور اس رسالہ میں
 تین فصلیں ہیں **فصل اول بیان ارکان میں** ہر چیز یہ مسئلہ مسجوث عند علم طبیعیات یا علم کیمیا کا ہے
 نہ علم طب کا مگر بحیث اس کے کہ قدمائے نزدیک ارکان یعنی عناصر جن سے تمام عالم اجسام مرکب ہو چار ہیں
 خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ اور انھیں چار عنصر و ن کے استحالہ سے اخلاط اربعہ یعنی بلغم۔ صفرا۔ سودا۔ خون
 کا بنا قرار دیا ہے اس واسطے بنظر سہولت فہم کے اقبل ع کتب قدیم کا ضرور ہوا لہذا مختصر حال ارکان کا بیان
 کیا جاتا ہے یہ بات مسلم ہے کہ تمام عالم اجسام مرکب ہے اجزائے صغیرہ دقیقہ سے جو اجزا ذروں سے بھی
 زیادہ باریک اور ایسے چھوٹے ہیں کہ ہمارے حواس سے اور اک انکا محال ہے مثلاً ہم نے ایک ماشہ نیل
 پاؤں پانی میں گھس کر ملایا پھر اُس پانی میں سے ایک قطرہ لیکر من بھر پانی میں ملایا پھر اُس پانی میں سے
 ایک قطرہ سیر بھر دودھ میں ملایا تو تمام اجزا اُس نیل کے دودھ میں ایسے منتشر ہو جاتے ہیں کہ دودھ
 کی رنگت میں کسی طرح کا تغیر مشاہدہ نہیں ہوتا ہے اور وہ اجزا ہمارے حواس سے مدد کر نہیں ہو سکتے
 ہیں پس خیال کرنا چاہیے کہ کس قدر باریک اجزا اُس نیل کے ہوئے ہیں اور انھیں اجزائے غیر محسوسہ سے
 ترکیب اُس نیل کے جسم کی تھی اگرچہ ذہن میں تجزیہ ان اجزا کا الٰہی مالا بنانا ممکن ہے مگر خارج میں
 تجزیہ انکا بالضرور ایسی باریک اور چھوٹی چیزوں پر منتہی ہوا ہو گا جو ہمارے حواس سے محسوس
 نہیں ہو سکتا اور حقیقت میں وجود اُسکا موجود ہے اسی جزو کو جو ہر فرد یا جزو لا تجزئی کہتے ہیں
 اور یہی جو ہر فرد مادہ تکون تمام اجسام عالم کا ہے اور یہی جزو بسیط ہے اسی واسطے قرار دیا گیا ہے
 کہ ہیوئی سب اجسام کا ایک ہے مگر ترکیب اجسام کی بنے اثر فاعل کے نہیں ہو سکتی ہے لہذا ترکیب
 اجسام کا قوائے فعالہ کے سبب سے مانا گیا اور قوت فعالہ تین قسم کی پائی گئی ایک حرارت دوسری
 موتیسری قوت کربائیہ یہی قوتیں فاعلہ جب مادہ یعنی جو ہر سرد میں اثر کرتی ہیں تب اس فصل

اور انفعال سے جسم صورت پذیر ہوتا ہے اور تمام اجسام کی تین حالتیں پائی جاتی ہیں ایک جامد دوسری سیال تیسری غار یعنی گیس کہ ایک قسم کا نور ہے جسکی روشنی کلکتہ وغیرہ میں ہوتی ہے اور انہیں اجزاء لائجرنی کے انفعال اور قوائے ثلاثہ کے فعل سے عناصر یعنی بساط جو تمام اجسام کے وجود کے رکن ہیں پیدا ہوئے ہیں اور انہیں بساط کی ترکیب سے تمام دنیا کے اجسام متکون ہوئے ہیں پس متقدمین نے ان عناصر بساط کو چار میں محدود کر دیا یعنی خاک۔ باد۔ آب۔ آتش متقدمین نے اس وجہ سے غلط کو بھی چار میں خصر کیا یعنی آگ مستحیل بصر ہوتی ہے اور پانی مستحیل بلغم اور ہوا مستحیل بخون اور خاک مستحیل بسود ہوتی ہے اور متاخرین نے یہ خیال کیا کہ جس چیز میں ایک ہی طرح کا جزو مستخرج ہوتا ہے اور اس جزو مستخرج کی تحلیل کی جاوے تو پھر کوئی دوسرا جزو مستخرج نہ ہو سکے وہ عنصر ہے کہ اس سے متفرک کے مفید جزو ایسے پائے نہ اگر انکو متخل کر دو تو کوئی جزو غیر نہیں ہے نہ نکلیگا لہذا انھوں نے کہا کہ ابھی تک بساط عنصر مفید نکالے گئے ہیں اور یہی عناصر موالید ثلاثہ کے اجسام میں سے یعنی حیوانات اور نباتات اور معدنیات سے بحیل اکسیر نکالے جاتے ہیں تو انہیں کی بساط اور عنصریت کے قائل ہوئے مثل لوہا۔ گندک۔ کاربن۔ ہیدروجن۔ آکسیجن۔ نیٹروجن۔ چوہ نہ وغیرہ چنانچہ جسم انسان سے بھی لوہا۔ گندک۔ چوہ۔ کاربن۔ ہیدروجن۔ آکسیجن وغیرہ نکالے جاتے ہیں غرض کہ یہ مسئلہ بشرح و تفصیل تمام کتب علم طبیعیات اور علم کیمیا میں مسطور ہے اور اس مسئلہ حصر عناصر میں خاکسار نے اپنی رائے بتفصیل کتاب محاکمات اطب و طبیعی میں لکھی ہے من شار فلیطاً لہما غرض کہ اس اختلاف سے فن طب کو کچھ بحث نہیں ہو عناصر خواہ چار مسلم رکھے جاوے خواہ پینسٹی علم طب کے اصول میں کوئی خلل نہیں آتا ہے بساط سے ترکیب اجسام کا ہر کیف مسلم ہے فصل دوسری بیان اخلاط میں ظاہر ہے کہ بدن انسان دو قسم کے اجزاء سے مرکب ہے یعنی جامد جیسے گوشت ہڈی وغیرہ دوسرے سائل جیسے خون بلغم وغیرہ پھر جو اد کی دو قسمیں ہیں ایک صلب یعنی سخت جیسے نلی کی ہڈی کا سہ سر کی ہڈی غضروف یعنی چپنی کی ہڈی یا گری ہڈی دوسری لہن جیسے عضلات اور امعاء وغیرہ پس سیالات خیرین جو داخل قوام بدن ہیں اور انکی درستی سے بقایہ صحت ہے انکو اخلاط کہتے ہیں پھر اجزاء بدن کے جو تحلیل کیے تو اس سے ثابت ہوا کہ نہایت باریک اور چھوٹے چھوٹے ذرات بذریعہ عرا (ایک شوخ نچ مثل سرسیم) کے باہم متصق ہو کر اعضا کو بناتے ہیں اور انہیں اجزاء سے متصقہ کو نسوجات کہتے ہیں یعنی ہر عضو کی ترکیب نسوجات سے ہے پس اس مادہ کا التصاق اگر ترتیب و نظم نام کے ساتھ ہو تاکہ اس سے ایفات (دریشے) بنتے ہیں اور جب یہ دریشے باہم متصق ہوتے ہیں تب سطح با صغیر بنتا ہے

اور جب یہ عضلات بلا نظام متصن ہوتے ہیں اس سے ایک جوہر سودا خ دار نشا بہ تجارتیب (مکھیون کے چھتے) کے جتنا ہو اسکو غشاے منخوب کہتے ہیں اور اردو میں خانہ دار جھلی کے بنا تھ تعبیر کرتے ہیں اور جب یہ جوہر منخوب شدہ اور کشیت ہو جاتا ہے تو اسکو غشا (جھلی) کہتے ہیں پھر جب یہ جھلی غلیظ اور کشیت اور سخت اور لدن یعنی سکوڑنے اور پھیلنے والی بنتی ہو تب اسکو رباط (تانت) کہتے ہیں اور جب جوہر منخوب کے سودا خون میں ایک مادہ لدن جبکہ قوام بستہ ہوتا ہے اور دودھ ساز نگ ہوتا ہے بھر جاتا ہے تو غضروف بنتا ہے اور جب غضروف پر ایک تیزاب اور ایک جوہر کلیسی (چونہ) گرتا ہے تو اس سے بڑے بڑے ریشے یا صفائح بنکر بڑی پسیدہ ہوتی ہے اور باریک ریشون کی سادھ سے اعصاب منکون ہوتے ہیں اور اسی طرح عضلات ریشون سے منکون ہوتے ہیں اور یہ عضلات کے اوتار میں جنکار رنگ نقرئی ہوتا ہے اور لیفات اعصاب اور لیفات عضلات کی پوگیان بن جاتی ہیں تب وہ عروقی و نمویہ اور عروقی ماضہ کھاتی ہیں اور انھیں عروق اور اعصاب اور جوہر منخوب سے غدہ بنتے ہیں اور انھیں اعصاب اور جوہر منخوب سے موضع خاص پر مادہ خاص سے تمام اعضاء باطنی مثل ریه اور کہہ اور امعاء وغیرہ کے منکون ہوتے ہیں اور احبام سیالہ جنکو رطوبات بھی کہتے ہیں وہی اخلاط ہیں اور انکی تقسیم کئی طرح سے ہوتی ہے ایک باعتبار نضج کے پس ایک رطوبات نضج یعنی غیر نضج ہیں جس طرح کیلو س دوسری رطوبات نضج جیسے خون دوسری تقسیم باعتبار حرکت کے ہے یعنی ایک رطوبات مستدیرہ جو ہمیشہ عروق میں گھومتی رہتی ہیں جیسے خون کہ ہمیشہ عروق میں روانہ کرتا رہتا ہے دوسری رطوبات ساکنہ جو ایک زمانہ معین تک کسی و عاے معین میں بھری رہتی ہیں اور بوقت ضرورت حرکت کرتی ہیں جیسے صفرا پتہ میں یا بول مشانہ میں یا منی او عیہ منی میں رہتی ہیں اور بوقت ضرورت ان رطوبات کو حرکت ہوتی ہے تیسری تقسیم باعتبار قوام کے ہے یعنی ایک رطوبات مایہ جس طرح آنکھ میں رطوبت بیضیہ ہے دوسری رطوبت لبنیہ جیسے غدہ قد امیہ میں ہے تیسری رطوبات بلغمیہ جیسے مخاط (زینٹ) چوتھی رطوبت وسمہ جیسے دہن الشحم میں ہے پھر رطوبت کی دو قسمیں ہیں ایک رطوبات عامہ جو تمام اعضاء بدن میں رہتی ہیں جیسے خون دوسری رطوبات خاصہ جو بعض اعضاء کے ساتھ مخصوص ہیں مثلاً رطوبات تجاویف مجہد اب بفضل حال رطوبات کا بقا حدہ طلب جدید بیان کیا جاتا ہے بیان خون یہ ایک رطوبت ہے سرخ رنگ کی کہ رطوبت کیلو س سے بنتی ہے جو لون کہ شریانون میں رہتا ہے اسکا رنگ سرخ فانی یعنی زرد سرخ ہوتا ہے اور جو خون کہ ریدون میں رہتا ہے اسکا رنگ احمر اقمہ یعنی سرخ سیاہی نائل ہوتا ہے مگر پھیڑے میں معاملہ بالعکس ہے یعنی پھیڑوں میں

رطوبات

جدا و ردہ ہین انکا خون احمر قانی ہوتا ہوا اور جزو شریانین پھیپے میں ہین انکا خون احمر اقم ہوتا ہوا اور تمام اعضا میں خون پہونچکر پھر قلب کی طرف مراجعت کرتا ہوا اور تمام اعضا کی غذا پڑتا ہوا اور قلب کے توفیات یعنی بطون میں اور شریانین اور آ و ردہ میں ہر وقت دودہ کرتا رہتا ہوا اور اسکا خاصہ ہوا کہ جب بدن سے علاحدہ ہوتا ہوا اور ہوا جدا اسکو لگتی ہوا تو اسکے دوجرو ہو جاتے ہین ایک جزو شاشی یعنی پانی و دوسرا جزو علقی یعنی جزو منجد مثل لو تھڑے کے اور مقدار میں نصف سے کچھ زیادہ جزو منجد ہوتا ہوا اور نصف سے کچھ کم پانی ہوتا ہوا اور جزو علقی کا جو ہر غلیظ اور لدن ہوتا ہوا اور پانی سے کس قدر روزنی ہوتا ہوا اور ہوا سے جو ہین رکھنے سے سریع اتعفن ہوتا ہوا اور جزو شاشی کو ہلکی آنچ دینے سے احمر اقم اور ہمیش یعنی زود شکن ہو جاتا ہوا اور پانی میں تر کرنے سے محول نہیں ہوتا ہوا اور طبع سے ایک جسم صلب احمر کبیدی اللون بن جاتا ہوا اور جب کسی ظرف میں جزو علقی کو رکھین تو ہوا سے جو کی جہت سے اوپر کی سطح کا رنگ احمر قانی ہو جاتا ہوا اور نیچے کا رنگ احمر اقم ہو جاتا ہوا اور جب الٹ کر کے رکھا جاوے تو وہ احمر قانی احمر اقم ہو جاتا ہوا اور احمر اقم احمر قانی ہو جاتا ہوا اور یہ انقلاب بسبب خاصہ اصل المحوضات کے ہوا جس سے ہوا سے جو مرکب ہوتی ہوا اور جزو علقی دو چیزوں سے مرکب ہوا ایک نہایت چھوٹے ذرات مسخ سے دوسرے غرائین ریشماے سریش سے پس اگر خون کے جزو علقی کو کپڑے میں رکھ کر دھویا جاوے تو ذرات احمر دھل کر پانی میں بلجاستے ہین اور جزو غرائی سپید سپید سوت کی طرح ریشون کی صورت میں رہ جاتا ہوا اسکو انگریزی میں فبرن کہتے ہین اور وہ پانی جسمین ذرات احمر خون سے دھل کر پانی میں بل گئے ہین اگر اسکی تقابیر کر لین اور جو جزو انہی میں رہ جاوے اسکو خشک کر لین تو ایک شے بصورت کوئلہ کے رہ جاتی ہوا پھر اسکو جلا ڈالین تو آئین لوسہ کے ذرات پائے جاتے ہین جو سنگ مقناطیس کے ساتھ جذب رکھتے ہین ایسا واسطے آہن محلول جسکو تنگ اسٹیل کہتے ہین بہت مقوی دوا ہوا کسواسطے کہ اسے پینے سے ذرات آہن کے پیٹ میں پہونچکر خون میں مل جاتے ہین اور موجب تقویت کے دستہ ہین اور جوارش خست الحدید طب قدیم میں اور کانتی سار یعنی گشتہ فولاد بیدک میں عمدہ مقوی خیال کیا گیا ہوا اور ذائقہ جزو شاشی کا شور ہوتا ہوا اور رنگ میں اسکے نہایت خفیف ہنری ہوتی ہوا اور قوام اسکا مائی ہوتا ہوا اور خفیف لزوجت ہوتی ہوا اور وزن میں جزو علقی سے اخف ہوتا ہوا اور پانی سے بھاری ہوتا ہوا اور جب جزو شاشی میں ٹھنڈا ہوا پانی بسرعت تمام ملا کر مینج کیا جاوے تو دودھ کا سا رنگ ہو جاتا ہوا اسی سے استحالہ و موت کا طرف لہنت کے ثابت ہوتا ہوا اور آہن تیزاب ملانے سے

ان مقامات پر جاتا ہو علم تحلیل سے یہ بات ثابت ہوئی ہو کہ خون پانچ قسم کے جزوں سے مرکب ہو ایک
 پانی اس واسطے کہ جب سینتالیس جزو اجزائے رشاشی کے ذریعہ قرعہ انبلیق تھیں کچھ جادین تو تینتالیس
 جزو آب تھیں کشید ہوتا ہو دو سر جزو ماحی ہو جو ہوا میں بل کر چھو جاتا ہو کیونکہ جزو رشاشی کو تول کر
 کسی چوڑے ظرف میں ڈال کر لکڑی وغیرہ سے حرکت دیوین اور پھر اسکو تولیں تو انہیں سے کم ہو جاتا ہو
 تیسرا عذراء الدم کیونکہ جب جزو رشاشی میں ہوزن اسکے پانی ملا دین اور طبع دیکر ٹھنڈا کر لیوین تو ایک
 ٹھنڈا حجام جاتا ہو یہی جلی ہو جو اکثر سری پاؤں سے بنا کر کھاتے ہیں چوتھا اجاجیہ النظرون اور
 فحیمہ نظرون یعنی شورہ کی شورہ اور شورہ کا گوشت اگر جزو رشاشی میں تیزاب ڈالیں تو یہ دو خون
 جزو علاحدہ ہو جاتے ہیں پانچواں اجزائے کلشیہ اگر جزو فحی کو جلا دین تو اس سے اجزائے کلشی
 حاصل ہوتے ہیں اور حساب اسکے اجزائے ممتزجہ کا اس طرح ہو کہ اگر ایک لاکھ جزو مائیت خون
 کے فرض کیے جاوین تو انہیں نوے ہزار جزو پانی آٹھ ہزار چھ سو اسی جزو اجزائے ماحیہ اور
 چھتے ساٹھ جزو اجزائے نظرونہ چار تتر جزو بلغم اور ایک سو پینسٹھ جزو اجزائے فحیمہ اور تین جزو
 کندک اور ساٹھ جزو مٹی ہوتی ہو۔ فائدہ خون کا جسم میں یہ ہو کہ جو یفات قلب اور عروق کو حرکت دیتا ہو
 اور تولید حرارت غریزی کی کرتا ہو اور تمام رطوبات متعالیہ اسی سے مستفیع ہوتے ہیں جن امراض
 سے انسان مر جاتا ہو اسکے آثار جو بعد موت خون میں باقی رہ جاتے ہیں وہ مختلف صورتوں پر ہوتے ہیں
 کبھی آویوہ میں خون مقدر مثل ہوتا ہو کہ اذن میں قلب کا خون سے بھرا رہتا ہو اور رنگ اسکا ہمر
 اقم ہوتا ہو اور خون ہما ہوتا ہو اجزائے مائیت اس سے منفصل نہیں ہوتے ہیں اور جب اسکو
 عروق سے نکالتے ہیں تو متفتت ہو جاتا ہو اور جو شخص صدمہ سے بجلی کے یا بعض قسم کے زہر سے
 یا ڈوب کر مر جاتا ہو تو خون غیر متحد ہوتا ہو اور جسکو زمانہ سکرات کا دراز ہوتا ہو اور حالت نزاع
 دیر تک دہتی ہو انہیں رطوبت منعقدہ اجزائے دم کی دم سے منفصل ہو جاتی ہو کبھی اجزائے کلشیہ خون
 کے اور دہن پائے جلتے ہیں اور یرقان وغیرہ میں بہت سا صفر خون میں ملا ہوا پایا جاتا ہو اگر ایسے
 بعض کا خون تھوڑے پانی میں گھولا جاوے تو پہلے پانی کا رنگ زرد ہو جاتا ہو پھر سرخ ہو جاتا ہو
 بعض امراض میں اجزائے مائیت خون کی مقدار طبی سے بڑھ جاتے ہیں بعض میں کم ہو جاتے ہیں بعض میں
 شظایا سے غرائیہ مقدار طبی سے گھٹا بڑھ جاتے ہیں بعض میں ذرات سرخ خون کے قدر خالصہ طبی سے
 گھٹا بڑھ جاتے ہیں۔ بیان رطوبات مائیتہ کا جو عروق مائیتہ میں رہتی ہیں وہ واضح ہو کہ رگون کی
 تری تری ہیں ان میں ایک شراب جو قلب سے ثابت ہوئی ہیں اور انکو عروق ضواری بھی کہتے ہیں کسواسطے

رسالہ دوم

خون

روئیدہ ۳۳
 یہی طبع والی یا طبع والی ۳۴

کہ انکا خون جھنڈہ ہوتا ہے دوسری آوردہ جو غیر ضواریب ہیں اور بقول مقدمین کبد سے ثابت ہوتی ہیں اور بقول متاخرین مٹھانے شراب میں سے ثابت ہوتی ہیں تیسری عروق مائیدہ جو نہایت باریک و دقیق رگیں اور ہر جزو بدن میں اور انہیں قوت جاذبہ ہر جگہ سے کیلوں اور رطوبات مائیدہ کو جذب کر کے اعضا میں پہنچاتی ہیں انکی دو قسمیں ہیں ایک عروق لبنیہ جو امعاء میں اور جداول امعاء میں موجود ہیں اور کیلوں کو چوستی ہیں دوسری عروق مائیدہ جو غد مائیدہ میں داخل ہو کر کلی ہیں اور ہر عضو میں یہی رگیں باریک رطوبات مائیدہ کو واسطے تازگی اور شادابی اس عضو کے پہنچاتی ہیں اور جلد بدن تک پھیلی ہیں انہیں عروق کے ذریعہ سے جو ضما د جلد پر لگایا جاتا ہے اسکی مائیت جذب ہو کر داخل بدن میں پہنچتی ہے اور فائدہ اور اثر ضما د کا محسوس ہوتا ہے پس عروق مائیدہ میں جو رطوبت رہتی ہے وہ رطوبت مثل زجاج کے ہوتی ہے اور یہ رطوبت سطح خارجی بدن سے اور جو ہر متغزل اور احشا اور تجا دلیف سے بذریعہ انہیں آوردہ کے منتقل ہوتی ہے اور قلب تک پہنچتی ہے اور کبھی یہ رطوبت خراب ہو جاتی ہے اسوجہ سے کہ اس میں کوئی شریعت طباوے یا کوئی زہر کھایا جاوے یا سگ دیوانہ کے کاٹنے سے لعاب اسکے منہ کا طباوے یا مادہ آتشک کا آئین پہنچ جاوے۔ بیان رطوبات خاصہ۔ یعنی ہر ایک عضو خاص میں ایک رطوبت خاص ہوتی ہے کہ اس رطوبت کے زیادہ یا کم ہو جانے سے اس عضو میں مرض پیدا ہوتا ہے اور جب تک وہ رطوبت اپنی مقدار مناسب پر رہتی ہے تب تک مزاج عضو اعتدال پر رہتا ہے چنانچہ رطوبات تجویف حمیہ حسب ذیل ہیں بیان رطوبات تجویف حمیہ دماغ کے غشاؤں کے درمیان میں ایک رطوبت رہتی ہے تاکہ ایک غشا دوسرے غشا سے نہ چھٹنے پاوے ورنہ یہ اتصال غیر طبیعی موجب امراض کا ہوتا ہے یہی رطوبت کے بڑھ جانے سے استسقاء الراس کی بیماری ہو جاتی ہے کہ سر بہت بڑا ہو جاتا ہے اور غمز سے اجتماع پانی کا سر میں محسوس ہوتا ہے کبھی یہ پانی مابین غشا رصلب اور استخوان سر کے ہوتا ہے کبھی مابین غشا رصلب اور غشا عنکبوتی کے اور کبھی مابین غشا عنکبوتی اور اُم الدماغ کے پانی مجتمع ہو جاتا ہے دوسری رطوبت تجا دلیف بطون دماغ میں ہوتی ہے یہ رطوبت شراب دماغ سے متحالب ہوتی ہے تاکہ اطراف بطون کو نہ چھٹنے دیوے۔ رطوبت منخرین۔ یعنی بلغم خفاک سے نکلتا ہے یہ بلغم ان غد و بلغمیہ سے نکلتا ہے جو ناک کی جلی میں اور عظام منخرین میں ہیں اور یہ رطوبت اسواسطے ان غد و میں پیدا کی گئی ہے کہ ریشہ اسے اعصاب شم کو تر رکھے اور قوت شامہ کی حفاظت کرے یہی بلغم جب قدر مناسب سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو مدبرہ بدن اسکو منخرین کی راہ سے نکال دیتی ہے اور یہی رطوبت کا مزاج جب متغیر ہو جاتا ہے اور آئین حدت آجاتی ہے تو مرض زکام کا

لاحق ہوتا ہے جو چھٹی رطوبت دہان صانع برحق نے غذاؤ ذنیہ اور غذاؤ کلتہ تھانیہ اور غذاؤ زیر
 زبان پیدا کیے ہیں اور انہیں قوت تولید لعاب کی رکھی ہو تا کہ قوت ذائقہ پذیر بیہ لعاب کے ادراک
 ذائقہ مذوقات کا کرے اور غذا جو چبائی جاوے اسکی مضغ میں اعانت پہونچے اور بھی لقمہ کے گلے میں
 اعانت بخشنے اور بھی اس لعاب میں قوت ہضم عنایت ہوئی ہو تا کہ شروع مضغ سے تحلیل غذا کی شروع
 ہو جاوے اس رطوبت کو بصادق کہتے ہیں اور آلات مضغ بھی اس واسطے مخلوق ہوئے ہیں کہ ذائقہ کا
 ادراک بسبب تصغیر اجزائے ماکول کے بخوبی ہووے اور اذو زار میں اور ہضم میں آسانی ہووے
 بیان رطوبت حلق یہ بلغم ہے کہ غذا بلغمیہ لوزین اور طبعوم وغیرہ سے متحالب ہوتا ہے تا کہ ہمیشہ
 حلق کو تر رکھے جس سے کلام کرنے میں آسانی ہو اور لقمہ کے اذو زار میں بسبب از لاق کے سہولت ہووے
 چھٹی آنکھ کی رطوبت میں حکماء متقدمین نے تین رطوبتیں نکالی تھیں متاخرین نے آٹھ رطوبتیں
 قرار دی ہیں ایک رطوبت بیضہ ہے وہ ایک پانی خالص ہوتا ہے کہ طبقہ قنیہ اس سے مثلی رہتا ہے
 اور رطوبت جلید یہ اور رطوبت زجاجیہ کو اپنے موضع طبعی سے نکلنے نہیں دیتا ہے اور ہی کی راہ سے
 خطوط شعاعیہ رطوبت جلید یہ کی طرف جاتے ہیں دوسری رطوبت جلید یہ ہے وہ ایک جرم عدسی شکل
 ہوتا ہے انہیں صداسامات ہوتے ہیں جنہیں پانی بھرا رہتا ہے اور کام اسکا یہ ہے کہ خطوط شعاعیہ جو پھیل
 ہوتے ہیں انکو بایک دیگر قریب کر کے رطوبت زجاجیہ کی طرف پہونچاتا ہے مگر رطوبت کدہ جب اس
 رطوبت میں لمباتی ہے تب نزول المار یعنی موتیانہ ہو جاتا ہے تیسری رطوبت زجاجیہ یہ مثل آب گینہ
 کہ اختہ کے ہوتی ہے اس سے گڑہ چشم بھرا رہتا ہے یہ رطوبت خطوط شعاعیہ کو رطوبت جلید یہ سے طبقہ
 شبکیہ تک پہونچاتی ہے اس میں کبھی کدورت لمباتی ہے تو عارضہ کدہ راعین پیدا ہوتا ہے جو چھٹی رطوبت ایک
 آب رقیق ہے کہ وہ عارضہ رطوبت جلید یہ میں بھرا رہتا ہے تا کہ رطوبت جلید یہ اپنی دعا کی سطح سے نہ چھٹنے
 پاوے پانچویں بلغم رنگین ہے جس سے طبقہ شبکیہ رنگین رہتا ہے اور یہی بلغم خطوط شعاعیہ کو منعکس
 کرنا ہے چھٹی بلغم سیاہ یا گندم گون ہے جو طبقہ شبکیہ پر چپٹا رہتا ہے سا توین دموع یعنی آنسو میں لقمہ
 بھرے رہتے ہیں اور سطح خارجی آنکھ پر اسی غذا سے متحالب ہو کر جاری ہوتے ہیں اور ان سے
 لقمہ کو اور اجفان کو طراوت اور تری حاصل رہتی ہے آٹھویں ایک چکنی رطوبت ہے کہ غددہ
 (فی یوم یوس) سے متحالب ہو کر اجفان کے غضروفون کو چکنی رکھتی ہے چھٹی رطوبت
 تجو لیٹ الاذنین اسمین دو رطوبتیں ہیں ایک رطوبت کا نام صلوخ ہے جو موم کی طرح ہوتی ہے
 اور ذائقہ میں تلخ ہوتی ہے اسی تلخی کی وجہ سے کثیرا کان کے داخل میں بہن چاہتا ہے

اور جفتی جو لب لیس پر منڈھی ہو اسکو یہ رطوبت چکنا رکھتی ہو دوسری رطوبت مائیدہ جو دیشہ واسے
 حسب سمع کو تر رکھتی ہو اور عمدہ اصوات کی تبدیل کرتی ہو سا تو بیش رطوبات گردن
 ایک رطوبت بزرگ تہی فترہ ترسیدہ میں رہتی ہو دوسرا بلغم ہو جو مری میں رہتا ہو تاکہ انطباق مری
 نہ ہونے پاوے اور بھی انزلاق لقمہ کامیں ہووے آٹھویں رطوبات صدر ایک بلغم ہو کہ
 قصبہ ریدہ اور عروق خشکہ اور شش کے کیسون میں رہتا ہو اور منفعت اسکی یہ ہو کہ سطح داخلی
 اعضاء نہ کورہ گی یعنی قصبہ ریدہ وغیرہ کی بسبب درد دائمی ہوا کے خشک نہ ہونے پاوے اور یہی بلغم
 کبھی بڑھ جاتا ہو اور قوام طبعی اسکا بگڑ جاتا ہو چنانچہ بسبب تر لیا ضیق نفس یا سہل وغیرہ کے
 متغیر ہو جاتا ہو دوسری رطوبت وہ ہو کہ غشاء شش اور غشاء اضلاع میں بخارات مستحیل بہ مائیت
 ہوا کرتے ہیں اور اسی رطوبت کی وجہ سے غشاء ریدہ ام غشاء اضلاع ملائم اور تر رہتے ہیں تاکہ ریدہ اور
 اضلاع سے چپٹ نہ جاوے اور اصطکاک کے صدمات کی حفاظت رہے تیسری حجاب قلب میں بخارات
 شرایین منجرہ سے مائیت پیدا ہوتی ہو منفعت اسکی یہ ہو کہ قلب اور اسکے شغاف سے حجب چپٹ نہ جائیں
 اور اصطکاک کا صدمہ نہ پہونچے اسی رطوبت کے بڑھ جانے سے ہتسقا القلب کا ماحضہ ہو جاتا ہو
 نوٹین رطوبت ثلثین یعنی دودھ اسکے بہ نسبت متاخرین کی یہ رائے ہو کہ جو ہر مغزی جو پستان
 عورت میں ہوتا ہو اس سے یہ رطوبت بیضار حلو متحالب ہوتی ہو اور متقد میں کتے ہیں کہ دم طشی کے
 تہی حصے ہو جاتے ہیں ایک حصہ مستحیل بہ بلنیت ہونے کے واسطے ثلثین میں جاتا ہو دوسرا حصہ فذائے خنیں
 ہوتا ہو تیسرا حصہ جو بطور فضلہ کے ہو رحم میں رہتا ہو تاکہ جنین کو صدمہ اصطکاک سے محفوظ رکھے
 اور ولادت کے وقت معین از لاق ہووے بدانت خا کسار رائے متقد میں کی آرنج ہو کسواسطے
 کہ اکثر عورات کو دیکھا ہو کہ تا زمان رضاعت انکو اجتناس رہتا ہو اور یہی خون کا استعمال طرف
 دودھ کے اقرب و آہل ہو اور ظاہر ہو کہ خون کیلوس سے بنتا ہو تباثر کیمیادی کے اور کیلوس کی
 صورت قریب بشکل دودھ کے ہوتی ہو تو پھر خون کا مستحیل ہو جانا طرف دودھ کے باثر کیمیادی
 آہل و اقرب ہو اور دونوں رائین یعنی رائے قدما اور رائے متاخرین قریب یکدیگر ہیں
 و ثنویں رطوبات شکم منجلائے اسکے ایک رطوبت مذیبہ یعنی گلانے والی عمدہ میں ہو کہ غندہ کو
 ہضم کرتی ہو اور یہ رطوبت شغاف پانی کی طسح ہو یہ رطوبت افواہ عروق شرایین منجرہ سے
 جو عمدہ کے ہر جزو میں ہیں متحالب ہوتی ہو یہ رطوبت مثل شراب کے ہو اسی کی جہت سے شیخ نے
 کہا ہو کہ اگر عمدہ زمان ہوا زنگ غذا سے خالی رہے تو عمدہ کے متفرق ہو جائے گا خوف ہو

یعنی یہ رطوبت عروق سے نکل کر غذا کو تحلیل کرتی ہے جب غذا معدہ میں نہوگی تو ضرور ہو کہ یہ رطوبت جسم
معدہ میں خراش پیدا کرے لیکن ایسی حدت اور ایسی کثرت تولید اس رطوبت کی اہل ہند کے
معدوں میں کم ہے دوسری رطوبت عنق الطحال کی ہے کہ اس سے ایک بانی پیدا ہو کر رودہ
اثنا عشری میں جاتا ہے اور تولید کیلوس میں احانت کرتا ہے متقدمین تولید کیلوس کی کبد میں قسار
دیتے ہیں متاخرین نے تولید اسکی اثنا عشری میں قرار دی ہے والعلم عند اللہ تیسری رطوبت
صفراء یعنی پت ہے یہ رطوبت کڑوی زرد رنگ مائل بسبزی ہے یہ رطوبت کبد سے متحالب ہو کر تھوڑی سی
رودہ اثنا عشری میں جاتی ہے اور تھوڑی سی مرادہ یعنی پتہ میں جاتی ہے پتس صفراء کی دو سیمن ہیں
ایک صفراء کبدی جو کبد سے اثنا عشری میں جاتا ہے اور یہ رقیق القوام خفیف اللون عذیم الرائحة قليلة المرارة
ہوتا ہے اسی جہت سے کبھی حیوانات کی کھانے میں تلخ نہیں معلوم ہوتی ہے رودہ سر صفراء مرادہ جو کبد سے
مرادہ میں آتا ہے اور یہاں پہونچ کر قوام میں اسکے غلظت اور ذائقہ میں مرارت اور حرارت پیدا
ہو جاتی ہے اور صفراء طبعی کا رنگ زرد مائل بہ اندک سبزی ہوتا ہے اور خفیف و سومت تیل کی طرح
اسکے قوام میں ہوتی ہے اور اگر اسکو حرکت دی جاوے تو اسپر بلبکے پیدا ہو جاتے ہیں اور اس میں بوب
مشابہ ہوے چربی و مشک کے آتی ہے اور ذائقہ میں تلخ ہوتا ہے اور اجزائے مادی کے چھ ہیں
ایک جزو پانی ہے اور یہ جزو سب اجزائے زیادہ ہے و دس جزو ماحی ہے جب صفراء میں اسپرٹ آت
دین یا تیزاب گوگرد وغیرہ ڈالیں تو جزو ماحی راسب ہو جاتا ہے تیسرا جزو رجبینی جب جزو ماحی صفراء میں
نکل کر اسپرٹ آت دین اس میں ملا کر خشک کر لیں تو ایک جسم اسود رجبینی رہ جاتا ہے غالباً اسی جزو کو
قدما نے بلفظ سودا تعبیر کیا ہو گا چھٹا مادہ زرد رنگ کا ہے جسکی جہت سے صفراء کا رنگ زرد رہتا ہے
پانچواں شورہ ہے کہ وہ نہایت حار اور آگال ہے اس جزو کو سلفیورک ایسڈ اور نیورٹک ایسڈ ملا کر
نکالتے ہیں چھٹا جزو کلس ہے کہ جب مادہ رجبیہ کو جلائے ہیں تب چو نہ حاصل ہوتا ہے اور کام عمدہ اس
خلط کا یہ ہے کہ رودہ اثنا عشری میں خلاصہ کیلوس کو ثفل غذا سے جدا کر دے اسی واسطے اسکا وجود
بدن انسانی میں ضروری سمجھا گیا ہے و دسرا کام یہ ہے کہ جب فضلات غذا کے امعاء سفلی میں پہونچتے ہیں
اسوقت صفراء ان آنتوں میں آکر تحریک امعاء کو کرتا ہے اسی وجہ سے جب صفراء غیر طبعی ہو جاتا ہے
تو فضلات یا دیر میں بطور سکے ساتھ خارج ہوتے ہیں یا سرعت کے ساتھ خارج ہوتے ہیں اور اسی
سبب سے مادہ ربی بہت پیدا ہوتا ہے اور ایک قسم کا مادہ حلو اور قریش اور طعم پیدا ہو جاتا ہے
جسکی جہت سے براز کا قوام یا لون وغیرہ یہ نسبت فضلہ طبعی کے متغیر ہوتا ہے

اسلام آباد

چوتھی رطوبت کیلوس ہے یہ رطوبت سپید رنگ دودھ کی طرح امعاء میں غذا سے متصل ہوتی ہے اور کھانا کھانے کی چند ساعت کے بعد امعاء علیا میں اور عروق البنیہ جداول امعاء میں اور مجرای صغریٰ میں مشہود ہوتی ہے پھر یہی رطوبت مستحیل بخون ہو جاتی ہے پانچویں رطوبت امعاء رطوبت مائیه کہ امعاء علیا اور سفلی میں جو شرائین منخرہ میں اُنکے بخارات سے پیدا ہوتی ہے اور یہ رطوبت بھی معین ہضم ہوتی ہے اور امعاء کا تنقیہ کرتی ہے اور امعاء کو تر رکھتی ہے چھٹی رطوبت صہر ج ہے طبقہ زخبیہ معدہ اور امعاء کے نیچے غدہ بلغمیہ مخلوق میں انہیں سے بلغم متعالب ہوتا ہے اُسکا کام یہ ہے کہ اجزاء امعاء کو اُٹس رکھے اور مردہ فضلات سے امعاء متضرر نہ ہوں اور فضلہ کے انزلاق پر اعانت کرے ساتویں رطوبت تجویف بطن کی ہے شرائین منخرہ جو صفاق میں ہیں اُنکے بخارات سے رطوبت بنتی ہے وہ احتشار بطن کو تر رکھتی ہے اور ایک کو دوسرے میں چھٹے نہیں دیتی ہے یہی رطوبت جب زیادہ پیدا ہوتی ہے تب عارضہ استسقاء بطنی کا لاحق ہوتا ہے آٹھویں رطوبت بول ہے رطوبت نمکین اترجی اللون گردون سے متعالب ہوتی ہے اور براہ حالبین کے مشانہ میں اگر جمع ہوتی ہے منفعت اسکی یہ ہے کہ تمام فضلات مائیه بدن کو نکالتی ہے نویں بلغم مشانہ طبقہ داخلی مشانہ کے نیچے ایک غدہ بلغمیہ مخلوق جو امعاء میں سے یہ رطوبت متعالب ہوتی ہے اور منفعت اسکی یہ ہے کہ حدت بول کو کم کر دیتی ہے اور مشانہ کو ضرر بول سے محفوظ رکھتی ہے گیارہویں بیان رطوبات آلہ تناسل مردان۔ آہمین پانچ رطوبتیں ہیں ایک بلغم مجرای بول غشائے داخلی مجری کی ایک غدہ مخلوق ہے آہمین سے ایک رطوبت متعالب ہو کر مجرای بول میں جمی رہتی ہے تاکہ ہنگام خروج بول کے مجرای بول کو ضرر نہ ہو پچھلے دوسری رطوبت شحمیہ ہے یعنی جو چربی کہ سطح حشفہ اور قلفہ پر مخلوق ہوتی ہے اس سے یہ رطوبت متعالب ہو کر سطح حشفہ کو چکنا رکھتی ہے اور قلفہ کو حشفہ سے چھٹے نہیں دیتی ہے تیسری رطوبت طبقہ عمیرہ ہے یعنی شرائین جو اس طبقہ میں ہیں اُنکی تجزیہ سے رطوبت پیدا ہوتی ہے اور منفعت اس رطوبت کی یہ ہے کہ خصیہ کو طبقہ سے ملحق نہیں ہونے دیتی ہے اور اسکی جہت سے خصیہ تر رہتا ہے یہی رطوبت جب زیادہ پیدا ہوتی ہے تو قلیۃ المار اور آورہ مائیه کا عارضہ ہو جاتا ہے چوتھی رطوبت غدہ قدامیہ کی ہے یعنی ایک بڑا غدہ صنوبری شکل جو عنق مشانہ کے قریب ہے آہمین سے ایک رطوبت بلغمیہ متعالب ہوتی ہے بروقت صحبت کے پانچویں رطوبت منی ہے کہ آہمین قوت حیات ہے انہیں سے متعالب ہوتی ہے اور منفعت اسکی تولید مثل اور بقاے نوع ہے بارٹھویں رطوبت آلات تناسل عورات میں ہے رطوبتیں ہیں ایک رطوبت شحمیہ عنق رحم میں ہے جو اُسکو چکنا رکھتی ہے اور ضرر بول سے بچاتی ہے ایک

قدہ شحمیہ سطح داخلی شفرین کبیر و صغیرین کا ستر ہوا اس غددہ سے یہ رطوبت متعالیٰ ہوتی ہے و دسترا
 بلغم ہو کہ عنق رحم میں ہوتا ہو اسکی جہت سے اطراف عنق باہم چمٹنے نہیں پاتے ہیں اور بحالت جماع
 صدمہ اصطکاکی سے عنق رحم محفوظ رہتی ہو غشائے داخلی کے نیچے ایک غددہ غلیظہ ہوا وہاں سے یہ بلغم
 متعالیٰ ہوتا ہو اسی رطوبت کا جب قوام طبعی بگڑ جانا ہو اسوقت عارضہ سیلان رحم کا پیدا ہوتا ہو
 تیسری رطوبت بجز یہ ہو۔ بجز عبارت ہو جو یقین جرم رحم سے پس رحم میں جو شرائین بخیرہ ہیں انکے بخارات
 سے ایک رطوبت پیدا ہوتی ہو تاکہ بجز کو تر و تازہ رکھے اور اطراف رحم کو باہم ملحق نہ ہونے دے
 اور یہ رطوبت باکرہ میں مثل رطوبت رشاسی کے ہوتی ہو اور قیث میں دودھ کی طرح ہوتی ہو
 تیسری رطوبت مفاصل۔ مفاصل میں دو رطوبتیں ہوتی ہیں ایک رطوبت و سمیہ
 کہ رباطات جو مفاصل پر پیچیدہ ہوتی ہیں انکے غشائے داخلی سے متعالیٰ ہوتی ہو اور منفعت
 اس رطوبت کی یہ ہو کہ مفاصل کی حرکت میں سہولت واقع ہو دے اور عظام مفاصل کے جو
 غضروف ہیں وہ چکنے رہتے ہیں دوسری رطوبت اوجیہ و سمیہ کی یہ رطوبت مثل چکنے بلغم کے ہو۔
 غشاء داخلی اوجیہ و سمیہ میں جو ہیں انکی شرائین سے متعالیٰ ہوتی ہو منفعت اسکی یہ ہو کہ اوتار مفاصل
 کے چکنے رہیں حرکت سے خشک نہ ہو جا دیں چو کہ دھوین رطوبت فتح یعنی ہڈیوں کا گودہ
 تجویفات عظام او و صفا عظام میں جو مسافت واقع ہو اسکی جو غشاء بطن ہو اس میں جو شرائین
 ہیں اُن سے یہ مادہ متعالیٰ ہوتا ہو اور قوام اسکا دھن لین پائل بکرت ہوتا ہو اور جنین میں قوام اسکا
 بلغمی ہوتا ہو و نہایت نہیں ہوتی ہو اور احمر اللون ہوتا ہو پسند رھوین رطوبت جلد یہ بشرہ
 اور جلد حقیقی کے درمیان میں ایک نسج بلغمی پھیلا رہتی ہو اور شرائین جلد سے یہ رطوبت متعالیٰ ہوتی ہو
 اور منفعت اسکی یہ ہو کہ بشرہ کو جلد کے ساتھ ملحق رکھے دوسری یہ کہ تبدیل قوت لاسہ کی کرتی رہے
 تیسری یہ کہ زخیات عصبہ جو جلد میں ہیں انکو تر رکھے اور سطح خارجی جلد کو ملون کرے اسیدو اسط
 اہل فرنگ کا رنگ پیدا و اہل حبش کا سیاہ یہی طرح مختلف لالوان انسان ہوتے ہیں دوسری
 رطوبت دھن غشاء شحمی ہو یہ رطوبت جو ہر مٹھل کی شرائین سے متعالیٰ ہوتی ہو اس رطوبت کے
 سبب سے حرکت عضلات کو آسانی ہوتی ہو تیسری رطوبت عرقی ہو یعنی شہرائین بخیرہ جو جلد میں
 ہیں انکے بخارات سے رطوبت مائیدہ پیدا ہو کر مسامات جلد کی راہ سے نکلتی ہو منفعت اسکی یہ ہو
 کہ جلد کو تر رکھے۔ ۸۸۵۔ ہجری میں ایک دبا و عجیب ملک انکار میں آئی کہ بہت کثرت کے ساتھ
 پسینہ بدن سے نکل کر آدمی مر جاتا تھا اسیدو اسط نام اس مرض کا عصر قی و نکتاری

ہو گیا تھا اسی قبیل سے ماہ جولائی ۱۸۵۶ء میں اگر وہ غیرہ بلا و میان ذو آب میں دباؤ و دست کی
 آئی آئین بعض آدمیوں کو تو دست کچھ نہیں ہوتا تھا فقط چہرہ پر پسینہ نکلتا تھا اور آدمی مر جاتا تھا
 فائدہ واضح ہو کہ طب جدید میں مخالف عبارت ہو ایک نمل خاص ہے جو جسم حیوانات میں واقع
 ہوتا ہے یعنی ایک رطوبت جو خون میں ملی ہوتی ہے اور اسکا خاصہ خون کے خاصہ سے جدا گانہ
 ہوتا ہے وہ رطوبت خون سے نکل کر غدود میں مجتمع ہوتی ہے اور انھیں سے اپنے اپنے موقع پر پونچتی ہے
 اور رطوبات بھی مختلف اطوار کے ہوتے ہیں جیسا کہ اوپر مفصل بیان کیا گیا اور یہ رطوبات
 بذریعہ افواہ شراین کے جو ان غدود کے اندر ہوتے ہیں ترشح کرتی ہے فقط ایک صفر کی رطوبت
 ایسی ہو کہ وہ وریڈا الباب سے ترشح کرتی ہے اور اسی طرح غدود بطنیہ سے بطن اور غدود رصابیہ سے
 رصاب مخالف ہوتا ہے باقی رطوبات افواہ شراین سے متعال ہوتی ہیں اور شعبہ شراین کے
 بہت باریک ہوتے ہیں چنانچہ بیان اعضا میں اسکی تفصیل اور تصریح کی جاوے گی فصل تیسری
 بیان ارواح و قوی میں ہر چند ارواح و قوی کی بحث اس طرز خاص اور تفصیل
 خاص کے ساتھ حسب طرح طب قدیم میں ہو کتب طب جدید میں جو بہ سان موجود ہیں نظر سے
 نہیں گزری ہو مگر قوی کا بیان علم تشریح طب جدید میں بخوبی ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ تمام اجسام عالم کی
 دو قسمیں ہیں ایک اجسام آلیہ دوسری اجسام غیر آلیہ اجسام آلیہ ان اجسام کو کہتے ہیں کہ جنکے وظائف خاص
 ہوں مثلاً اعضاے غذا اعضاے آلیہ ہیں کہ انکا کام خاص ہضم غذا ہے بذریعہ قوت حیوی کے اور یہ
 اعضا غذا تمام حیوانات میں پائے جاتے ہیں دوسرے اعضاے غیر آلیہ کہ انکا وظیفہ اور فصل
 کچھ نہیں ہے اور نہ انھیں اعضاے مختلف لبتا پائے جاتے ہیں بلکہ فقط نو کیفیت در انھیں ہر وہ جمادات
 کہلاتے ہیں اور انکا نمونہ بطور میکائی ہوتا ہے پس انسان کا جسم اجسام آلیہ میں داخل ہے اور انسان کا جسم
 مختلف اعضا و آلات سے واسطہ مختلف وظائف کے مخلوق ہوا ہے اور جو چند اعضا ملکر انسانے ایک وظیفہ
 خاص سرزد ہوتا ہے انکے مجموعہ کو جہاز کہتے ہیں اور ہر جہاز کا کام اور وظیفہ خاص ہے جیسے ایک جہاز
 جس ہے کہ اسکا کام فقط اور اک ہے اسکے آلات جلد ہیز بان ہو ناک ہو آنکھ ہو کان ہو اور یہ سب
 آلات خارج سے تاخیرات قبول کرتے ہیں دوسرا جہاز حرکت ہے اسکے آلات عضلات اور عظام
 اور مفاصل اور مضاربت اور باطالت ہیں تیسرا جہاز تغذیہ ہے کہ اس سے بدل مانتحل پیدا ہوتا ہے
 اور اس جہاز کی چھ قسمیں ہیں جہاز ہضمی - اور جہاز کیلوسی - اور جہاز زوری - اور جہاز تنفسی - اور جہاز
 شریانی - اور جہاز بولی - چوتھا جہاز تناسلی ذکر میں پانچواں جہاز تناسلی انات میں اور ہر ایک جہاز

اور آلات کے افعال وہ ظائف خاص بحکم قواس مختلفہ کے ہوتے ہیں پس ظاہر ہو کہ اسکے بیان کی تفصیل میں
 سب قوتوں کا بیان ضحنا آگیا لیکن جس طرح پر طب قدیم میں ازواج ثلثہ اور قواس ثلثہ یعنی نفسانی
 طبعی حیوانی قائم کی ہیں اسی طرح پر طب جدید میں نہیں ہیں طب جدید میں بہ نسبت افعال و ماعیہ کے
 لکھا ہو کہ جملہ اس اور اکات اور مفہومات ذہنی دماغ سے حاصل ہوتے ہیں اور امتحانات سے یہ
 ثابت ہوا ہو کہ جب کسی حیوان کا عصب کاٹ ڈالا یا کسکر باندھ دیا یا ضغطہ دیا تو فی الفور استرخا اور
 خدران عضلات میں آگیا جنہیں سے یہ عصب نافذ ہوا ہو یا اعصاب حس میں مثلاً عصب بصر یا عصب
 سمع وغیرہ کو باطل کر دیا تو وہ حس بھی فی الفور باطل ہو جاتی ہو اور جب بندش کھول دی یا ضغطہ
 رفع کر دیا وہ جس پھر بحالت اہلی عود کر آتی ہو یا دماغ یا دماغ یا راس النخاع کو آہستہ از پھونچا یا تمام
 بدن میں تشیع ہو گیا یا کسی جزو کو اجزاء دماغ سے منضبط کیا فی الفور قوت حرکت اُس عضو کی باطل
 ہو گئی جس عضو کا عصب محک اُس جزو دماغ سے تعلق رکھتا تھا پس ان امتحانات سے یہ بات واضح ہو گئی
 کہ مبداء فیضان حس و حرکت کا دماغ اور نخاع ہو اور اعصاب آلات موجبہ حواس متنوعہ کے ہیں لیکن
 کیفیت فیضان حس و حرکت اور کیفیت تاثیر ارادہ کی دماغ سے طرف اعضا مختلفہ کے اور وصول
 اثر حس کا اعضا مختلفہ سے طرف دماغ کے از قبیل اسرار خفیۃ الیہ کے ہو کہ کسی کو ادراک اسکا
 نہیں ہو سکتا ہو اگرچہ اکثر مشرین نے اس باب میں اقوال مختلفہ بیان کیے ہیں لیکن کسی کا قول
 قابل تشفی اور تسکین کے نہیں ہے۔ بدآنست مؤلف کے طب قدیم میں جس قدر تحقیق اسکی لکھی گئی ہو بالضرور
 بقدر طاقت بشری کے بہت خوش اسلوبی کے ساتھ ہو اور کیس قدر دل کو تشفی اور تسکین ہو جاتی ہو
 لہذا تھوڑا سا بیان بنظر رفع سقم کتاب کے خیر تحریر میں آتا ہو یعنی یہ بات تو بدیہی ہو کہ جسم انسان
 کی ترکیب و قسم کی چیزوں سے ہو ایک عالم سیر ایک عالم علن عالم علن تو مشاہدہ سے واضح ہو
 کہ ہاتھ پیر آنکھ ناک معدہ دل جگر شش وغیرہ اعضا سے جسم انسانی بنا ہوا ہو باقی جس و حرکت ادراک کلی
 جزئی وغیرہ مفہومات یا غلب یا اندامت یا سرور وغیرہ امور ایسے ہیں کہ از قبیل عالم سر کے ہیں آدمی
 جب مرجا ہوا سو وقت آنکھ ناک وغیرہ آلات جس و حرکت سب موجود ہوتے ہیں مگر صدور اُنکے
 افعال کا مرکز ممکن نہیں ہوتا پس وہ قوتیں کہ جن سے تعلق اور اکات یا حس و حرکت یا تغذیہ تنمیت کا ہو
 وہ از قبیل عالم سر کے ہیں پس حکماء متقدمین نے جو واسطے دریافت حقیقت اس عالم سر کے غور کیا
 تو واضح ہوا کہ تین طرح کی قوتیں انسان میں بطور اصول یکے پائی جاتی ہیں ایک قوت ایسی ہو کہ
 جسکے سبب سے انسان ادراک سب چیزوں کا بذریعہ حواس کے کرتا ہو اور مفہومات کو سمجھتا ہو

بڑے بھلے میں اختیار کر سکتا ہے پس اس قوت کا نام قوت نفسانی رکھا دوسری قوت اس قسم کی پائی کہ جسکے سبب سے تغذیہ تنبیہ ہوتا ہو بدل مایخلل غذا سے پڑتا ہو اخلاط بدن میں پیدا ہوتے ہیں لاجرم اس قوت کا نام قوت طبعی رکھا تیسری قوت ایسی پائی کہ جسکے سبب سے زندگی حاصل ہو اور وہی قوت موقوف علیہ ان دونوں قوتوں کی ہو پس اس قوت کا نام قوت حیوانی رکھا اور چونکہ قوت ایسی شے ہو کہ اسکے واسطے عمل کی ضرورت ہو بغیر عمل کے قائم نہیں رہ سکتی ہو تو ضرور ہوا کہ حامل ان قوتوں کا روح کو قرار دیا جاوے لہذا ارواح ثلثہ اور قوائے ثلثہ مقرر کیے گئے پھر ضرورت اس بات کی ہوئی کہ ان ارواح کا محل ہووے کیونکہ بدون محل کے قیام روح کا ممکن نہیں ہو ناہر ان بہت اسکے کہ جن آلات سے جن قوتوں کے افعال کا ظہور خارج میں مشاہدہ ہوتا ہو وہ آلات جس عضو سے تعلق رکھتے ہیں اسی عضو کو محل اس روح اور اس قوت کا قرار دیا مثلاً جس و حرکت کا ظہور بواسطہ اعصاب کے ہو اور اعصاب دماغ سے تعلق رکھتے ہیں پس محل روح نفسانی کا دماغ کو قرار دیا پھر ان ارواح کے حدود و تولد کی کیفیت قائم کرنا بھی ضرور تھی لہذا یہ مسئلہ ٹھہرایا گیا کہ جب غذا کا کیلوں خون کی طرف مستحیل ہو کر دل میں ملج پاتا ہو اس سے بخارات لطیف بنکر روح مشکون ہوتی ہو اسی روح کا نام روح حیوانی ہو کہ جس سے حیات قائم ہو اور یہی روح حیوانی حامل قوت حیوانی کی ہو اور اسی سے قلب کو حرکت انبساطی اور انقباضی حاصل ہوتی ہو اور مرکب اسکا خون ہو اور بذریعہ شرائین یعنی عروق جہنہ کے تمام جسم میں یہ روح منتشر ہوتی ہو اور یہی روح اعضا کو واسطے قبول قوت نفسانی کے تیار رکھتی ہو اور یہی بخارات لطیفہ جب دماغ میں پہنچتے ہیں تو وہ ان روح نفسانی پیدا ہوتی ہو اور یہی روح نفسانی بذریعہ اعصاب کے تمام بدن میں جس و حرکت پیدا کرتی ہو اور آنکھوں میں پہنچ کر فائدہ بینائی کا اور کانوں میں فائدہ شنوائی کا اور زبان میں قوت اور اک مزہ کی اور ناک میں طاقت سونگھنے اور پہچاننے بو کی اور جلد میں قوت اور آگ مٹوسات کی بخشی ہو اور یہی بخارات لطیفہ خون کے کد میں جا کر فائدہ تغذیہ اور تنبیہ کا دیتے ہیں ہر عضو کو اور ہر رطوبت کو بدل مایخلل پہنچاتے ہیں اور بالیدگی اعضا میں بخشے ہیں مگر یہ دونوں قوتیں اس وقت اپنا فعل کرتی ہیں جب کہ قوت حیوانی موجود ہو اور قوت حیوانی جب معدوم ہوتی ہو اسکے ساتھ ہی یہ دونوں قوتیں فنا ہو جاتی ہیں البتہ روح طبعی سب سے پیشتر پیدا ہوتی ہو کہ وہ از رو سے تغذیہ اور تنبیہ کے کا لبد نفسانی قائم کرتی ہو پھر اسکے بعد روح حیوانی پیدا ہوتی ہو اسکے بعد روح نفسانی پیدا ہوتی ہو بلکہ روح طبعی جو حامل قوت طبعی کی ہو تمام حیوانات میں موجود ہو اور نباتات بھی ہو اور دلیل قوی

ان تینوں روحوں اور قوتوں کے ملحدہ ملحدہ ہونے کی اور ان کے محل کے ملحدہ ملحدہ ہونے کی یہ ہو کہ جب
 دماغ میں اختلال آتا ہو اور روح نفسانی میں خلل آتا ہو تو جس حرکت باطل ہو جاتی ہو جیسے حالت
 سکے میں یا صرغ میں انسان زندہ رہتا ہو مگر افعال نفسانی یعنی جس حرکت کے افعال اُس سے صادر
 نہیں ہو سکتے ہیں اور حیات قائم ہوتی ہو اور روح حیوانی اور طبیعی کے افعال سب موجود ہوتے ہیں
 اور جب روح حیوانی میں اختلال آتا ہو تو تغذیہ تنمیه میں خلل واقع ہو جاتا ہو مگر زندگی قائم رہتی ہو اور
 افعال روح نفسانی کے موجود رہتے ہیں اور روح طبیعی جب فنا ہوتی ہو اُسکے ساتھ ہی یہ دونوں
 روحیں فنا ہو جاتی ہیں اس سے ثابت ہو گیا کہ ہر ایک روح کے افعال اور محال جدا گانہ ہیں اور
 آلات ایک الگ الگ ہیں اور روح طبیعی کے تابع سب ارواح اور قوتیں ہیں اور دل کو اس واسطے
 مبدی حیات اور محل قوت حیوانی کا قرار دیا ہو کہ جب دل پر کوئی صدمہ قوی اور سخت ظاہری یا باطنی
 پہونچتا ہو فی الفور انسان مر جاتا ہو پس دل محل قوت حیوانی ہو اور اسکے آلات اور خادم شرائین ہیں
 جنکے ذریعہ سے قوت حیوانیہ تمام اعضا کو پہونچتی ہو اور مبدی اور محل قوت نفسانی کا دماغ قرار پایا ہو
 کہ جس حرکت اسی کے سبب سے ہوتی ہو اور اسکے آلات اور خادم اعصاب ہیں جنکے ذریعہ سے
 قوت نفسانی تمام بدن میں پہونچتی ہو جب دماغ پر بمقام نہایت اعصاب حس کے کوئی صدمہ پہونچتا ہو
 جس باطل ہو جاتی ہو جیسے مرض خدیج یا غبت اعصاب حرکت پر صدمہ پہونچتا ہو تو حرکت باطل
 ہو جاتی ہو جیسے مرض فالج میں اور اگر دونوں جگہ صدمہ پہونچے تو جس حرکت دونوں باطل ہو جاتی ہیں
 جیسے سکے میں اور محل قوت حیوانی کا کبد کو مقرر کیا ہو اس واسطے کہ جب کبد میں کوئی مرض پیدا
 ہوتا ہو تو آدمی لاغر ہو جاتا ہو اور خادم اسکے اور وہ ہیں جنکے ذریعہ سے غذا تمام بدن میں پہونچتی ہو
 اس واسطے ان تینوں عضوں کو اعضا پر رئیس کہتے ہیں مگر یہ تین عضورئیس باعتبار بقاے
 شخص کے ہیں یعنی ہر فرد انسان کا وجود ان سے قائم ہو اور باعتبار بقاے نوع کے چار عضورئیس
 ہیں یعنی یہی تینوں عضو قلب اور دماغ اور کبد اور چوتھا خصیتیں ہیں کہ یہ محل نفع منی کا ہو اور منی
 کے ذریعہ سے اپنا مثل پیدا ہوتا ہو تاکہ نوع انسانی قائم رہے اور اگر خصیتیں قطع کر دیے جاویں تو
 نسل قطع ہو جاتی ہو اور خادم اسکے اشراج منی میں جنکی تفصیل اپنے محل پر کی جا دیگی اور روح طبیعی میں
 دو قوتیں ہیں ایک خادمہ دوسری مخدومہ پھر مخدومہ دو قسم پر ہو ایک وہ کہ غذا میں واسطے بقا شخص کے
 تصرف کرتی ہو دوسری وہ کہ غذا میں واسطے بقاے نوع کے تصرف کرتی ہو یعنی منی بناتی ہو پس وہ
 قوت جو واسطے بقاے شخص کے تصرف کرتی ہو اسکی دو قسمیں ہیں ایک قوت غاذیہ دوسری قوت نامیہ

قوتِ غذایہ کا کام یہ ہے کہ جب عملِ قوتِ ہاضمہ کا تدارک ہو چکنا ہو اس وقت قوتِ غذایہ اس غذا کو ایک مادہ
مشابہ بصورتِ عضو کے بنا دیتی ہے پھر قوتِ نامیہ اس مادہ کو طولِ عرضِ عمق میں تناسبِ طبعی پر بڑھاتی ہے
یعنی یہ نہیں کہ خونِ جم کر ایک بیڈول کو بھڑا بن جاوے بلکہ بصورتِ متناسبہ عضوی کے اقطارِ ثلاثہ میں
ترقی ہوتی ہے مگر اس قوت کا فعل قریب تین برس تک خوب جو دت کے ساتھ رہتا ہے اور قوتِ
غذایہ بھی اسی مدت تک اپنے فعل میں سرگرم رہتی ہے اور اسی سن کو سنِ نمونہ کہتے ہیں اس کے بعد قوتِ
نامیہ نہایت ضعیف ہو جاتی ہے فقط اس قدر فعل اسکا باقی رہتا ہے کہ جس قدر قوتِ غذایہ سے مادہ
خدائی پیدا ہوا ہو اسکا بدل ماحصل پیدا کر دیوے اور قوت اور شادابی اعضا کی قائم رکھے یہ
قوت تارسن شباب قائم رہتی ہے ورنہ بعد قوتِ غذایہ میں بھی ضعف شروع ہوتا ہے اور قوتِ نامیہ
تو قریب بدم ہو جاتی ہے اور واسطے بقائے نوع کے دو قوتیں ہیں ایک مولدہ دوسری مصورہ چونکہ
ان قوتوں کا تعلق انعقادِ نطفہ سے ہے اور اُس میں کسیدہ و اختلاطِ طبع قدیم اور جدید ہیں لہذا اسکا
بیان تفصیلی اپنے محل پر کیا جاوے گا اور قوتِ غذایہ کی خادم چار قوتیں ہیں جائزہ۔ ماسک۔ ہاضمہ۔
دائعہ۔ اور یہ چاروں قوتیں اعضاءِ غذا وغیرہ میں موجود ہیں بغیر ان چاروں قوتوں کے فعل
غذایہ کا پورا نہیں ہو سکتا ہے مثلاً معدہ میں قوتِ جائزہ موجود ہے جو غذا کو اپنی طرف کھینچتی ہے اسی
قوت کے تقاضے سے نوالا نگلا جاتا ہے بلکہ انسان معکوس ہو کر بھی نوالا نگل سکتا ہے یا اونٹ گردن
پھیکا کر چارہ اپنا نگلتا ہے یا سانپ برابر سے اپنی غذا نگلتا ہے اسی طرح قوتِ ماسک بھی ہے کہ جب تک
غذا ہضم نہو اور ہاضمہ اپنا فعل پورا نہ کرے تب تک وہ قوت ماسک غذا کو معدہ میں تھامے رہتی ہے ورنہ
نہیں ہونے دیتی ہے ورنہ دیر پہل وجود پر اس قوت کے یہ ہے کہ جب غذا کھانے کے تھوڑی دیر بعد پیٹ
چاک کر کے دیکھا تو اس میں غذاے منہضم اور غیر منہضم دونوں طرح کی موجود پائی گئی پس اگر یہ قوت نہوتی
تو غذا کیونکر دیر تک ٹھہرتی اسی طرح قوتِ ہاضمہ بھی مشاہدہ میں آتی ہے کہ انسان یا حیوانات کا پیٹ
چاک کرنے سے غذاے منہضم و غیر منہضم دونوں طرح کی پائی جاتی ہے اسی طرح وجود قوتِ دائعہ کا
منع ہونے سے فضلہ بول و براز کے ثابت ہے۔ اور روحِ نفسانی میں بھی دو قوتیں ہیں ایک قوتِ مد کہ دوسری
قوتِ محرکہ پھر محرکہ کی دو قسمیں ہیں ایک باعثہ علی الحریکہ دوسری فاعلہ حرکت پس باعثہ کی دو قسمیں ہیں ایک
شہوانی دوسری غضبی شہوانی اسے کہتے ہیں کہ اشیا رافعہ یا مرغوبہ کی طرف حرکت کی باعث ہو اور غضبی اسے
کہتے ہیں کہ دفع ضرر کے خیال سے موجب حرکت ہو خواہ وہ ضرر دہمی ہو یا غمی ہو اور قوتِ فاعلہ حرکت پھر میں غمی و دہمی
اس سے عصب تشنج ہوتا ہے اور وتر کچ جاتا ہے اس سبب سے عضو متقلص ہو جاتا ہے یا عضلہ مسترخ یا دھیل ہوتا ہے

رسالہ دوم
پانچ کوکبہ تارسن شباب

اور وتر دراز ہو جاتا ہے اس سبب سے عضو منبسط اور فلخ ہو جاتا ہے اس سے حرکت ظہور میں آتی ہے اس سطح
 ہر قوت اپنا کام بواسطہ آلات کے پورا کرتی ہے جسکی تفصیل و تفاوت آٹا اپنے اپنے موقع پر کی جاوے گی اور
 قوت درک کی دو قسمیں ہیں ایک درک ظاہری کہ اسکی پانچ قسمیں ہیں۔ باصرہ۔ سامعہ۔ شامعہ۔ ذائقہ۔ لامسہ
 اور انکو حواس خمسہ ظاہری کہتے ہیں اور یہ ہنزلہ منجر اور جوہر سلیس کے ہیں واسطے حواس باطنی کے اور درک
 باطنی بھی پانچ ہیں جس مشترک خیال۔ قوت متصرفہ۔ قوت وہمیدہ۔ قوت حافظہ۔ ان سب کی تشریح و
 تفصیل آگے لکھی جاوے گی غرض کہ طب قدیم میں یہ بحث بہت بسط اور تفصیل کے ساتھ مطولات میں
 مسطور ہو اور ایسا بیان مدلل اور ثانی ہے کہ اس سے زیادہ تحقیق کرنا طاقت بشری سے خارج معلوم ہوتا ہے
 باقی رہا بیان اس امر کا کہ روح کیا شے ہے اسکی حقیقت واقعی کا دریافت کرنا طاقت بشری سے خارج ہے اس واسطے
 بیان میں حقیقت روح کے بہت سے اقوال اور آراء مختلف ہیں جب لوگوں نے ہمارے نبی کریم سے
 سوال کیا کہ روح کیا شے ہے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ کہہ دو حکم خدا میں سے ایک چیز ہو یعنی ہم لوگ جسم و جسمانی
 ہیں اور ہمارا ادراک منحصر حواس خمسہ ظاہری پر ہے اور حواس ظاہری انھیں اشیا کا ادراک کر سکتے ہیں
 جو از قبیل اجسام کے ہوں بلکہ بیشتر اجسام دقیقہ یا اصوات خفیفہ کو ہم دیکھ یا سن نہیں سکتے ہیں کسواسطے
 کہ جن حواس سے ہم ادراک اشیا کرتے ہیں وہ حواس بھی ہمارے ناقص ہیں پورا پورا کام نہیں
 دے سکتے ہیں مثلاً آنکھ کا کام دیکھنا ہے یہ کام بھی آنکھ سے بغیر اعانت روشنی کے نہیں ہو سکتا ہے پھر اگر
 روشنی بہت تیز ہو تو اسکو بھی نہیں دیکھ سکتے ہیں چنانچہ آفتاب کی طرف ہم نگاہ نہیں ملا سکتے ہیں اندھیرے
 میں کوئی شے درک ہوتی ہے بہت سے اجسام باریک کو نہیں دیکھ سکتے ہیں خود اعضاء انسانی میں بعض
 جھلیان اور عروق ماضیہ اور ثقیلے ایسے ہیں کہ نظر سے نہیں معلوم ہوتے ہیں بذریعہ میکرا اسکوپ یعنی
 خوردبین کے دیکھے گئے ہیں شامعہ کا ہمارے یہ حال ہے کہ سامعہ کا کام ادراک اصوات ہے اگر کوئی
 بھاری اور بڑی توپ ہمارے کان کے قریب داغی جاوے تو کان بھرا ہو جاوے یا چٹکی کی چال کی
 آواز ہمارے کان میں مدھن نہیں ہو سکتی ہے یا ذائقہ کا کام مزہ کا ادراک کرنا ہے اور اس کے ادراک کی
 یہ کیفیت ہے کہ نہایت تیز اور چرچری مثل مچ سُرخ کے ہماری زبان میں لگ جاوے یا برت ہماری
 زبان پر رکھ دے تو زبان سن ہو جاتی ہے اسوقت ادراک مزہ کا دشوار ہوتا ہے یا زیادہ شیرین
 چیز کھا کر کم شیرین چیز کھاوے تو وہ پھکی معلوم ہوتی ہے یہی حال شامعہ کا ہے کہ زیادہ کریمہ الراحہ
 چیز کی بوسہ نہ گھنے کا ہو تو عمل نہیں ہو علیٰ ہذا القیاس لامسہ کا کام ادراک برودت و حرارت وغیرہ کا
 ہے مگر انہیں یہ خیال نہیں ہے کہ آگ کو ہاتھ میں لے سکے یا برف کا ٹکڑا ہاتھ پر رکھنے سے اذیت نہ پہونچے

سال دوم

پھر ان سب حواس کو غلط بھی احساس میں واقع ہو جاتی ہو مثلاً آنکھ نیٹی کے شعلہ کو حلقہ جوار خیال کرتی ہو
ریل پر سوار ہو جانے سے درخت چلنے معلوم ہوتے ہیں کبھی چرخہ کھا کر پانی پیئے سے پانی شیریں معلوم ہوتا ہو
پس جب آلات ہمارے اور اک کے ایسے ناقص ہیں تو ہم نوا امض اسرار الہی کو کیا دریافت کر سکتے ہیں
خصوصاً وہ چیزیں کہ داخل روحانیت ہیں اور ہمارے اور اک سے بالاتر ہیں مگر ان کے افعال و آثار
سے وجود انکا یقینی ہو اور جو کچھ کہ علم بالکائنات حاصل ہو گیا ہو وہی اسکی معرفت ہو فصل چہارم بیان
امزجہ میں بطریقہ طب جدید۔ افراد انسانی میں پیامت اسکے کہ کوئی عضو کسی شخص کا
بہ نسبت دوسرے کے غالب ہو یا کوئی جہاز منجملہ جہزہ کے کسی فرد میں قوی کسی میں ضعیف ہو سو جب
اختلافات امزجہ کا ہوتا ہو پس اگر کسی کے مزاج میں اعضا دورہ بہ نسبت دوسرے شخص کے غالب
ہیں اسکے غلبہ کی وجہ سے خون کی کثرت ہو تو ایسے مزاج کو مزاج دموی کہتے ہیں اور اگر کسی شخص کا جہاز
عصبی غالب اور قوی ہو تو اسکو مزاج عصبی کہتے ہیں اور اگر لنیفا یعنی بغم غالب ہو تو اسکو لنیفا دی مزاج
کہتے ہیں اور اگر جہاز صفر غالب ہو تو مزاج صفر دی کہتے ہیں اور اگر دوران خون کا اتقفس سریع ہو
تو اس مزاج کو دوری اور تنفسی کہتے ہیں کیونکہ دورہ اور نفس کا ہمیشہ ایک حال ہوا کرتا ہو دوران خون
تابع نفس ہو اور اگر عضلات قوی اور مستولی ہیں تو اسکو مزاج عضلی کہتے ہیں اور اگر اعضا متناسل
غالب ہیں اور پھر شہوت ہو تو اسکو مزاج تناسلی کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ قد مانے جو باعتبار اخلاط الاربعہ کے
چار مزاج قرار دیے ہیں کوئی دلیل ہیں حصر پر نہیں ہو فقط اپنے ظن و گمان پر امزجہ الاربعہ قائم کیے ہیں کہ یہ
جب ہوتا کسی مزاج کا ہوگا اسوقت اس مزاج میں استعداد قبول کرنے اسی قسم کے مرض کی ہوگی مثلاً
جب خون بدن میں زیادہ اور غالب ہوگا تو اسکو امراض دموی لاحق ہوینگے اور ایسے اشخاص
کے چہرے سوسے سوڈان اور جلش کے سرخ ہونگے اور منشرح الصدر اور سریع الغضب و سریع البشق
اور مستعد بہ التہابات حادہ اور نزاع کے ہونگے یعنی نکسیر و غیرہ اکثر پھونگی اور امراض انکے اکثر
قصیر المدة اور حمید العافیۃ ہونگے اور سوڈان اور جلش میں بجائے سری چہرے کے آنکھیں سرخ
ہوتی ہیں ایسے مزاج والوں کو اشیا حادہ اور نوبہ سے اور اکثر اکل و شرب سے احتیاط واجب ہو
اور افعلالات نفسانیہ یعنی خزن شدید یا غیظ و غضب یا فرح شدید سے احتیاط رکھیں اور اغذیہ نباتیہ
کھاویں اور بلایات اور منفحات کا استعمال رکھیں اور انکے امراض میں قصد کھونا جو نیکم لگانا پچھنے لگانا
سعد مند ہو اور آب یگرم سے غسل کریں اور حوض میں غوطہ لگاویں۔ اور عصبی المزاج کا بجمہ بڑا ہوتا ہو
اور سریع البشق و قوی الاحساس ہوتا ہو اور اکثر دلا اور طویل المقامہ اور غصیب النوم ہوتا ہو اور

اشیاء بمیلہ کا شوق زیادہ ہوتا ہے اور نثران قلب کا بہت قوی نہیں ہوتا ہے ایسے امراض میں کثرت استفرغ خون کی مضر ہے اکثر ایسے امراض میں اگر خون خارج ہو جاوے تو تشنج کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں ایسے شخصوں کو گوشت کی غذا مفید ہے اور چارہ اور قہوہ کا استعمال اور خوشبو اذیہ کھانا اور خوشبو لگانا سود مند ہے نفیفاوی مزاجوں کا جسم بھگہرا یا ہوا ہوتا ہے اور صہین اور غلیظ الشفتین ہوتے ہیں اور نبض بطلی اور بھوک کم قلیل الغذاء عسیر الهضم اور کثیر النوم بطلی الطبع ہوتے ہیں جمیع میں انکو وہ لذت نہیں ہوتی ہے جو آدرون کو ہوتی ہے ایسے امراض میں گوشت بزیان اور چارہ اور قہوہ اور ریاضت اور کم مونا مفید ہے اور اماکن منخفضہ میں سکونت کرنا اور اطعمہ کثیر کھانا مضر ہے اور انکو امراض حادہ اور التهابی نہیں ہوتے ہیں اور صفراوی مزاجوں کا کبد بڑا ہوتا ہے اور ترقی یا دست صفراوی اکثر آتے ہیں اور اصفر اللون اور اسودہ الشعر ہوتے ہیں نبض سریع و متواتر اور صلب ہوتی ہے اور مومنو مانیا یعنی جنون کی استعداد رکھتے ہیں اور انہیں حبت نفس اور غصہ اور خب انتقام ہوتا ہے اور مستعد لقبول امراض کبد اور معدہ کے ہوتے ہیں ایسے امراض میں غذا سے ترش اور غروی اور بقول بار دہ اور اشرہ بار دہ مناسب اور چارہ اور قہوہ اور خمر وغیرہ سخت مضر ہے اور انکے امراض کے واسطے لہو و لعب اور سفر اور اکنہ بار دہ مفید ہیں اور مزاج دوری و تنفس میں نبض عرض اور متلی ہوتی ہے اور مشابہ مزاج دومی ہوتے ہیں اور امراض عضلی قوی البنیہ قصیر القامہ متوسط السمن ہوتے ہیں اور عضلات انکے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں اور کام میں خوب محنت کرتے ہیں یہ مزاج بھی قریب مزاج دومی ہے۔ اور مزاج تناسلی وہ ہے کہ اعضاء تناسل اسکے عظیم الحجم ہوں اور آواز انکی نشن ہوا اور جسم پر بال بکثرت ہوں اور جماع کی طرف میلان قوی ہوا یہی سے اسکے جسم میں خافت ہوتی ہے اور امراض کثیرہ لاحق رہتے ہیں دماغ ضعیف ہو جاتا ہے ایسے مزاج والے کو ضرر ہے کہ جماع سے پرہیز رکھے اور ریاضت معتدل کیا کرے اور اطعمہ اور اشرہ غلبہ سے پرہیز رکھے اور تخلیہ میں لیٹا نہ رہے صور حسنہ کا نظارہ نہ کرے اور منہات شہوت سے اجتناب رکھے اور باقی امراض مرکبہ ہیں کہ انہیں مزاجوں سے مرکب ہووین ہر چند طب قدیم میں اقسام مزاج کے از روے نفع اور صنف اور شخص وغیرہ کے باعتبار افراد داخل النوع و خارج النوع بقاعدہ عقلی قائم کیے ہیں اور دل پسند ہیں اور ذکاوت مترشح ہوتی ہے لیکن بدالستہ میچہ ان اقسام مزاج کے از روے طب جدید عملیات میں کار آمد و مفید ہیں۔

ختم ہوا رسالہ دوم جلد اول کا اسکے بعد شروع ہوگا رسالہ سوم تشریح میں بنیہ انسانی کے۔

رساله سوم

از جلد اول کتاب بحر محیط

تصنیف حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی

مبثّل بر بیان

تشریح بنیّه انسانی





الحمد لله على ما خلق الانسان في احسن تقويم ونصلى على نبيه الكريم وعلى آله وصحبه الذين هم هداة الدين القويم
 اما بعد اصغر حسين ارزق الله حلاوة الدارين التماس کرتا ہوں کہ یہ رسالہ سوم جلد اول کتاب بحر محیط کا
 ہو بیان میں تشریح جسم انسانی کے اور یہ رسالہ مشتمل ہو ایک مقدمہ اور ایک خاتمہ اور سات فصلوں پر
 مقدمہ واضح ہو کہ علم طب سے غرض عمدہ یہ ہو کہ طبیب امراض کی معرفت حاصل کرے اور انکا
 علاج کرے پس جب تک کہ طبیب تشریح بدن انسانی اور حال وضع اعضا اور افعال اور وظائف
 اعضا سے واقف نہ ہوگا ہرگز تشخیص مرض کی ممکن نہیں ہو جس طرح گھڑی ساز جب تک گھڑی کے پرزوں
 سے واقف نہ ہوے اور یہ نہ جانے کہ کونسا پرزہ کس جگہ پر ہو اور ہر پرزہ کا کیا کام اور کیا نفع ہو
 تب تک گھڑی کو درست نہیں کر سکتا ہو اگر بدن تشخیص مرض کے علاج کیا جاوے تو اسکی یہ مثال ہو
 کہ ایک اندھا ایک مجمع میں جان اسکا دشمن اور بھی احباب بیٹھے ہوں تلوار چلا رہا ہو کوئی دار اسکا خالی
 جاتا ہو کوئی وارد دستوں پر کارگر ہوتا ہو ممکن ہو کہ اتفاقاً کوئی وارد دشمن پر بھی چل جاوے اس
 صورت میں طبیب کو اس علم سے واقفیت بہت ضرور ہو بغیر اسکی واقفیت کے ہرگز تشخیص مرض کی
 کما فیہی نہیں ہو سکتی ہو نہ دوا موضع مطلوب پر لگائی جاسکتی ہو نہ دستکار ہی ہو سکتی ہو کہ وہ بہت اسکے
 کہ یہ علم بہت بڑا اور یاسے ذخار اور نہایت مشکل ہو اور فقط کتاب نبی سے یہ علم نہیں حاصل ہو سکتا ہو
 بلکہ لاشون کو چیر بھاڑ کر دیکھا جاوے اسوقت ذہن اسپر محیط ہوگا اور بھی علم تشریح کی بہت قسمیں ہیں
 ایک تشریح عام ہو جس میں بحث کی جاتی ہو اجزائے مؤلفہ اجسام موالیدہ ثلثہ سے پھر اسکی دو قسمیں ہیں
 ایک تشریح نباتی جس میں بحث کی جاتی ہو تشریح اجسام مخصوصہ نباتات سے دوسری تشریح
 حیوانی جس میں بحث کی جاتی ہو تشریح اجسام مخصوصہ حیوانات سے اور تشریح حیوانی کی دو قسمیں
 ہیں ایک تشریح مقابلہ اور ایک تشریح خاص۔ تشریح خاص عبارت اس سے ہو کہ جسمیں بیان
 ایک نوع خاص کی تشریح کا ہو دے مثلاً تشریح انسان یا تشریح فرس وغیرہ حیوانات کا اور تشریح
 مقابلہ وہ ہو کہ جس میں تشریح اس بات کی کیجاوے کہ فلان حیوان میں فلان عضو ہو فلان

رسالہ سوم

تشریح

نہیں ہر یا فلان حیوان میں فلان عضو اس ہیئت کا ہوا اور فلان میں اس ہیئت کا ہو چو کہ طیب کو زیادہ تر ضرورت تشریح انسان کی رہتی ہو لہذا اس رسالہ میں تشریح انسانی مختصراً بیان کی جاتی ہو اسکی بھی دوہین میں ایک تشریح موصی کہ جسمین مجموعہ اعضاے مرکبہ کا بیان ہو دوسری تشریح وصفی کہ جسمین ہر ہر جزو اعضا کا باعتبار نام اور شکل اور وضع وغیرہ کے بیان ہو پھر ایک تشریح جراحی ہو کہ باعتبار آفات لاحقہ اعضا کے یا باعتبار اعمال جراحی یعنی باعتبار چیرنے پھاڑنے کے بحث کی جاوے پھر ایک علم منافع الاعضا ہو جسمین بحث کی جاتی ہو اس بات سے کہ کس عضو کا کیا کام ہو اور منفعت اسکی کیا ہو پھر اسی تشریح کا شعبہ علم الحیوانات ہو جس میں ہر عضو صحیح یا مآؤف کو دیر تک موجود رکھنے کی ترکیبیں ہین یا قالب تشریح بنانی کی ترکیب ہو کسی قدر تفصیل اسکی خاتمہ میں لکھی جاوے گی لیکن اس رسالہ میں فقط تشریح ضروری جسم انسان کی بیان کی جاوے گی کیونکہ بیان مفصل مستلزم طول مل کا ہو اور انکا سمجھ میں آنا بھی متعلق بمعائنہ ہو

فصل اول ہڈیوں کا بیان عظام اجسام سخت ہین انجیناء اور انشاہ نہیں قبول کرتی ہین جس میں مطلق نہیں ہر عضلات اسے ملتصق رہتے ہین یہ ستون اور دعام بن انسان کے ہین اور اشکال اعضا کے انکی جہت سے قائم رہتے ہین اور احشاء وغیرہ کو محصور کیے ہین ترکیب انکی اجزاء رضیہ اور اجزاء غرائیہ سے ہو اگر ہڈی کو تیزاب میں بھگا دیا جاوے تو اجزاء رضیہ علیحدہ ہو جاتے ہین اور اجزاء غرائیہ الگ ہو جاتے ہین۔ قوام ہڈیوں کا تین طرح ہوتا ہو ایک قوام صلدی جیسے رانوں کی ہڈیاں دوسرا قوام سفنجی یعنی ابر مردہ کی طرح سوراخ دار جیسے عقد تین کی ہڈیاں تیسرا شبکی یعنی جال دار جیسے گودے کی ہڈی کے اندر جال ہوتا ہو مثلاً فخذ کی ہڈی کو چند روز باقی میں بھگا دیں بعدہ طول میں ترین تو اس میں تینوں قوام پائے جاوینگے یعنی سطح ظاہری کا اسکے قوام صلدی ہو اور اسکے عقد تین کے نزدیک قوام سفنجی پایا جاوے گا اور اسکے جوت میں قوام شبکی ہو گا اور قوام صلدی چند صفحہ سطح اور اعظا اور اصلبت سے بنتا ہو اور اسکے معائنہ کا یہ طریق ہو کہ باقی میں سوڈا یعنی سچی ملا کر ہڈی انشین ڈال کر بہت دیر تک طنج دیں بعدہ نمک کے تیزاب میں بہت سا پانی ملا کر ہڈی مذکور کو بھگا دیں تمام پرت اسکے بسہولت الگ ہو جاوینگے۔ اور اجزاء ترکیبی عظام میں چونہ اور تیزاب اور اجزاء غرائیہ اور خمیہ اور چند عروق دمویہ نہایت باریک اور عروق ماصہ اور کچھ ریشے اعصاب کے ہین اور مشارف یعنی بلند ی یا ارتفاعات بھی اکثر ہڈیوں میں ہوتے ہین اور مشارف دو قسم کی ہین ایک یہ کہ نفس استخوان میں ابھار ہووے اور انفصال کے قابل ہو اسکو زائدہ کہتے ہین اور جو ابھار نہیں کے ساتھ ہو اور منفصل ہو سکتا ہو اسکو لاحقہ کہتے ہین اور یہی لواحق بعد تکمیل سن نو کے زائدہ

ہو جاتے ہیں چنانچہ دوسرے کے لڑکے کی ران کو پانی میں اس قدر مدت تک بھگا دین کہ گوشت سرگرد
 ہڈی رہ جاوے پھر اُس ہڈی کو اسپرٹ وین میں بھگا دین تو عقد تین کے لواحق دکھائی دینگے منافع
 عظام کے بہت ہیں ایک یہ کہ جسم کا قوام اور استقامت بسبب انکے ہر دوسرے احشا کی حفاظت ہو
 تیسرے جو عضلات عظام سے ملحق ہیں تو عضلات کو ان سے قوت حاصل ہو جو کچھ کلا یا جزو حرکت کرنا
 اختیار عظام کے سبب سے ہو پانچویں مدافعت امور خارجہ کی عظام کی جہت سے ہوتی ہو چھٹے
 انکے سبب سے انسان اعمال اور صنائع عجیبہ پر قادر ہوتا ہو۔ ستائیں اکثر عظام ایک عمدہ سپر
 حادث کے واسطے ہیں مثلاً جھجہ بہت عمدہ سپر ذماغ کے واسطے ہو یا فقرات واسطے نخاع کے سپرین
 آٹھویں مشارف بعض عظام عضلات کے معالین ہو جاتے ہیں نوین مفاصل کی وجہ سے انسان
 صدور افعال مختلفہ پر قادر ہوتا ہو ہر کیفیت ہیکل جسم انسانی کی باعتبار ہڈی کی ٹھٹھری کے تین حصوں پر
 منقسم ہو ایک راس یعنی سر و سر اجذع یعنی تنہ باتورہ بدن تیسرا اطراف یعنی ہاتھ پاؤں سر کے
 دو حصے ہیں ایک ججہ یعنی کھوپڑی دوسرا ذچہ یعنی چہرہ اور جذع مرکب ہو سلسلہ فقریہ یعنی گریون
 سے اور صدر اور حوض سے اور اطراف کی دو قسمیں ہیں ایک اطراف علیا یعنی دونوں ہاتھ اور
 متعلقات انکے دوسرے اطراف سفلی یعنی دونوں پاؤں اور متعلقات انکے ججہ مرکب ہو آٹھ
 ہڈیوں سے عظم الججہ یعنی پیشانی کی ہڈی اور عظم القحدرہ یعنی مؤخر سر کی ہڈی اور دو عظم القحف جو اوپر کی
 جانب کو وسط سر میں واقع ہیں اور دو عظم ججہ جو عظم قحف کے نیچے دونوں طرف دہنے بائیں لگی
 ہیں یعنی کنپٹی کی ہڈیاں اور انھیں ہڈیوں میں کان لگے ہیں اور عظم وندی جو نیچے کی جانب بطور قاعدہ
 ججہ کے ہو اور عظم مضافہ جو ناک کے اوپر کی ہڈیوں کے پیچھے لگی ہو اور ججہ کی سطح فوقانی پر خطوط
 فشاری معلوم ہوتے ہیں انکو درز کہتے ہیں پس جو درز کہ ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک گئی ہو
 اور عظم ججہ اور دونوں قحف کے اطراف سے ملی ہو اسکو درز اکلیلی کہتے ہیں اور جو درز کہ اوپر کی طرف
 ایک کان کے پیچھے کی طرف سے دوسرے کان کے خلف تک گئی ہو اسکو درز لامی کہتے ہیں
 بہت اسکے کہ خط یونانی میں مشابہ حرف لام کے ہو جس کو یونانی میں لیڈا کہتے ہیں اور عظم
 قحف وہ اور دونوں عظم قحف سے ملتی ہو اور جو درز کہ سطح فوقانی ججہ میں وسط سر میں درز اکلیلی
 سے درز لامی تک گئی ہو اسکو درز سیمی کہتے ہیں اور دونوں ہڈیاں قحف کی اس سے ملتی ہیں
 فقط ان درزون کو درز حقیقی کہتے ہیں انکے علاوہ دو درزین کاذب ہیں کہ انکو قشرین کہتے ہیں
 یہ دونوں خطوط قوسی ولسنے بائیں ہیں کہ حد فین سے بموازا درز سیمی کے دونوں طرف

رسالة

طریقہ تاج کو کہتے ہیں اور یہ تمام قحف

مروڑ کرتے ہیں اور تجرین اور تحف سے ملاحق ہیں اور کبھی کسی آدمی کے سر میں ہمدان دند میں نظرین کے ایک مثلث بڑی پائی جاتی ہو اسکو وز میوس کہتے ہیں کہ کبھی عام اس کے واجبہ اول کا سمت

باقی ان عظام میں بہت سے تواب

اور سوراخ اور حفرے اور زوائد طبعیہ اور

۱ عظم الجبہ

۲ عظم الجلیل

۳ عظم القشری

۴ عظم جری

۵ وز سہمی

۶ عظم تحف

۷ وز لای

۸ قعدہ

تصویر نمبر ۱

۱ عظم الجبہ

۲ عظم الجلیل

۳ عظم القشری

۴ عظم جری

۵ وز سہمی

۶ عظم تحف

۷ وز لای

۸ قعدہ

تصویر نمبر ۱

۱ عظم الجبہ

۲ عظم الجلیل

۳ عظم القشری

۴ عظم جری

۵ وز سہمی

۶ عظم تحف

۷ وز لای

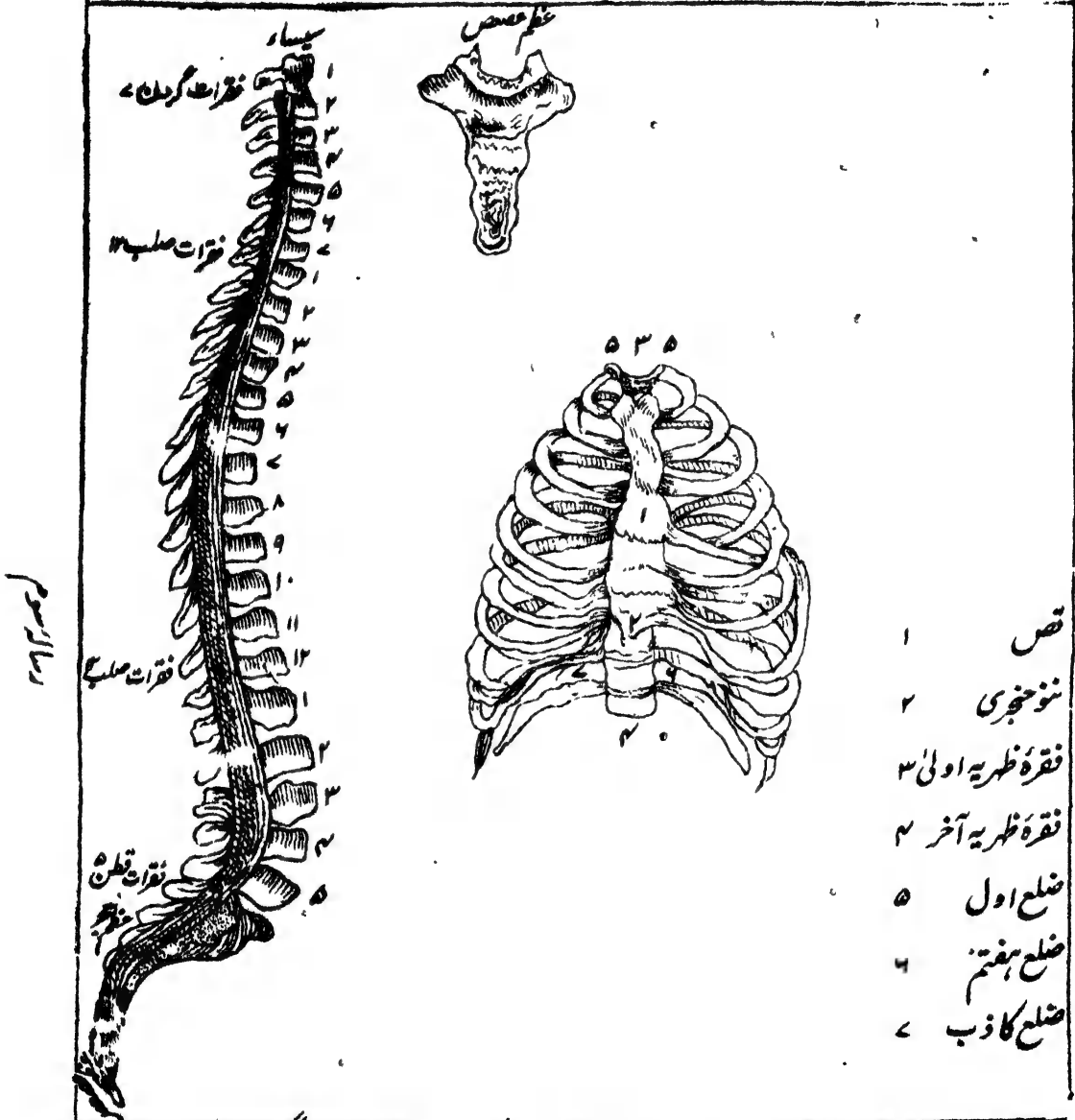
۸ قعدہ

تصویر نمبر ۱

ہڈیاں ہیں دو ہڈیاں فلک اعلیٰ یعنی جبر سے کے اوپر کی جانب ہیں اسی کے زوائد میں اوپر کے دانست جو سمین اور یہ دو ہڈیاں داہنی بائیں طرف سے اگر دونوں نتھنوں کے وسط کی سمت میں متصل ہوتی ہیں اور دو ہڈیاں الف کی ہیں یہ دونوں ہڈیاں بصورت مربع مستطیل معین کی ہیں اور قوام ان دونوں کا بہت سخت ہو اور دونوں طول میں باہم متلاصق ہوتی ہیں اور ناک کے اوپر کے حصہ کی وسط میں موضوع ہیں اور عظم فلک اعلیٰ سے ملحق ہیں اور عظم جبہ اور عظم مصفاۃ سے ملی ہیں اور دو ہڈیاں عظم الوجہ ہیں یہ دونوں ہڈیاں رخساروں کی ہیں عظم جبہ اور عظم فلک اعلیٰ اور عظم وندی اور عظم جری سے ملحق ہیں اور تم وجہ کی ہیں اور دو ہڈیاں مشاشی جنکو عظام مشاشیان اسفلان کہتے ہیں یہ دونوں ہڈیاں جانب منخرین کے موضوع ہیں آلات شمع میں انھیں کے سبب سے وسعت ہر یہ دونوں ہڈیاں عظم فلک اعلیٰ اور عظم حنک اور عظم وندی اور عظم مصفاۃ سے ملحق ہیں اور دو ہڈیاں وندی میں جنکو عظام الدمیان کہتے ہیں یہ دو ہڈیاں سطح ذواربہ اضلاع رقیق مثل ناخن کے کونے میں ہونگے کے ہیں اور عظم جبہ اور عظم فلک اعلیٰ اور عظم مشاشی سے ملحق ہیں اور دو ہڈیاں کالو کی ہیں جنکو عظام الحنک کہتے ہیں یہ دونوں ہڈیاں مختلف الاضلاع موخر الف میں موضوع ہیں اور آپس میں ملی ہوئی ہیں اور عظم فلک اعلیٰ اور عظم وندی اور عظم مصفاۃ اور عظم مشاشی پہل اور عظم وندی سے ملحق ہیں اور عظم وندی عظم وندی ہو کہ اسکو میسکہ بھی کہتے ہیں یہ مفرد ہڈی عجولیت الف میں درمیان دونوں نتھنوں کے

بیان تجویفات واضح ہو کہ عظام مجیدہ اور عظام وجہ کے التصاق سے جو تبادلیت پیدا ہوتی ہیں ان کے اجمالاً
تجویفین مخروطی شکلی پیشانی کے نیچے پنج مینی کے واسطے بائیں پیدا ہوتی ہیں انکو مجزین کہتے ہیں اور ان کے
دونوں گوشوں کو غضب یعنی کونے کہتے ہیں اور گوشہ انسی کو موق اور وحشی کو لحاظ کہتے ہیں اور ان کے مقعرین
غده و ثقبہ اور کیس دومی ہو اور اس میں تجزائی الالف ہو جسکو میزاب دمی کہتے ہیں اسی کی راہ سے آنسو
نکلے ہیں اور اس میں خرقة علیا اور خرقة سفلی ہو اور اس میں دونوں ثقبہ مجری اور ثقبہ مجریہ اور ثقبہ بصریہ
اور مجزین سات ڈیون پر مشتمل ہیں۔ عظم جبہ۔ عظم فک اعلیٰ۔ عظم جبہ۔ عظم دثمی۔ عظم مصفاة۔ عظم حنک
عظم دثمی۔ دوسری تجویف مخزین ہیں اور اس میں دو مشارف ہیں ایک عاجز المنخرین جسکو خشارم کہتے ہیں
دوسرے دو جسم ذونجاریت جسکو عظیمین مشاشیتین کہتے ہیں اور مخزین میں چوڑا ہڈیاں لگی ہیں سینے
عظم الجبہ۔ اور دونوں فک اعلیٰ۔ اور دونوں عظم الالف۔ اور دونوں عظم دثمی۔ اور دونوں عظم مشاشی
اور عظم دثمی۔ اور عظم دثیرہ۔ اور عظم مصفاة۔ اور دو عظم حنک۔ تیسری تجویف فم ہو یہ تجویف اور
تجویف حلق متحد ہو گئی ہیں اور اسی میں دانت لگے ہیں بیان اسنان یہ بھی داخل عظام ہیں
اور ایک حصہ دانتوں کا جو کھلا ہوا ہو اس پر ایک جو ہر جسکو مینا کہتے ہیں مڑھا ہو اور فک اعلیٰ اور فک
اسفل میں ترتیب کے ساتھ جڑے ہیں اور شخص بالغ میں ۳۲ دانت ہوتے ہیں ۱۶ نیچے کی طرف
۱۶ اوپر کی طرف اور ہر دانت کے تین حصے ہوتے ہیں ایک حصہ کھلا ہوا جس پر مینا لگا ہوا اور ایک
وسط کا حصہ جو مسوڑوں میں چھپا رہتا ہو اور ایک جڑ جو فبت میں مخفی رہتی ہو اور دانت کے اندر
ایک تجوت ہو جس میں لب رہتا ہو اور اسی کے ثقبہ کی راہ سے عصاب اور عروق ان میں لگے رہتے ہیں
اور لہذا تک ان کے سر سے واصل ہوتے ہیں اسی سے دانت کو تغذیہ پہونچتا ہو اور احساس درد کا ہوتا ہو
اور ہوا زل کا انصبا ہوتا ہو اور دانتوں کی چار قسمیں ہیں ایک قواطع کہ یہ آٹھ ہیں چار فک اعلیٰ
میں اور چار فک اسفل میں لگے ہیں بمقام مقدم فم کے اور انکی ایک ایک جڑ ہوتی ہو اور سو نیچے کو
مائل ہوتی ہو بطور اریب کے دوسری قسم ذات الزلقہ ہو انھیں کو انیاب کہتے ہیں اور یہ چار میں
دو اوپر کی جانب ہیں و یسار قواطع کے اور دو نیچے کی جانب ہیں و یسار قواطع زیرین ہیں اور
ذات الزلقہ تین آٹھ ہیں کہ ہر طرف دو دو ذات الزلقہ تین اوپر نیچے ذات الزلقہ کے پاس
ہوتے ہیں اور بارہ ڈاڑھیں ہیں چھ داسنے طرف اور چھ بائیں طرف ان میں تین نیچے کی جانب اور
تین اوپر کی جانب اور ان کے سر مخزین ہوتے ہیں اور انکو طوا حین بھی کہتے ہیں اور سب کے پیچھے
ہڈیوں کے ایک ایک ڈاڑھ نکلتی ہو اور اسکو اسنان الحکم کہتے ہیں یہ دانت سب سے پختہ تر ہوتے ہیں

اضلاع یعنی پسلیان چوڑے ہیں اور صورت انکی ہلالی ہو اور فقرات صلب سے بجانب صدر میں وسیع
مائل ہو کر بذریعہ غضاريف کے عظم قفس سے متصل ہوتی ہیں اور انھیں غضاريف کو شرايفت
تصویر نمبر



کہتے ہیں اور انکی دو قسمیں ہیں ایک اضلاع حقیقی جنکے غضاريف عظم قفس سے ملے ہیں دوسرے اضلاع
کاؤبہ جو عظم قفس سے نہیں ملے ہیں اور عظم قفس ایک استخوان مسطح مستطیل منقسم صدر میں درمیان
اضلاع حقیقیہ یعنی دسار یہ کے واقع ہو اور اسکے کنارہ اسفل میں ایک غضروف بجا ذات فرمعدہ کے ہو
اسکے غضروف سیغی کہتے ہیں اور قطن کے پانچ فقرے ہیں اور فردک یعنی چوترا میں چار ہڈیاں ہیں دو ہڈیاں
لاہم لہا میں یعنی انکا کچھ نام نہیں ہے یہ دونوں ہڈیاں مختلف الاضلاع دونوں کفار کہتے ہیں

موضوع ہن اور تیسری عظم البخر چوٹی عظم عصص اور اجاط سے ان چاروں ہڈیوں کے وہ تجویف پیدا ہوتی ہے جسکے اندر اعضاء تناسل اور شانہ اور می مستقیم واقع ہے اور وہ دونوں ہڈیاں جنکا نام نہیں ہوتی تین جڑوں پر منقسم ہن عظم الحرقہ جو فوق کی جانب ہے اور عظم عجب جو تحت کی جانب واقع ہے اور عظم مانہ جو جانب قدام ہے اور انہیں بھی مشارف اور زوائد اور حفر ہن اور یہ تینوں جڑوں اطفال میں ملوہ ملوہ ہڈیاں ہوتی ہن جب سن بڑھتا ہے تب یہ ہڈیاں ایک ہڈی ہو جاتی ہن اور عظم الخمر مثلثی شکل ہے اور عظم عصص کے کسی میں دو جڑ کسی میں تین جڑ کسی میں چار جڑ مثلث مثلثات مختلف الاضلاع کے ہوتے ہن جب آدمی کی عمر میں برس کی ہوتی ہے تب یہ اجزا متحد ہو جاتے ہن اور عظم واحد بن جاتے ہن اور فہماے عظم عجز پر یہ ہڈی موضوع ہے بیان حصہ سوم ٹھٹھری کا



تصویر نمبر ۵

فقہ قطنہ ۱
وجہ مقدم عجز ۲
عصص ۳
حرقہ ۴
عظم یانی ۵

یعنی اطراف کا اطراف کی دو قسمیں ہن ایک طرف اعلیٰ دوسری طرف اسفل پس طرفین اعلیین متعلق ہن یمین و یسار اعلیٰ صدر سے اور ہر ایک طرف مشتمل ہے عظم ام منکب اور عظم عضد اور عظمی الساعد اور رمنع اور عظام نیز پر پس منکب مشتمل ہے دو ہڈیوں پر ایک ترقوہ یعنی ہنسل کی ہڈی دوسری کتف یعنی شانہ اور یہ دونوں ملی ہن راس فوقانی

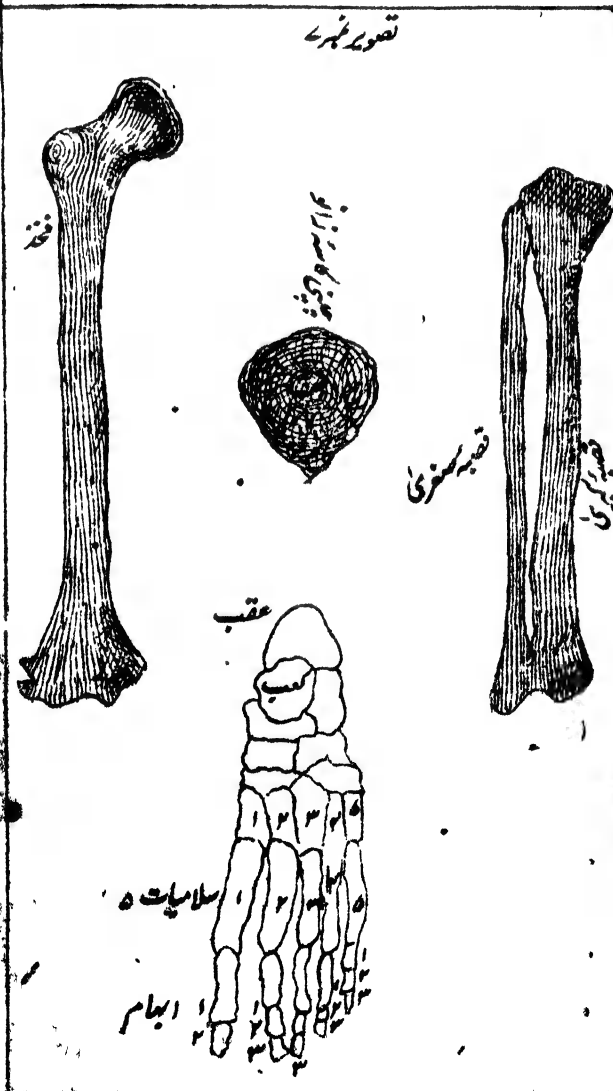
عظم عضد پر اس ملحق کو قلة الکتف کہتے ہن ترقوہ استخوان طویل مستدیر منحنی اعلیٰ جانب صدر پر بطور اریب کے موضوع ہے اور اسی کے توسط سے عظم کتف اور عظم عضد صدر سے ملی ہن اور اس سے چند عضلات نابیت ہوئے ہن جو حرکات شانہ کے معین ہوتے ہن اسیدو اسطے جلا حیوانات جنکے قوانم مقدمہ ہاتھوں کا کام دیتے ہن انہیں یہ ہڈی ضرور ہوتی ہے جیسے بندر اور ریچھ اور چوہا اور چھوٹا اور سنجاہ اور سیہی ان سب کے ترقوہ کی ہڈی ہوتی ہے اور عظم الکتف شکل مثلث اعلیٰ جانب پشت پر موضوع ہے یمین بھی مشارف اور زوائد اور مقورات ہن اور عظم العضد ایک ہڈی اسطوانی بطور قصبہ کے ہے ایک طرف اسکی ملتقائے کتف اور ترقوہ سے متصل اور دوسرا سر عظم ساعد سے ملتا ہے یمین مشارف وغیرہ ہن اور ساعد کی دو ہڈیاں ہن ایک زندا اعلیٰ دوسری زندا اسفل چنانچہ زندا اسفل جانب انسی میں بمقابلہ خنصر کے ہے اور زندا اعلیٰ جانب دوشی میں بمقابلہ

رہا سوم

تصبیہ کبریٰ کے واقع ہو اور عظم روضہ ایک چھوٹی ہڈی صنوبری شکل درمیان طرف اسفل عظم فخذ اور طرف اعلیٰ تصبیہ کبریٰ کے ہو اور مفصل زانو کے جانب مقدم کی ساتر ہو اسکو کاسہ زانو کہتے ہیں اور قدم کی بھی ہڈیاں تین قسم کی ہیں عظام الرس عظام المشط عظام الاصابع قدم کے رسخ کی ہڈیاں مثل رسخ کف کے سات ہڈیوں پر مشتمل ہیں اور درمیان ساق اور مشط قدم کے موضوع ہیں اور جزو موخر از کاعقب یعنی ایڑی ہو اور رسخ قدم کی بھی دو حصین ہیں صفت اول میں عظم الکعب یعنی ٹخنہ ہو اور دوسری عظم العقب ہو اور دوسری صفت میں عظم زورتی دوسری عظم نروسی اور تین عظام سفینہ ہیں اور مشط قدم رسخ اور سلامیات کے درمیان میں ہو اور یہیں بھی پانچ ہڈیاں طویل مثل ہاتھ کے ہیں اور اصابع قدم بھی پانچ ہیں ابہام قدم میں دو چھوٹی ہڈیاں ہیں اور باقی اصابع میں تین تین ہڈیاں ہیں انکو بھی سلامیات کہتے ہیں اور مفصل ابہام بدو قدم میں بمقدار چھوٹی گھونگی کے عظام سمسمانی باقی جاتی ہیں

فائدہ عظام میں امراض مفصلہ ذیل لاحق ہوتے ہیں۔ فلعونی۔ تقیح۔ فالغرایہ۔ غلظت غیر طبعی۔ وقت غیب پڑنا۔ طبعی۔ لینت غیر طبعی۔ اعوجاج۔ تعقد۔ تباہ۔ اتحاد۔ انکسار۔ صدح۔ نتو۔ تفتیت۔ اور تعدید عظام میں کسی قدر اختلاف ہو بعض نے عظام سمسمانیہ حدت کر دیا ہو اسوہ سے کہ وہ اوتار ہیں بعضوں نے دانتوں کو کمال ڈالا ہو بایں وجہ کہ انکا جو ہر عظام کے جوہر سے مختلف ہو بہر کیف اکثر کا اتفاق اسپر ہو کہ ۲۴۶ ہڈیاں سیکل انسانی میں ہیں فصل دوم در بیان رباطات و عضلات رباطات ان اجسام کو کہتے ہیں جنسے ہڈیاں مربوط ہیں اور رباطات اطراف عظام متحرک سے چپٹے ہیں جرم انکا غشائی

رسم السوم

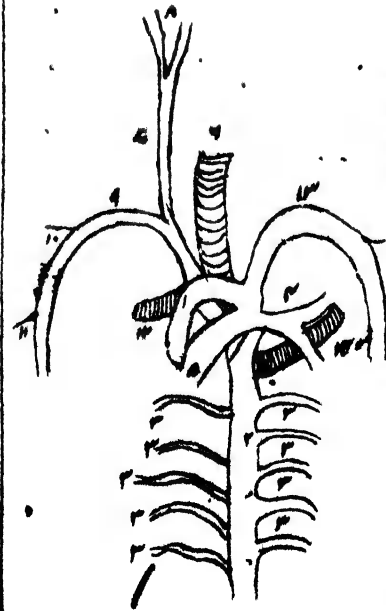


نہایت مستحکم اور لدن ہو اور رباطات کی دو قسمیں ہیں ایک رباط قطعہ دوسری رباط شادہ رباطات قطعہ شدہ
اطراف عظام متحرکہ کا کرتے ہیں تاکہ ایک استخوان دوسری استخوان سے رگڑ نہ کھسکے اور رطوبت و سمیم
مفاصل سے نکل نہ جاوے اور رباطات شادہ طرف نشی اور طرف وحشی عظام پر لگے رہتے ہیں تاکہ
اطراف عظام متحرکہ کے مشدد و دور مستحکم رہیں چنانچہ فکین اور مفاصل اور اضلاع اور وری اور کتف
اور عضلہ اور مرفق وغیرہ کے رباطات کی تفصیل اور نام اور مقامات اور کام اور منافع سب مخطولات
میں مرقوم ہیں اور عضلات اجسام لینی لحمی الجسد میں انکے تین حصہ کیے ہیں ایک رؤس یعنی انکاسر
دوسرے اذنیاب یعنی انکافنتی تیسرے تن یعنی انکابیچ کا حصہ چنانچہ رؤس عضلات اور ذنوب
عضلات ہڈیوں کے ساتھ چپے ہیں بوصل مستحکم اور جہان را اس عضلہ چپٹا ہو اُس مقام کو منبت
عضلہ اور جہان ذنب عضلہ ہو اُس مقام کو موصل کہتے ہیں اور حرکت اور ریاضت سے تین عضلہ میں
فریبی اور قوت اور تازگی آتی ہو اسید واسطے ڈنڈ بگڑا اور مشی اور لیزم بلانا اور سواری سپ وغیرہ
ریاضات مفید ہیں اور اسید واسطے عضلات کھارون اور سقون وغیرہ کے مضبوط ہوتے ہیں
اور عضلات مرکب ہیں لیفات لحمیہ سے جنہیں قوت جس اور قوت تقلص اور ارتزاز کی ہو اور عضلہ
کے دونوں کناروں پر لیفات پلید رنگ کے ہوتے ہیں جن میں نہ قوت جس نہ قوت تقلص اور ارتزاز و تقلص
کی ہو اور عضلات کے نام مختلف اور وجہ تسمیہ بھی مختلف ہیں بعض کا نام برعایت موضع و عمل کے ہے جیسے
عضلہ صدریہ یا عضلہ لسانیہ اور بعض کا نام برعایت صورت و شکل کے ہے مثلاً عضلہ منشاریہ
یا عضلہ مخروطیہ اور بعض کا نام بلحاظ منبت اور موصل کے ہے جیسے قصبہ ترقویہ جلیہ اور بعض کا نام
باعتبار غرض و غایت کے ہے جیسے عضلہ قابضہ عضلہ باسطہ عضلہ خافضہ عضلہ رافعہ اور بعض کا نام
بلحاظ مادہ اور ترتیب لیفات کے ہوتا ہے جیسے تمام لیفات عضلہ کے ایک ہی طرف کو مائل ہوں
تو انکو عضلہ بسیطہ کہتے ہیں اور اگر ریشے اسکے جہات مختلف کی طرف پھیلے ہوں جس طرح مرکزہ اور پستے
خطوط محیط کی جانب جاتے ہیں تو انکو عضلہ شعاعیہ کہتے ہیں جب چند عضلات ہلکا ایک کام کریں
تو انکو عضلات متجانسات کہتے ہیں اور جو انھیں افعال متضادہ یکدیگر سرزد ہوں تو انکو متجانسات
کہتے ہیں عضلات کے خلال میں بہت شرائین اور اوردہ اور عراق ماضہ اور اعصاب داخل
ہوتے ہیں اور یہ آلات حرکت ہیں اور اکثر عضلات زوج مخلوق ہوئے ہیں اس طرح ہر کہ ایک
جانب میں دوسرا جانب سے ہوا اور عضلات مجملہ الار عضلات جفن اور عضلات عین اور
عضلات الف اور غم اور اذن اور ظہن اور مری اور مجرہ اور بطن وغیرہ تفصیل و سادہ و محال

یعنی جوف ہین اگر حسب قدر قلب سے دور ہوتی جاتی ہین اسی قدر تنگ ہوتی جاتی ہین اسی واسطے اسکے شعبہ جو بکثرت ہین اپنی جڑ کے مقام پر وسیع ہوتے ہین پھر بہ نسبت جڑ کے ضیق ہوتے چلتے ہین اسی واسطے اصول ہین جریان خون کا بکثرت سر یہ ہوتا ہے اور شعبہ ہین بکثرت بطنی اور شریان ہین یہ بطن امین قلب سے ثابت ہوتی ہین اور طلی یعنی ابھر بطن ایسر قلب سے ثابت ہے گویا بدن انسان ہین فقط دو شریان ہین باقی شریان سب اسکے شعبہ ہین اور جس جگہ شریان ہین ہوتی ہین کہیں انکی منتہیات اور وہ کی منتہیات یا غیبت سے ملی ہین اور کہیں انکی منتہیات منقلب ہو گئی ہین ساتھ عروق راسخہ کے اور کہیں منتہی ایک شریان کا دوسری شریان کی منتہی سے مل گیا ہے اور انھیں کو ثلثا ثم کہتے ہین اور شریان ہین طباقون سے ہنی ہین طبقہ خارجہ متخلل ہے اور طبقہ اوسط عضلیہ ہے اور طبقہ داخلی چکنا ہے اور قوت عضلیہ یعنی تقلص کی قوت شریان اکبر ہین کم ہے اس واسطے کہ اسکو قلب سے قریب ہے اور قلب کی قوت ترزین خون کو کافی ہے اور لدنیت زیادہ ہے تاکہ خون کا صدمہ نہ پہنچے یا اتفاقاً صدمہ قطع کا اس شریان پر آجاوے تو منہ شریان کا بسبب قوت لدنیت کے ضیق ہو جاوے بخلاف شریان صغیرہ کے کہ انہیں ضرورت ایصال خون کی وجہ سے قوت عضلیہ زیادہ ہے انہیں بسبب فاصلہ کے قلب سے قوت ترزین کی کم پہنچتی ہے اور قوت لدنیت انہیں کم ہے کیونکہ بیان ضرورت لدنت کی زیادہ نہیں ہے اور جرم شریان کو اور شریان صغیرہ غذا پہنچاتی ہین انکو عروق العروق کہتے ہین اور منفعت شریان کی یہ ہے کہ تمام اعضا کو تغذیہ کے واسطے

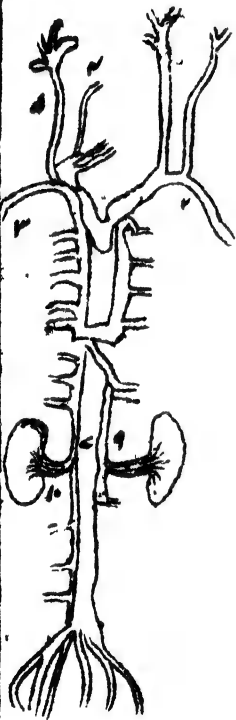
نہایت

تصویر شریان ہین بقلم قلب یہ تصویر نمبر ۱	خون پہنچا دین اور تولید حرارت اور رطوبات
۱ قوس اور طلی	متقابلہ اور حفظ حرارت غریزی کا کریں
۲ اور طلی صدری	
۳ شریان ہین الاصلاح	اور طلی بطن ایسر قلب سے ثابت ہو کر اوپر
۴ شریان ریوی ایسر	کی جانب متصاعد ہو کر اوپر پیرا بطنی ہو کر فترات
۵ شریان ریوی امین	صلب کی طرف مائل ہو کر بطریق بائیں ثقبہ
۶ قصبہ ریہ	منفلی دیا فرخا کے جون ہفل ہین متحد ہوتی ہے
۷ سبائی امین	پھر ہوا زات جانب چپ فترات سے قوت ہفل
۸ سبائی قلا ہو باطنی	قطن پر پہنچ کر اسکے دو شعبے ہوئے ہین جنکو
۹ شریان تحت تر قوہ امین	شریانین حریفین کہتے ہین اور اور طلی جب
۱۰ شریان البطنی	متصاعد ہو کر باطنی ہوتی ہے وہاں صورت قوسی
۱۱ شریان عضدی	اس مسودہ ہبوط سے نمایان ہوتی ہے
۱۲ شعبہ قصبہ ریہ	
۱۳ شریان تحت تر قوہ ایسر	
۱۴ شعبہ قصبہ ریہ ایسر	



کہ اسکو قوس اور طی کہتے ہیں بیان سے تین شعبے شریان کے نکلے ہیں جو سر اور عنق اور بدن کو خون پہنچاتے ہیں اسی طرح شریانیں فشب ہو کر جا بجا تمام بدن میں پھیلی ہیں ایک تنو پچا پنش شعبے شریانوں کے ہیں جنکے اسار اور وظائف اور مقامات کتب مطولہ میں موجود ہیں بغیر سائنہ کے کتاب سے بخوبی سمجھ میں نہیں آسکتے ہیں بیان آوردہ۔ آوردہ بھی انابیب غشائیہ میں مگر انہیں جندگی نہیں ہوتی ہو اور نسبت آوردہ کا مہمات شریانیں ہو بواسطہ ثلاثہ کے اور مہمات انکا از بین قلب ہیں اور انکے بھی شعب اور شعبیات ہوتے ہیں اور اصول انکے بھی وسیع ہوتے ہیں بسبب شعب کے اور اکثر مواضع آوردہ کے

تصویر نمبر



تصویر آوردہ جنع عنق

۱ ورید اجوف علوی

۲ ورید ایسر

۳ ورید ایمن

۴ دواجی باطنی

۵ دواجی ظاہر

۶ ورید بین الاضلاع

۷ ورید اجوف سفلی

۸ المنوی الایسر

۹ المنوی الایمن

۱۰

کہتے ہیں یہ موازات ابہام سے عمدہ صورت ضامات آوردہ



۱ نداد کبریا

۲ نداد کبریا

۳ نداد کبریا

۴ نداد کبریا

۵ نداد کبریا

۶ نداد کبریا

۷ نداد کبریا

۸ نداد کبریا

۹ نداد کبریا

۱۰ نداد کبریا

وہی ہیں جو شریانیں کے ہیں لیکن

شرائین غائر ہوتی ہیں یعنی داخل میں

ہوتی ہیں اور آوردہ ظاہر ہوتی ہیں اور

انکے جرم میں بھی تین طبقے ہیں مشل

شرائین کے مگر انکے طبقات رقیق اور

شقات ہوتے ہیں اور انکے اندر زوائد

غشائیہ ہلالیہ ہوتے ہیں جنکے بسبب سے

خون رجعت قمری نہیں کر سکتا ہو اور

خون کوٹ کر اذن یعنی قلب میں جاتا ہو

اور ورید اجوف اعلیٰ اذن یعنی قلب میں

فتقی ہوتی ہو اور مفصل مرفق پر تین

وریدیں ہیں ایک قیفال کبیر جسکو سر رو

کہتے ہیں یہ موازات ابہام سے عمدہ

ہوتی ہو دوسری باسلیق یعنی شہرگ

تیسری کمل یعنی ہفت اندام ہیں قیفال کبیر

طرف اعلیٰ ساعد عمدہ ہوتی ہو اور باسلیق

طرف انسی میں شریان عضدی پر عمدہ ہو

اور اکل وسط ساعد میں ہو اور اسکے دو

شعبے ہوتے ہیں ایک کا نام کمل قیفال

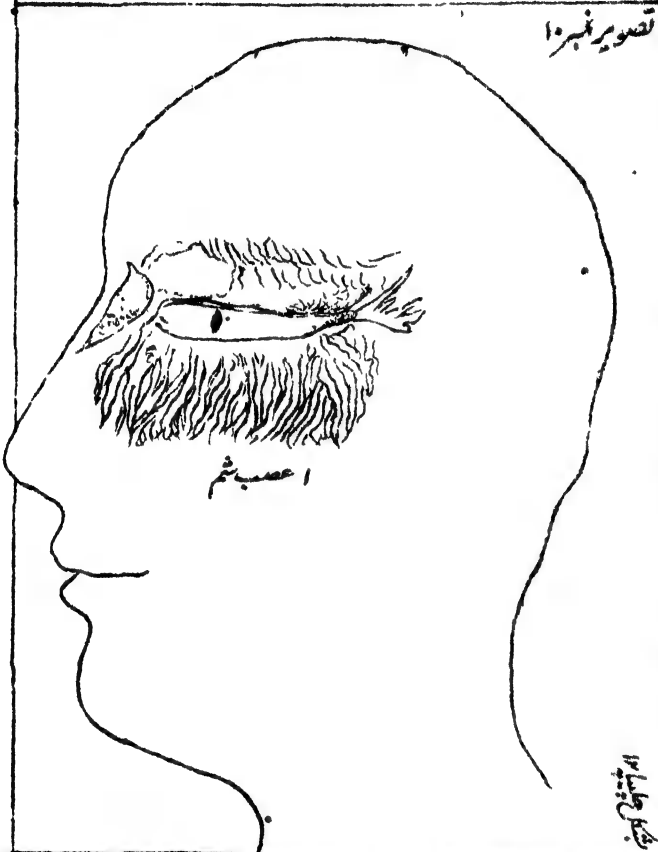
۱

الکبر

۱

دوسری کا نام اکل باسلیقی ان رگوں کی فصد کھولی جاتی ہے پھر یہ تینوں آوردہ مفصل مرفق پر ایک ہو گئی ہیں وہاں پر اسکا نام ورید العنید ہے پھر بطن سے مرور کر کے عظم الکلف اور ورید صدری سے صدر کا خون لیتی ہوئی دو جین سے لگتی ہے اور خون جدا اول دماغ اور غشاوریہ اور حجاب قلب اور دیا فرخا وغیرہ لایکرا در آورد عروق سے متحد ہو کر اجوف اعلیٰ بنتی ہے یعنی باطن ہے اسطرح اجوف اسفل گویا جمیع آوردہ اسفل کی جڑ ہے اور ورید الباب ایک بڑی ورید ہے کہ اُسکے شعبے کبد میں پھیلے ہیں یہ اشار بطن سے خون لیکر کبد میں پہونچتی ہے اور آوردہ کے خون میں جندگی نہیں ہوتی ہے اسوجہ سے کہ جب طرب امین قلب کے منقبض ہوتی ہے تو اس میں خون بطور تریق کے جاری ہوتا ہے اور جب اسکو انبساط ہوتا ہے تو یہ خون کو جو آوردہ میں ہے بطریق جذب کے کھینچتا ہے لہذا اس میں دفن نہیں ہوتا ہے باقی مفصل مطلولات میں ہے بیان عروق ماصتہ یعنی جذا بہ یہ رگین نہایت باریک اور دقیق اور لطیف ہیں رطوبت مائہ کو ہر جزو سے اجزاء بدن کے اور بھی کیلوں کو امعا سے کھینچ کر مجرای صدری میں پہونچاتی ہیں اور بھی بعض اشیاء خارجی جو بدن سے تماس ہو وین انکو داخل میں پہونچاتی ہیں عروق ماصتہ کی دو قسمیں ہیں ایک عروق لبنیہ دوسری عروق مائہ عروق لبنیہ امعا میں اور جہ اول امعا میں ہوتی ہیں اور صورت انکی شاخ درخت کی طرح ہے کہ اقطار انکی فتنی پر زیادہ ہوتی ہیں یہ عروق بھی ہر جزو بدن میں ہوتی ہیں سو اسے دماغ اور نخاع اور کرہ عین اور شیمیہ کے اور غدو مائہ میں داخل ہو کر خارج ہوتی ہیں اور عروق مائہ ہر جزو میں اجزاء بدن کے موجود ہیں مشاہدہ میں نہیں آتی ہیں لیکن امتحانات متعدد سے وجود انکا ثابت ہے اور سر میں اور گردن میں اور دونوں اطراف اعلیٰ اور دونوں اطراف اسفل اور احشام اور بطن اور صدر وغیرہ اعضا میں ہوتی ہیں پس عروق لبنیہ کیلوں کو امعا سے کھینچتی ہیں اور عروق مائہ تجویفات کے بخارات کو اور بھی جو ہر متماخل میں سے مائیت کو جذب کرتی ہیں اسوجہ سے پارہ جب جلد میں ملا جاوے تو بدن میں جذب ہوتا ہے یا مالش یا ضما و وغیرہ بدن پر کیا جاوے تو اُسکے جزو نوثر کو بھی عروق کھینچ کر بدن میں داخل کر دیتی ہیں اور یہی عروق پانی کو جو تجویفات میں مقدار مناسب سے زائد پیدا ہوتا ہے جذب کر کے دفع کوئی ہیں اور جب ان عروق کے ذریعہ سے کیلوں خون میں ملکر ورید ترقوی میں پہونچتا ہے اس وقت کیلوں کے رنگ میں تبدیلی واقع ہوتی ہے یعنی سپیدیج سے مائل بسرخی ہو جاتا ہے اور جب قلب میں پہونچتا ہے تو اس وقت خون خالص ہو جاتا ہے اور انہیں عروق کے سبب سے بدل مائل و قح ہوتا ہے فصل چہارم اعصاب کے بیان میں۔ اعصاب یعنی پٹھے بطور لمبی لمبی رگیوں کے

سپید رنگ کے ریشون سے لیفات کے اور ایک جو ہر ملائم سے جو قوت جس کا معین ہو مرکب ہوتے ہیں اور
اغشہ دماغ نہایت باریک و رقیق آپرٹھی ہوتی ہیں انکو غدا الاعصاب کہتے ہیں غمد کے معنی میان تلوار
کے ہیں جس طرح تلوار میان میں مدہتی ہو ویسے ہی یہ اعصاب ان اغشہ کے غلاف میں رہتے ہیں اور
اعصاب کی دو قسمیں ہیں ایک اعصاب جس میں دوسری اعصاب حرکت اور کل اعصاب ۳۹ زوج ہیں
از بخار نوزوج اعصاب کے دماغ سے ثابت ہوئے ہیں اور تیس زوج نخاع سے ثابت ہوئے ہیں ایک



عصب ششم ہو کہ بیچ تخیل سے ایک کنگہ
جانب مقدم اگر پھیلا ہو اسکو متحدہ میں نے
مشابہ بجلہ شدی کہا ہو پھر عظم جہہ اور
عظم تدی کے قریب مسطح ہو گیا ہو اور
اسی میں سے شعبات نکل کر غشاء انف تک
آئے ہیں جسکی وجہ سے اور اک شمولات کا
ہوتا ہو اس میں جب فساد آتا ہو قوت ششم
میں بھی فساد آتا ہو۔ تصویر نمبر ۲۔
دوسرے عصب البصر کا شعبہ جانب راست
سے ناشی ہو کر جانب چپ کو گیا ہو اور جانب
چپ سے ناشی ہو کر جانب راست کو گیا ہو اور
دونوں شعبوں کو باہم تقاطع ہو کر تقاطع صلیبی
ہو گیا ہو وہی مقام تقاطع مجمع النور ہو اور
مجمع النور سے نکل کر دماغ میں ملے ہیں کہ
وہ انکا فشاں ہو یا بن صورت تصویر نمبر ۱
تیسرا عصب محرک العین یہ دماغ کی
دونوں ساقوں سے نکل کر غشاء صلب کو
پھاڑتا ہوا جھومے نکل کر عضلات عین میں
پیوست ہوا ہو تاکہ انکو حرکت دیوے
چوتھا عصب ڈیہ ہو اسکو عصب سفافی

تسا لشموم



بھی کہتے ہیں یہ ایک چھوٹا سا عصب ہے کہ عصب ثالث کے ساتھ نکل کر عضلہ چشم میں نافذ ہوا ہے مقلد کو حرکت دوری ہی کی وجہ سے ہوتی ہے پانچواں عصب ثلاثی ہے یہ عصب مقدم دماغ کی دونوں ساقوں سے ثابت ہو کر داخل حجابہ میں اسکے تین شعبے ہو جاتے ہیں ایک شعبہ بصریہ دوسرا کلیہ علیا تیسرا کلیہ سفلی پھر ان تینوں شعبوں کے بہت سے شعبے اور شعبیات ہو جاتے ہیں کہ وہ ناک میں اور زبان وغیرہ میں پھیلتے ہیں اسی کے مادے ہونے سے درد عصاب پیدا ہوتا ہے اور اسی کے شعبوں کے ذریعہ سے دانتوں میں اور زیر زبان قوت حس پہنچتی ہے اور تلخ اور شیرین میں امتیاز حاصل ہوتا ہے چھٹا عصب مبعث ہے یہ پٹھہ مقودہ دماغ سے ثابت ہو کر مقدم کی طرف آتا ہے اور زوج خامس اور ثالث اور رابع کے ساتھ مل کر عضلات چشم میں داخل ہوتا ہے ساقوں عصب سمع ہے کہ اسکو عصب وحی کہتے ہیں یہ پٹھہ تمام عضلات چہرہ کا محرک ہے اور عصب سمعی سے اسکے شعبے ملے ہیں اور بہت سے شعبے اسی کے چہرہ اور غنقی میں گئے ہیں اور چھٹا اور ساقوں زوج گویا و شاخ اور ایک اصل ہیں اور اسی کی ایک شاخ متعارفین پر پہنچ کر شعبیات اسکے عضلات چہرہ میں منبسط ہوئے ہیں اسی میں فتور پڑنے سے عارضہ لقوہ کا ہوتا ہے اور آنکھ بند نہیں ہو سکتی ہے دوسرا جزو لیتن ہے جس کے ریشے رطوبات حفرائے گوش میں تیرے رہتے ہیں صورت سے جو متوج ہو امین آتا ہے اور اس متوج سے رطوبات گوش کو متوج ہوتا ہے اس متوج کی حرکت بذریعہ ان ریشوں کے دماغ میں پہنچ کر ادراک اصوات ہوتا ہے آٹھواں زوج عصب وہ ہے کہ موضع اتصال عظم موخر دماغ اور عظم مجری سے نکل کر غنقی شعبے ہو کر ایک شعبہ زبان میں پھیلا ہے دوسرا شعبہ سینہ میں دل اور ریه پر پھیل کر تمام احشایں مشعب و منشعب ہوا ہے تیسرا شعبہ عضلات عنق اور ظہر میں مشعب اور منشعب ہوا ہے نوآن عصب اللسان ہے یہ پٹھہ راس الخناع سے ثابت ہو کر عضلات زبان میں پہنچ کر مشعب ہوا ہے اور غشاء مخاطی بلعوم اور لہات اور لوزتین کو افادہ جس کا دیتا ہے۔ غرض کہ یہ نوا عصاب اعصاب حیس ہیں کہ بخلاف انکے تین پٹھے یعنی عصب ششم و عصب ہفتم و عصب محرک العین دماغ سے ثابت ہوئے ہیں اور د پٹھے یعنی عصب اذہ کہ اسے عصب بکری بھی کہتے ہیں اور عصب ثلاثی دماغ سے ثابت ہوئے ہیں اور تین پٹھے یعنی عصب سمع اور عصب ممتاز اور عصب لسان راس الخناع سے ثابت ہوئے ہیں و حقیقت نسبت سب کا دماغ ہے۔ اور اعصاب تناع یعنی وہ پٹھے جو تناع سے ثابت ہو کر مہرے پشت کے دونوں طرف کے سوراخوں سے نکلتے ہیں انکی چار قسمیں ہیں۔ ایک غنقیہ۔ دوسری صلیبیہ۔ تیسری قطنیہ۔ چوتھی غنقیہ۔ پس عضلات غنقیہ آٹھ زوج ہیں زوج اول کو عضبان قعدویان کہتے ہیں یہ دونوں پٹھے مبداء الخناع سے نکلتے ہیں اور قعدویہ اور گردنی پر پہنچ کر مشعب ہوئے ہیں اور زوج ثانی مشعب ہو کر کانوں کی طرف آیا ہے۔

اور زوج ثالث مشعب ہو کر عظم الکلف اور عضلات صدر کی طرف آیا ہو اور پردہ دیا فرخا تک پہنچا ہو اور زوج رابع سے دیا فرخا کے اعصاب بنتے ہیں اور زوج رابع اور خامس اور سادس اور سابع اور ثامن لکر گردن اور داخل مجبہ میں پہنچ کر پھر خارج سے اور ترقوہ اور حجاب قلب اور دیا فرخا میں ملے ہیں اور دونوں ہاتھوں میں آئے ہیں۔ اور اعصاب صلب یعنی پیٹھ کے پٹھے بارہ زوج ہیں اور یہ اعصاب پشت کے عضلات اور پسلیوں کے عضلات اور صدر کے عضلات اور مرفق کے عضلات اور دیا فرخا کے عضلات میں نافذ اور منتشر ہوئے ہیں۔ اور اعصاب قطن پانچ زوج ہیں کہ عضلات قطن اور اسکی جلد اور جلد مرق اور صفین اور نشین اور رحم اور دیا فرخا اور ساق تک گئے ہیں اور اعصاب مجز پانچ زوج ہیں کہ منتہائے نخاع سے نابت ہو کر ذرک اور مثانہ اور آلات تناسل اور ساق اور کعب اور قدم وغیرہ تک پھیلے ہیں۔ ایک اور عصب حساس کبیر ہو کہ جبکو عصب سمیا تو می کہتے ہیں سمیا تیا لفظ یونانی ہو اسکے معنی شرکت فی الاحساس کے ہیں پس یہ پچھلے اعضاء بعیدہ کے واسطے مشارک فی الاحساس ہو اس واسطے اسکا نام عصب سمیا تو می رکھا گیا یہ پٹھ داخل تجو لیف جمجمہ سے نابت ہوا ہو اور وہ ان سے نکل کر فقرات گردن اور پشت اور قطن اور عجز کی جانب آکر شعبیات اعصاب نخاعیہ سے ملا ہو اسی طرح ہر کہ متقی کے مقام پر ایک چھوٹی سی گرہ بگلی ہو اور اسکی فروغ گردن اور قلب اور سینہ اور شرا سیف اور معدہ اور طحال اور ماسار یقا وغیرہ تمام اعضاء بدن میں پھیلی ہیں تمام اعصاب کے شعبون اور شعبیات کے نام اور مقام اور انکی وضع اور کام اور محل تفریع وغیرہ میں تطویل تھی اور بغیر اسکلین یعنی قالب تشریح یا بغیر میپ یعنی نقشہ تصویر یا چاک کرنے لاش کے تقسیم و شوا رہی لہذا اس سے تعرض نہ کیا گیا چونکہ بیان آلات جس کا ذکر ہوا ہو پس کیفیت احساس کا بھی بیان اسی موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہو فصل پنجم بیان میں کیفیت احساس کے واضح ہو کہ حواس ظاہری کہ جنکے ذریعہ سے حواس باطنی اور اک اشیاء خارجیہ کا کرتے ہیں پانچ ہیں۔ اعضاء لمس۔ اعضاء شم۔ اعضاء ذوق۔ اعضاء سمع۔ اعضاء بصر۔ بیان لمس۔ قوت لمس کا تعلق جلد سے ہو اور جلد کے چار طبقے ہیں۔ ایک بشرہ کہ اسکو جلد بھی کہتے ہیں۔ دوسرا فیج یعنی شبکیہ بلغمیہ تیسرا جلد حقیقی اومہ چوتھا غشاء شحمی۔ پس اومہ ایک موئی جھلی لدن الجو ہر شبکہ بلغمیہ اور غشاء شحمی کے درمیان میں موضوع ہو اور یہی آلہ جس کی ہو اور اس میں بہت سے سوراخ ہیں اور تمام بدن کی سائر ہو اور لیفات اور عروق اور اعصاب سے مرکب ہو اور اسکی سطح خارجیہ پر شبکہ بلغمیہ بچھا ہوا ہو اور اس میں زغبات یعنی روئین ہیں کہ وہ فتھا اعصاب میں گئے ہیں وہ

نہایت شدید لہرین ہیں اور بشرہ کہ اسکو جلد کا ذب بھی کہتے ہیں ایک باریک اور لطیف جھلی ہے جس میں جنس نہیں مگر تمام سطح بدن خارجی پر مٹھی ہو رہی ہیں اور بال اور عروق اسکو چھاڑ کر نکلتے ہیں اور سطح خارجی انکی خشک اور سطح داخلی تر ہو اور اسی طرف داخلی میں زینبات مغل کی طرح ملاصق جلد حقیقی سے ہیں جو اسطرح شبکہ بلغمیہ کے اور یہ جھلی مختلف الغلط ہو مثلاً بمقام شفتین و زبان و خشفہ و عنق و فرج نہایت اترتی ہو اور پورے بدن میں اور منہ پر نہایت دقیق ہو اور کھدست و پا اور انڈی پر نہایت غلط ہو اور کبھی یہ جلد متعشر ہو کر بھوسی نہیں بدن سے نکلتی ہو اسکو تقشر جلد کہتے ہیں اور یہی جلد بھی بخن کی جڑ کے پاس اکھڑ جاتی ہے تو مشاہدہ میں آتی ہے اور شبکہ بلغمیہ بشرہ اور جلد حقیقی کے درمیان میں ہے اسی کے رنگ سے رنگ آدمیوں کا مختلف ہوتا ہے۔ اور پسینہ جو نکلتا ہے اسکی دو قسمیں ہیں ایک محسوس دو سرا غیر محسوس محسوس تو وہ ہے کہ جب افراط کے ساتھ بسبب ریاضت اور تعب گرمی وغیرہ کے نکلتا ہے اور غیر محسوس وہ ہے کہ ہمیشہ نکلتا رہتا ہے اسکی سبب سے سطح ظاہری بدن کی تازہ و شاداب رہتی ہے موسم سرما میں عرق غیر محسوس کا نکلنا بعض اجسام میں ایسا کم ہو جاتا ہے کہ بدن پر خشکی محسوس ہونے لگتی ہے اور بھوسی جلد کی اترتی ہے۔ اور ناخن اور بال کو اجزائے اضافیہ یعنی لمحات بشرہ سے قرار دیا ہے اسواسطے کہ بنا برجو ہری بشرہ اور بالوں اور ناخنوں کی ایک ہی ہے اور متعدد میں ناخنوں کو خیر اعصاب ہیں اور بالوں کو دخانیت اخلاط سے کہتے ہیں و اعلم عند الله اور صورت چاروں طبقات جلد کی اسطرح ہے

رسم



بیان بالوں کا اور بالوں کے نام بحسب مقام کے مختلف ہیں مثلاً سر کے بالوں کو فرج اور بھون کے بالوں کو حاجب اور پلاک کے بالوں کو ہڈ ب اور تھنوں کے اندر کے بالوں کو شعرا لاف اور کان کے بالوں کو غفرہ اور لب بالا کے بالوں کو بینی موچپوں کو شارک اور لب زیرین کے وسط کے بالوں کو غنقہ اور لب اسفل کے بالوں کو کچی اور کان کے قریب کے بالوں کو خدا را و بغل کے بالوں کو شعرا لاف علی هذا القیاس سب جگہ کے بالوں کے نام جدا گانہ ہیں بیان ذوق کا جس ذوق کا عضو خاص زبان ہو تادمہ زبان کا سمجھنے کی جانب عظم لامی سے ملا ہو بذریعہ عضلات کثیرہ کے اور سطح زیرین اسکی بذریعہ عضلتین قسبتین کے ایک اسفل سے ملی ہو اور ٹکڑوں اسکا بہت سے ٹکڑوں اور عظموں اور لیفات سے ہے اور ایک مصلاب

زوج نہم کے شعبین ہین اور زبان بذریعہ زغیاہ صلیبہ اور بشیرہ اور صواب یعنی لعاب دہین کی وجہ سے
ادراک شیرینی اور تخی اور ترشی وغیرہ مزون کا کرتی ہے اور جب آہین کوئی مادہ آجاتا ہے تو قوت ذائقہ
یا متعیر ہو جاتی ہے اور کیفیت پہونچنے ذائقہ کی مدد کہ تک وہی اعصاب ہین صورت زبان یہ ہو بیان



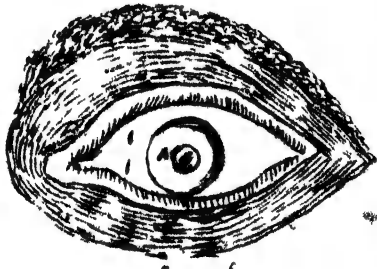
ششم کا۔ ناک مخصوص آلہ ششم ہے آہین عصب ششم اور زوج خامس کے
دو شعبے آئے ہین اور ایک دو قسمین ہین ایک انف خارجی دوسری
انف داخلی غشفت داخلی میں منجھ ہین اور بائیں غضروف اور جہ اول
عظم جہہ اور عظم مصفاة اور عظم دہری ہین اور ناک کی جڑ جہہ کی
ہڈی سے ملتی ہے اور دو پترہ بینی جو متحرک ہوتے ہین انکو خائبان
کہتے ہین اور آہین شہرائین اور آؤردہ اور غضروف اور
اعصاب ہین اگرچہ ناک آلہ ششم ہو مگر تنفس اور تکلم پر بھی مبین ہے
اور ذائقہ کے ادراک میں بھی اسکو دخل ہو بیان باصرہ
یعنی بینائی کا اسکا آلہ آنکھ ہے جو موضوع ہو مجھ ہین ہڈیوں میں

جہہ کے نیچے اور ناک کے اوپر اور آلہ بصر کے اجزائیں ہین دو قسموں پر ایک اجزائے خارجیہ دوسرے
داخلیہ اجزائے خارجیہ میں ایک حاجب یعنی بھوین ہین کہ وہ روشنی تیز اور زائد آفتاب کو آنکھ میں
اثر کرنے سے مانع ہین اور پسینہ جو پیشانی پر آوے اسکو آنکھ میں جانے نہیں دیتے ہین دوسرے حقیقتیں
یعنی پلکین جس سطح طبقہ لمعہ کو اپنی سطح داخلی سے محفوظ رکھتی ہین اور غضروف اور جلد کو اپنی سطح خارجی سے
محفوظ رکھتی ہین قیصرے غضروف دقیق جو مابین لمعہ اور سطح خارجی پلک کے ہوا اسکو غضروف الجفن
کہتے ہین اسی کے کنارہ پر بال پلکوں کے ہوتے ہین اور منفعت اسکی یہ ہے کہ آنکھوں کو سونے کی حالت
میں ڈھانکے رکھتا ہے تاکہ صدمہ ہوا اور گرد و غبار سے محفوظ رکھے اور خطوطا شعاعیہ آفتاب اور
روشنی جو خارج نوم ہونے آئے پاوے اور آب و تاب لمعہ کی ہر وقت قائم رہے اور آہین دوسرا
آنسوؤں کے نکلنے کے ہین نہایت باریک و نازک ہین ایک جانب انسی کے ایک جانب دہشی کے نہیں
غرب اور مدع کہتے ہین آؤدھ انگل کی مسافت پر دونوں سوراخ مل گئے ہین اسی سے کہیں دہشی
پیدا ہو کر بطور مجری کے ناک تک گئی ہے جو تحت غددہ دمیہ ہے بیضوی شکل جانب علی مجری کے متوجہ ہے
پانچو آن آتی یعنی گوشہ چشم ہے جس کے سبب سے آنسو و دونوں سوراخوں میں پلک کے جلتے ہین
ادھر ادھر نہیں بہنے پاتے ہین چھٹے ملی ہلالی ایک جھلی ہے جو موضوع ہے درمیان لحم ہین اور

مقلد یعنی کرہ چشم کے ساتویں طبقہ ہوتا ہے وہ ایک جھلی ہے شفاف آئینہ بہت سی باریک رگیں ہیں کنارہ
پلک سے منہ ہو کر سطح داخلی اور مقدم کرہ چشم پر محیط ہیں اور خوب مضبوطی کے ساتھ قرینہ سے
چسبی ہو اور جزو داخلی کو آنکھ کے مقلد یعنی کرہ چشم کہتے ہیں آئینہ پہلا طبقہ صلبیہ ہے یہ ایک جھلی ہے
صفیق نہایت مستحکم اور عضلات چشم سے چسبی ہوئی ہے جزو مقدم اسکا کالج کی طرح شفاف اور
بلند ہے اسکو قرینہ کہتے دوسرا ایک نرم جھلی ہے غیر مستوی جس میں متعدد رگیں ہیں اسکو طبقہ مشیمیہ
کہتے ہیں بذریعہ عروق کے منہ ہو کر اس سے ایک جزو ٹون پیدا ہوتا ہے ایسی سے آنکھ کا رنگ
سیاہ یا شہلا یا ارزق وغیرہ ہوتا ہے اور اسکو عنبیہ کہتے ہیں آئینہ قوت انقباض و انبساط ہے اسی کے
سبب سے پتلی کا ثقیہ جھکو انسان بعین کہتے ہیں شکرتا اور پھیلتا ہے تیسرا سطح موخر طبقہ مشیمیہ کو ایک
سیاہ رطوبت سائر ہوئی ہے جو تھے سطح داخلی طبقہ مشیمیہ میں چند خطوط سپید بصورت آ رہ کے
ذنانون کے ہیں انکو زوائد قرینہ کہتے ہیں پانچویں جو سیاہ رطوبت طبقہ مشیمیہ کی ہو اسکے نیچے ایک
سپید جھلی نرم جسمین بہت رگیں ہیں باقی جاتی ہے اسکو طبقہ شبکیہ کہتے ہیں اور بالذات آلہ بصارت
یہی ہے اور ان سب طبقات کے داخل میں رطوبت زجاجیہ اور رطوبت جلیدیہ اور رطوبت بیضیہ
بھری رہتی ہے چنانچہ رطوبت زجاجیہ ایک جسم مدور لیتن و شفاف مقرر طبقہ شبکیہ میں بھری ہے اور اسپر
ایک غشا رقیق مڑھی ہے جسکو طبقہ عنبکیہ کہتے ہیں اور رطوبت جلیدیہ ایک جسم منجمد مثل اوسلے کے ہے

رسالہ جسم

تصویر چشم چپ	نمبر ۱۳	اور مقدم رطوبت زجاجیہ کی
۱ جن پلک	حاجب بھون	موضوع ہے اسکو بھی ایک غشا محیط ہے
۲ اہاب		اور رطوبت بیضیہ ایک رقیق سیال رطوبت
۳ غضروف پلک		نہایت شفاف رطوبت جلیدیہ اور قرینہ
۴ ماق دزادیہ اسلہ		شفافہ کی فضا میں بھری ہے۔
۵ زادیہ وحشیہ		اب تھوڑا سا حال کیفیت بصر کا بیان
۶ لمحہ دمیہ		کیا جاتا ہے قوت بھر کا یہ کام ہے کہ اشیا جو
۷ انسان بعین ثقیہ بھر		خارج میں موجود ہیں انکو کمّا اور کیفّا اور اک کرے یعنی صورت شکل رنگ طول عرض
۸ مقلد		وغیرہ ہر محسوس کا دریافت کرے خاص آلہ بصر کا طبقہ شبکیہ یعنی منتی لیفات
۹ مدقہ		منہسطہ عصب زوج ثانی کا ہے اور روشنی اسکے ادراک کی معین ہے اگر روشنی
۱۰ حاجب		نہوے تو کچھ نہیں دیکھا جاسکتا ہے جب خطوط شعاعیہ آنکھ میں نافذ ہو کر



صورت ریاض کو طبقہ شبکیہ میں مقسم کرتے ہیں جس طرح فوٹو گراف کے شیشہ میں عکس مقسم ہوتا ہو پس
 اس وقت شعاع کہ ایک جو ہر دقیق ہو آفتاب سے یا اور کسی جسم مستقیم سے بصورت خطوط مستقیمہ کے
 نهایت سرعت کے ساتھ نکلتی ہو اور جو ہر تغزل میں جیسے کہ ہوائے جو ہو بسبیل انتقامت ہر کرکرتی ہو
 اور جب کسی جو ہر شکافت شفاف اور صلب ذی الحداب میں داخل ہوتی ہو جس طرح کانچ کا کرہ
 یا رطوبت جلید یہ چشم اس وقت یہ ذرات باہم متقارب اور مجتمع ہو کر بصورت نقطہ بن کر دوسری
 جانب سے نکلتے ہیں اسکو نقطہ محرق کہتے ہیں کیونکہ جب خطوط شعاعی جو ہر معنی گرم سے مثل آفتاب
 کے نکلتے ہیں تو اس نقطہ میں آگ کے برابر گرمی ہوتی ہو کہ دوسری چیز کو جلا دیتی ہو اسی ہنسہ پر
 مرایاے محرقہ یعنی آتشی شیشے بنائے جاتے ہیں جنکو آفتاب کے مقابل رکھیں تو ایک نقطہ روشنی کا
 پیدا ہوتا ہو کہ اس نقطہ کو بارود یا رونی وغیرہ کی محاذات میں رکھنے سے آگ لگ اٹھتی ہو غرض کہ
 جب یہ ذرات روشنی کے شبکیہ میں پڑتے ہیں تو اس میں سے نکل کر قرینہ پر آتے ہیں اور یہ طبقہ متحد
 اور شفاف اور صلب ہو اس جہت سے ذرات روشنی کے باہم متقارب اور مجتمع ہو کر رطوبت جلید
 اور ثقبہ عینیہ میں ہو کر جلید یہ میں آتے ہیں اور یہاں بالکل متقارب ہو کر جیسے آتشی شیشے کی
 دال دھوپ کے سبب سے پڑتی ہو اسی صورت کی دال شبکیہ میں پڑتی ہو تب اس دال میں
 عکس صورت اشیاء خارجیہ کا پڑتا ہو اسکو عصب بصیرہ کہ میں ہو پونچا ہوتا ہو پس اگر رطوبت جلید یہ
 قدر مناسب سے زیادہ متحد ہو جاتی ہو تو دال روشنی کی ٹھیک رطوبت جلید یہ پر نہیں پڑتی ہو
 بلکہ رطوبت جلید یہ کے قدام میں واقع ہوتی ہو اس وقت قریب کی چیز دکھائی دیتی ہو دور کی نہیں
 دکھائی دیتی ہو اور اگر انحداب اسکا قدر مناسب سے کم ہوتا ہو تو طبقہ شبکیہ سے آگے بڑھ کر دال
 روشنی کی پڑتی ہو تو دور کی چیز دکھائی دیتی ہو نزدیک کی نہیں دکھائی دیتی ہو اور عینیہ میں
 قوت انقباض و انبساط مخالف اندر رکھی ہوتی ہو شبکیہ پر مضبوط روشنی کی اسی کے جہت سے
 نہیں ہونے پاتی ہو اسی واسطے صورت شدید میں ثقبہ تنگ ہو جاتا ہو اور تاریکی میں پھیل جاتا ہو
 اسی وجہ سے انسان صورت شدید میں آنکھوں کو بھیچ کر دیکھتا ہو اور تاریکی میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھتا ہو
 بیان حسن شنوائی سماعت کا آلہ آذن بینی کان ہو اسکی دو قسمیں ہیں ایک آذن خارجی جو
 ظاہر میں دکھائی دیتا ہو اسکو صیوان کہتے ہیں دوسرا آذن داخلی جو مخفی ہو آذن خارجی ایک
 غضروف ہو یعنی شکل جلد عام سے مستور ہو جانب مقدم اسکا مقعر ہو اور جانب مؤخر محدب ہو اور
 اس میں چند مشارکات اور مقعرات ہیں اور اسی غضروف کے اسفل میں جھڑ یعنی بنا گوش یا گڈ یہ ہے

اور یہی غضروف کے وسط میں سورخ جبکہ فم ٹولب سمیع کہتے ہیں پایا جاتا ہے اور غشائے طبل پر یہ ٹولب سمیع فنتی ہوا ہے اور اس غضروف میں عضلات اور دبا طات لگے ہیں جنکی جہت سے انسان کا نون کو حرکت دے سکتا ہے بندر کی طرح ہر اور سنی میں آؤر وہ اور شرائین اور اعصاب بھی لگے ہیں۔

تصویر نمبر ۱۱ تصویر عضلات و اعصاب گوش



اور اذن داخلی جبکہ صحن بھی کہتے ہیں عظم جھری سے ملحق ہے اس میں ایک تجوینٹ مدور ہے اس پر ایک جھلی مڑھی ہے اس تجوینٹ کو طبل اور اس جھلی کو غشاء الطبل یعنی کان کا پردہ کہتے ہیں اور اس میں چار ٹڈیاں نہایت چھوٹی اور باریک اور کچھ عضلات اور وٹر ہیں جن سب کو یہ غشاء طبل محیط ہے اور بھی کان کے اندر انخاریب یعنی سورخ اور طراتق یعنی راہیں ہیں اور اس میں غشاء متخلل ہے اس میں ایک قسم کی رطوبت رہتی ہے کہ وہ اناریب یعنی پونگیوں میں بھری رہتی ہے اور اس میں آؤر وہ اور شرائین اور اعصاب لگے ہیں اور عصب اسپر منبسط ہے اور شیر تادہت ہے

اور طرز و غیرہ اجزائے کان کا بیان بغیر دیکھے سمجھ میں نہیں آسکتا ہے بہرہیت ہو اسے متموج جب قرق کرتی ہے جسم مصوت پر تو وہ آواز بطریق خطوط مستقیمہ کے جبکہ خطوط صوتیہ کہتے ہیں اقصار بعد بید تک پہونچتی ہے اور آواز بواسطہ اجسام لیتہ کے صغیر یا باطل ہو جاتی ہے اور آواز یا صوت بواسطہ اجزاء لدنہ کے ہوتا ہے اور آواز سمیع جز لیتن زوج ساج کا ہے جو اجزائے کان پر منبسط ہے یہی خطوط صوتیہ شصوت سے خارج ہو کر کان کے اندر پہونچتے ہیں اور غشاء طبل کو قرق کرتے ہیں اور رطوبت کو متموج کر کے عصب منبسط تک پہونچتے ہیں اور عصب سمیع ان حرکات متوجی کو حس مشترک تک پہونچاتا ہے اور حس مشترک تفاوت اصوات سے الفاظ پر حکم کرتا ہے اور بعض مشترکین کا یہ قول ہے کہ رطوبت کے متوج سے اصوات کا احساس نہیں ہوتا ہے بلکہ جو عصب سمیع پر قرق کرتی ہے اس سے ادراک اصوات ہوتا ہے **فصل** ششم بیان میں اعضا و مضام کے انکو جاز ہضمی کہتے ہیں وہ ایک قناب ہضمی اور آؤر اعضا کے حلق کے ہیں۔ قناب ہضمی ایک قناب ہضمی اور غشائی ۳ فٹ لمبی ٹنٹھ سے لگا کر مس زنگ ہے اور آؤر ہر ایک غشائے مخاطی مڑھی ہے اور اس کے مختلف حصے ہیں اور ہر حصہ کے مواقع اور کام اور کام جدا گانہ ہیں پہلا حصہ اسکا فم یعنی دہان ہے۔ دوسرا بلع ہے۔ تیسرا امری۔ چوتھا عمدہ۔ پانچواں سائے ذیق جسکے قن ہے۔ چھٹا عشری اور صائم اور فاعلی۔ چھٹا معائے غلیظ جسکے قن حصے ہیں آؤر

قانونِ مستقیم۔ اور ہر حصہ کا وظیفہ خاص اور منفعت خاص در بابِ عمل ہضمی کے ہی یعنی فم کا یہ وظیفہ ہو
کہ مضغ طعام کرتا ہو اور اس کے اجزا کو متصغیر کرتا ہو اور آئین اخرا ز لُغابی بمرا د ہضم و سہولت از در ار
کے مخرج کر دیتا ہو اور دانت چبانے میں غذا کے ٹکین ہوتے ہیں اور بلعوم اور مری اسکو نگل کر
معدہ میں پہنچاتے ہیں اور معدہ محل ہضم اول اور امعاء و قاق محل ہضم ثانی اور امتصاص
کیلوس کے ہیں اور امعاء غلاظہ میں ثفل غذا رہتا ہے جو معارِ مستقیم سے خارج ہوتا ہے اور اسکو براز
کہتے ہیں اور بلعوم اسی قناب ہضمی کا ایک جزو ہے اور وہ ایک کیسہ عضلی غشائی ہے جانبِ اعلیٰ سے
مسدود ہے جانبِ سفلی سے کھلا ہے اور بہ نسبت جانبِ سفلی کے اعلیٰ کی طرف زیادہ وسیع ہے اور
موضوع ہے جانبِ خلف الفٹ اور فم اور حجرہ کے اور ممتد ہوتا ہے جانبِ سفلی قاعدہٴ حججہ سے محاذی
نفقہٴ خامس کے فقرات عنقیہ سے اور طول اسکا اکثر چار قیراط (یعنی انچ) ہوتا ہے اور زبان اور عظم لامی
اور حجرہ سے متصل ہے اور اسی میں دو ثقبہ ناک کے اور دو ثقبہ قناب اوستا کیوس اور فقہ فم اور فقہ حجرہ
اور فقہ مری یعنی سات فتحات ہیں اور اسکے تین طبقے ہیں بخاطبہٴ عضلیہ لیقیہ اور بہت سے غدہ ہیں ہیں
مری یہ قناب غشائی ہے اکثر طول اسکا ۵۔ انچ کا ہوتا ہے بلعوم سے معدہ تک ہے محاذات نفقہٴ خامسہ عنقیہ
سے نفقہٴ تاسعہ ظہر تک ہے اور حجاب عاجز میں نفوذ اسکا ہوتا ہے اور اسکے بھی تین طبقے ہیں پردہٴ ظاہری
طبقہٴ عضلی ہے اور باطن کا مخاطی اور وسط کا خلوی اور آئین بھی بہت سے غدہ ہیں معدہ یہ بھی
ایک حصہ قناب ہضمی کا ہے اور حقیقت بڑا عضو رئیس و شریف ہے یہی تحلیل طعام کی کرتا ہے اور
تحویل غذا کی طرف کیوس کے اسی سے ہوتی ہے مقام اسکا مابین مراق امین اور مراق البیر کے ہے
مگر جانبِ امین کو زیادہ مائل ہے وخر و طلی شکل اختار کے ساتھ ہے اور قاعدہٴ اسکا مائل بہ بیسار ہے

رسالہ سوم

اور خلف جدار مقدم بطن اور آغسلے
تولون اور اسفل کبد اور حجاب حاجز سے
مطلق ہوا اور حجم معدہ کا باعتبار اشخاص کے مختلف
ہوتا ہوا اور یہی حالت امتلا اور حالت خلا میں
مختلف ہوتا ہے بنظر اکثریت حالت امتلا سے
شخص معتدل میں ۲۵ قیراط انچھ اور قطر عمودی
(۴) انچھ ہوتا ہے اور آسین دو طرفین اور دو ٹمخہ
دو فتمہ اور دو حافہ ہیں پس طرف ایسرا ہسکی



بقدر دو تین انچہ کے مائل بجانب بسیار ہو اور اسی کو قعر معدہ کہتے ہیں اور اسی طرف طحال سے ملحق ہو اور طرف یمن کو یوآبی کہتے ہیں اور یہ طرف کبد اور مرارہ سے ملحق ہو۔ اور بواب میں اثنا عشری ملی ہو اور انہیں صمام یعنی چرس اور چپتی ہیں۔ اکثر اسباب سے معدہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہو بیہشت اصلی پر قائم نہیں رہتا ہو مثلاً بھندی سے گرنے میں یا زیادہ چلانے سے اسفل کی جانب معدہ ہٹ جاتا ہو یا بہت لمبی سجانے سے یا اذندھا گرنے سے معدہ اوپر کو ہٹ آتا ہو علیٰ ہذا القیاس بہت اسباب اسکے ہوتے ہیں بلکہ ہندوستان میں جو مائت کا ٹلپا نامشہور ہو وہ اسی قبیل سے ہو اور غشاء مخاطی جو بطور حلقہ کے آسپہی ہو اسی کے مرکز میں ایک ثقبہ مستدیرہ واقع ہو جس کا قطر بقدر نصف انچہ کے ہو اسی کو بواب کہتے ہیں اور بنا معدہ کی چار طباقوں سے ہو۔ ایک مصلیہ۔ دوسرا عضلیہ تیسرا عضلیہ۔ چوتھا غلیظ

تصویر نمبر ۱۶



پھر بواب کی جگہ سے امعاء وفاق شروع ہوتے ہیں جنکے تین حصے ہیں ایک رودہ اثنا عشری جو طول میں بارہ انچہ ہوتی ہو اور پھر کو صاعد ہو کر مستعرض ہو جاتی ہو پھر نازل ہوتی ہو اسیدو اسطی پہلا حصہ صاعد دوسرا مستعرض تیسرا نازل کہلاتا ہو اسکے بعد صائم شروع ہوتی ہو اور اثنا عشری کا حصہ صاعد بقدر دو انچہ کے طول میں ہوتا ہو اور جانب اعلا سے اوپر ہنق حوصلہ مرارہ سے ملحق ہوتا ہو اور حصہ نازل کا طول بقدر تین انچہ کے ہوتا ہو اور اسفل کی جانب مقدم کلیہ معنی سے قریب فقرہ ثانیہ قطنیہ کے ملحق ہوتا ہو اور حصہ مستعرض رودہ اثنا عشری کا فقرہ ثالثہ قطنیہ سے فقرہ ثانیہ تک فیتھی ہو کر رودہ صائم کا آغاز ہوتا ہو اور صائم کو اسوج سے صائم کہتے ہیں کہ بعد موت کے جو لاش چاک کر کے دکھا جاتا ہو تو یہ آنت خالی پائی جاتی ہو یہ آنت منہ سے رودہ اثنا عشری سے شروع ہو کر جانب بسیار فقرہ ثانیہ قطنیہ آغاز رودہ لفافی پر ختم ہوتی ہو اور ہکی انتہا اور لفافی کی ابتدا پر نشان پایا جاتا ہو اور یہ آنت بہ نسبت لفافی کے وسیع ہوتی ہو اور ان آنتوں میں بھی جائزہ طبقہ ہوتے ہیں اور امعاء وفاق کو امعاء علیا اور امعاء غلاظہ کو امعاء سفلی کہتے ہیں اور بھی لفافی کو دقیق بھی کہتے ہیں بعد اختتام امعاء وفاق کے امعاء غلاظہ شروع ہوتے ہیں پہلا حصہ انکا اعور ہو یہ آنت بطور تھیلی کے وسیع ہوتی ہو عرض میں

قطر اسکا ڈھائی انچ ہوتا ہے اور یہ آنت حفرہ حرقیہ بینی میں موضوع ہوتی ہے اور اسکے موخر میں ایک تھیلی ضیق اور لمبی دودی شکل لگی ہوتی ہے اور انور کی منتی پر قولون شروع ہوتی ہے اور اسکے چار حصے

فرض کیے گئے ہیں ایک صاعد۔ دوسرا مستعرض۔ تیسرا نازل۔ تصویر نمبر ۱۔
چوتھا تعرج۔ پس یہ حصہ ساعد حفرہ حرقیہ بینی کی طرف جا کر وجہ اسفل کبد کی طرف جاتا ہے جب واسطے طرف حوصلہ مراریہ کے پہونچ کر یسار کی جانب جاتا ہے اور حصہ مستعرض عرض میں یسار سے یسار کی طرف جاتا ہے زیر نات ہو کر اور جب مراق الیسر کے قریب پہونچتا ہے تب پھر جانب اسفل طحال کے رجوع کرتا ہے اور حصہ نازل قولون حفرہ حرقیہ سیری پر منتی ہوتا ہے پھر حصہ تعرجی شروع ہوتا ہے اور ابتداء معالے مستقیم پر ختم ہوتا ہے اور یہاں سے معالے مستقیم آٹھ انچ طول میں برسبیل استقامت میرز پر منتی ہوتی ہے مگر اسکو استقامت حقیقی نہیں ہے البتہ بہ نسبت اور امعا کے اعوجاج وغیرہ نہیں ہے بلکہ جانب الیسر سے منحرف ہو کر جانب یسار منتصب عجز پر اگر نیچے کو آتی ہے۔ اب بیان انکے اعصاب اور آورده اور شرائین اور اغشیہ اور غدداور انکی تقسیمات وغیرہ کا بہت طویل اور متعلق بمجانہ ہے۔ بیان کیفیت ہضم ہضم عبارت اس سے ہے کہ غذا خلع صورت نوعیہ کا کر کے قابل استحاله کیلوسی کے ہو جاوے اسوقت اس غذا کو کیموس کہتے ہیں اور تولد کیموس کا معدہ مین ہوتا ہے اس طرح پر کہ لعاب دہن اور دانتون کے ذریعہ سے غذا کے اجزا متصغراور مزلق ہو کر مری سے گذر کر معدہ مین پہونچتی ہے وہاں بذریعہ حرارت معتدلہ اور رطوبت مذنیہ اور حرکت دودی معدہ کے اور بسبب انضغاط کے جو حرکت انقباضی اور انبساطی عضلات مراق اور دیا فرغما سے حادث ہوتا ہے اجزا غذا کے گل جاتے ہیں اور بہت امتزاج رطوبات اور اجزا مانیہ کے نرم اور رقیق ہو کر مثل آشجو کے ہو جاتے ہیں اسکو کیموس کہتے ہیں پھر یہ کیموس براہ بواب رودہ اثنا عشری مین جسکو انگریزی مین (ڈیوڈنم) کہتے ہیں پہونچتا ہے وہاں امتزاج صفرا اور رطوبت عنق الطحال اور رطوبت امعا اور عرق بلیہ سے مخلوط ہو کر باعث حرکت دودی امعا کے بصورت دودھ کے ہو جاتا ہے اسکا جو ہر صاف اور خلاصہ جو قابل تغذیہ اعضا اور بدل مایہ خلل کے ہے فضلہ قابل دفع سے ممتاز اور ملحد ہوتا ہے اسکو کیموس کہتے ہیں پھر انوا مفتوحہ عروق لبنیہ کے اس کیموس کو چوش کر براہ جداول امعا کے مجرای صدر تک پہونچاتی ہیں وہاں سے بذریعہ عروق

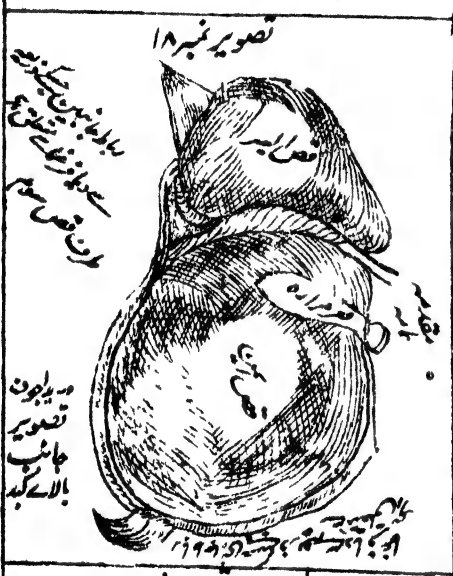


خون میں ملکر بالکل خاصیت اور طبیعت خون کی پیدا کر کے اعضا جسم میں بدل تجلید پیدا کرتا ہے اور احتمال غذا کا طرف کیلوس و کیوس کے صحیح معتدل المزاج میں بعرضہ تین گھنٹہ کے لکھا ہے مگر مولف اس میدان کا یہ تجربہ ہے کہ ہندوستان کے رہنے والوں میں کسی کو تین گھنٹہ کسی کو چار کسی کو پانچ کسی کو چھ غایت درجہ نو گھنٹہ کا عرصہ لگتا ہے اور اسکی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ اور ولایتوں میں تھوڑی تھوڑی غذا چار وقت کھائی جاتی ہے جسکا ہضم بسبب قلت کے سبب ہر دو شواہد نہیں ہوتا اور اہل ہند اکثر ایک مرتبہ وقت خاص میں یا دو مرتبہ اوقات خاص میں پیٹ بھر کر کھا لیتے ہیں اس جہت سے دیر میں ہضم ہوتا ہے غرض کہ یہ تمام احتمال معارض علیا میں ہوتا ہے پھر اجزاء دہنیہ اور صفرا جو باقی رہ جاتا ہے وہ معارض سفلی میں اہتر از پیدا کرتا ہے اور احتمال کیلوس کا بہ نسبت کیوس کے جلد ہوتا ہے اور مرد و غذا معارض علیا میں بسبب کثرت تلافیف کے بطور کے ساتھ ہوتا ہے یہی جہت سے کیلوس کا انفصال تمام کیوس سے بوجہ ہوتا ہے اور جب غذا احوال میں پہنچ کر براہ قولون معارض مستقیم تک آتی ہے اس وقت اس میں بعض کیمیائی بدبو پیدا ہوتی ہے اور چونکہ معارض صہرج یعنی بلغم یا آفون بطور پھپھوند کے بکثرت جمع رہتی ہے فضلات کے ازلاق میں سہولت ہوتی ہے اور جرم معارض فضلات کے ضرر سے محفوظ رہتا ہے اور کیفیت اخراج فضلہ کی یہ ہے کہ جب فضلہ معارض مستقیم میں بھرتا ہے تو موجب انکے انقباض کا ہوتا ہے اس جہت سے دیا فرغ مانچے کو کرتا ہے اور فضلات مراقبہ احشاء بطن کے درک کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اس سے اس کو آپس میں ضغیط ہوتا ہے جسکی جہت سے شرج کو انبساط ہوتا ہے اور عضلہ رافہ کے سبب سے پھر انقباض ہو جاتا ہے کو تھنا اسکی فعل کا معین ہوتا ہے اور بدبو اور گز کا پیدا ہونا بسبب اجزاء کثرتی کے جو جسم انسان میں ہیں تا شریعہ کیمیائی کے ہوتا ہے بیان کبد یہ عضو بھی بنانے میں بدل مایہ تجلید کے معین ہے اس واسطے یہ بھی عضلہ غذا میں داخل ہے یہ ایک بہت بڑا غدہ ہے دہنیہ پسلی اور معدہ کے پہلو کے درمیان میں موضوع ہے اور پردہ دیا فرغ سے بواسطہ رباطات کے متعلق ہے اور متحد اسکا جانب اعلیٰ کو اور مقعر اسکا جانب سفلی کو ہے اور جانب مؤخر اسکا ضخیم ہے اور کنارہ اسکا بتدریج رقیق ہوتا گیا ہے اور سطح اسکی نہایت اطلس ہے جہت اس کے غشاء صفائی اس پر محیط ہے اور اس کے تین حصے ہیں جنکو خصوصیتیں ایک ٹکڑا بہت بڑا دوسرا اس سے کہ یکدر چھوٹا تیسرا زیادہ چھوٹا اور اس کے اندر چند غدہ ہوتے ہیں اور کبد کا رنگ اجڑا قہم ہے اور اس میں شریانیں اور آؤردہ اور عروق مائے اور مجاری منحدرہ اور ہی کے اندر مقعر میں مرارہ یعنی پتہ لگا ہے اور اس میں ایک بڑی ورید ہے کہ اسکو دریدہ الباب کہتے ہیں اسی کی راہ سے خون جداول معارض و معدہ اور طحال کا کبد میں پہنچتا ہے اور جہاں مدخل اسکا کبد میں ہوتا ہے

ایک طبقہ مستحکم و متاثر ہو جس کے ریشے بہت باریک بالوں کی طرح ہیں جنکو عروق قلیمیتہ کہتے ہیں یہ عروق داخل
قوام کبد کے ہیں اور اسے مجاری کبد کے متکون ہوئے ہیں اور کام اس کا یہ ہو کہ خون میں سے صفرا کو متاثر
کر لیتا ہو یعنی کھینچ کر لے کر لیتا ہو پس صفرا مرارہ میں جمع ہوتا ہو اور خون اور وہ کبد یہ ہیں جو کہ شرا میں
کی راہ سے قلب میں پہنچتا ہو بیان مرارہ - مرارہ یعنی پتہ ایک جھلی کی تھیلی ہو صنوبری شکل
دہانتہ شعبہ میں کبد کے لگی ہو اور داہنی پسلی سے ملی ہو اور اس کا قعر اور عنق ہو اس کے فتنہائے عنق کو
جراے مرارہ کہتے ہیں اور مجراے مرارہ منہ پر ہو کہ اشتا عشری کے ساتھ مل گیا ہو اور اسی راہ سے صفرا
امعایں گزرتا ہو اسی مجری میں سدہ پڑنے سے یرقان کا مرض ہوتا ہو اور مرارہ بھی تین طبقوں سے
متکون ہے طبقہ عامہ اور طبقہ عضلیہ اور طبقہ رُغبیہ اور امعین بھی شرا میں اور آؤردہ اور اعصاب
اور غدہ ہیں اور صفرا جو کبد میں خون سے نکلتا ہو وہ اس میں اکرجم زہتا ہو اور اسکے اعصاب

زوجِ ثامن اور عصبِ حساس سے ملحق ہیں۔

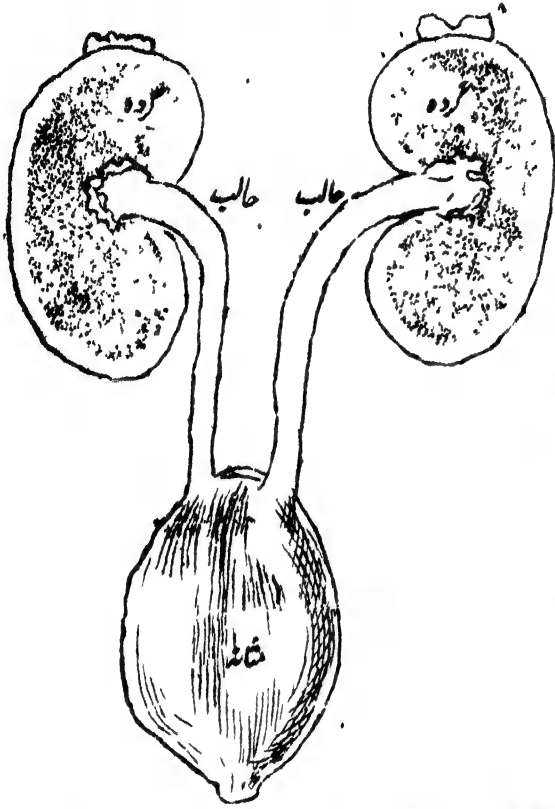
بیان طحال یعنی تہی یہ جسم سفنجی گندہ اللون شبیہ بمعین
بائیں طرف پسلی اور قعر معدہ کے بیچ میں موضوع ہوا اور
شراب اور دیا فرغہ اور عنق طحال اور قولون سے ملتی ہوا
اس میں بھی شریانیں اور آؤردہ اور عروق ماحصہ اور اعصاب
وغیرہ ہیں اور عنق طحال ایک غدہ طویل بشکل زبان سا کے
معدہ کے نیچے ہوا اور اس میں صد باچھوٹے چھوٹے غدہ ہیں
رودہ اثنا عشری میں داخل ہوا ہوا اور رطوبت بشکل بضاق
کے اثنا عشری میں پہنچتا ہے۔



بیان میں جہاز بولی کے بیان میں کلیں کے یہ بھی دو غدد
بیضوی شکل صفاق کے پیچھے فقرات قطنیہ کے پاس لگے ہیں پیشاب
انہیں میں متجالب ہوتا ہے اور انکی تجلیف میں ایک جوہر انوبی ہر
اسمیں سے حاملین یعنی دو انوبے متکون ہوتے ہیں اور کلیوں پر غشیہ
مڑھی ہیں اور اسمیں بھی اعصاب اور شریانیں اور اوردہ لگی ہیں اور
عروق ماضہ انہیں میں انہیں غدد کو گروہ کہتے ہیں اور مشانہ یعنی چھکنا
اندر سے اور شمر مشانہ مردہ میں معالے مستقیم کے متصل ہے اور

اور امعا کی طرح اسکے بھی تین طبقے ہیں صفاتیہ عضلیہ زخمیہ اور سہمین بھی شرائین اور آوردہ اور احصاب اور

تصویر نمبر ۲۰

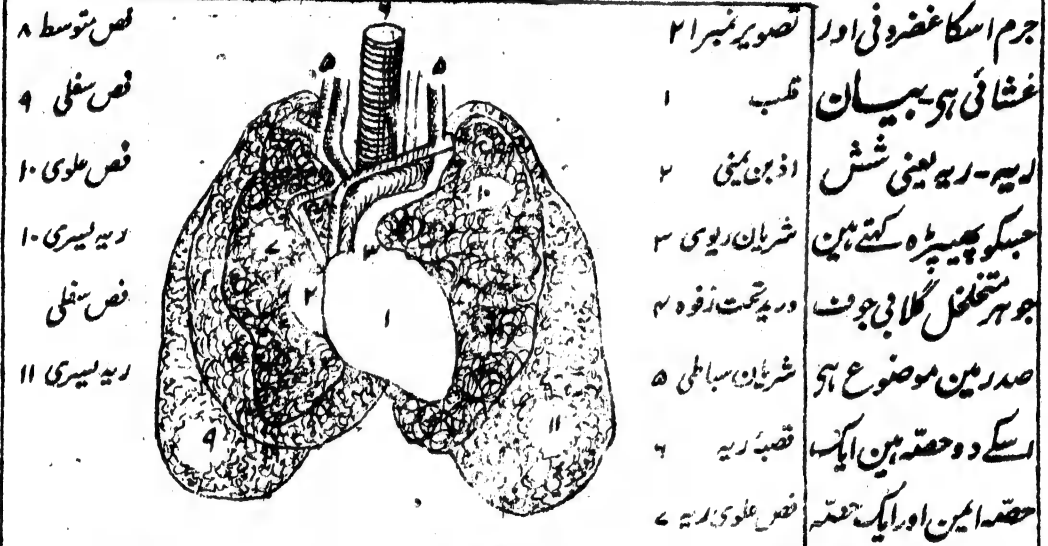


خند و بلغمیہ ہیں جن میں سے بلغم متحالب ہو کر سطح اندرونی مثانہ میں مغروش رہتا ہو اور حالبین کی راہ سے بول سہمین آکر جمع رہتا ہو کیفیت پیشاب - پیشاب رطوبت ہو کہ خون سے بذریعہ منتہیاب شعب شرائین کلیہ کے ترشح ہو کر براہ حالبین مثانہ میں متقاطر ہوا کرتا ہو اور جب مثانہ میں جمع ہو جاتا ہو اور عضلہ جو نم مثانہ پر محیط ہو اپنے انقباض سے پھر بول کو جانب حالبین نہیں لوٹنے دیتا ہو جب مثانہ بھر جاتا ہو تب قوت ارادی اسکے اخراج کا قصد کرتی ہو اس وقت وہ عضلہ منبسط ہو جاتا ہو اور لیفات عضلیہ کو انقباض ہوتا ہو پس بول خارج ہو جاتا ہو

رسالہ سوم

فصل ہفتم بیان میں اعضائے صوت و تنفس کے۔ عضو صوت خجرہ ہر وہ ایک جسم جو ن غصرت اور عضلات اور رابطات سے مرکب ہو زبان کی جڑ کے پاس جانب مقدم عنق کے موضوع ہو مقدم کی جانب عظم لامی سے بواسطہ عضلات اور رابطات کے اور مؤخر کی جانب قاعدہ زبان سے بواسطہ اغشیہ کے اور بلعوم سے بواسطہ عضلات کے متصق ہو جانب اعلیٰ خجرہ کے غضروف ٹرسی سے جبکہ عنق میں گنٹھ کتے ہیں اور اسی کے تنوک کو حرف ذہ اور ثقافہ آدم کہتے ہیں دوسرا د غضروف تر جہالی ہیں کہ ان سے نم خجرہ قائم ہوتا ہے تیسرا غضروف منطقی ہو چوتھا غضروف بکسی ہو کہ جس وقت کھانا بلعوم میں جاتا ہو تو یہ غضروف نم خجرہ کو بند اور سدود کرتا ہو یہ غضروف بیضی شکل پنج زبان میں لگا ہو یہی غضروف اگر نم خجرہ کو بخوبی بند نہ کر سکے اور کوئی چیز خفیف سی سہمین گر گئی تو اچھوٹا ہوتا ہو۔ جب ہوا بطریق خجرہ نکالی جاتی ہو تو نم خجرہ کی وسعت اور لکڑوٹ اور حرکت اور ملاست اور قوت واقعہ کی شدت و ضعف سے ترکیب الفاظ اور زیر اور ہم پیدا ہوتی ہو اور غضروف ٹرسی اور غضروف تر جہالی اور نم خجرہ یعنی مزمار معین صوت ہیں اور خجرہ قصبہ ریشہ کے منہ سے لگا ہوا ہو اگر قصبہ ریشہ تھوڑا سا قطع کر دیا جاوے آواز نہ قطع ہو جاوے گی

چونکہ فرما یعنی ہم جنہ عورات و اطفال کا بہ نسبت رجال کے ضئیل ہوتا ہے لہذا آواز انکی زیر ہوتی ہے اور رجال کی آواز ہم ہوتی ہے اور تجوید فہم میں اور مخربین میں تغیر اور ترتیب اصوات کی ہوتی ہے تب صورت تلفظ قائم ہوتی ہے کما قرآن اور اس میں بھی غلہ اور آؤ نیمہ لیمفا دیہ اور آوردہ اور شرانین ہیں۔ بیان قصبہ ریه۔ ایک آنہو بہ ہو جنہ سے لگا ہوا جانب مقدم عنق کے بری کے آگے سینہ تک اگر اسکی دو شاخیں ہوتی ہیں انکو عروق خشنہ کہتے ہیں اور یہ شاخیں ریه کے جرم میں داخل ہو کر چھوٹی چھوٹی شاخیں اُسے نکلی ہیں اور مہتاب پرانی کیسات صغیرہ ہیں کہ انکو مخاریب ہوا یہ کہتے ہیں اور عصاب اس کے شعبہ رحیم زوج ثامن سے پیدا ہوئے ہیں اور انکی قصبہ کی راہ سے ہوا ریه میں داخل ہوتی ہے اور خارج ہوتی ہے اور



جرم اسکا غضروفی اور غشائی ہو۔ بیان ریه۔ ریه یعنی شش جسکو پھیپڑہ کہتے ہیں جو ہر تھقل گلابی جو ت صدر میں موضوع ہے اس کے دو حصہ ہیں ایک حصہ ایمین اور ایک حصہ ایسر حصہ ایمین کے تین شعبہ ہیں اور حصہ ایسر کے دو شعبہ ہیں اور جرم ریه میں عروق خشنہ اور کیسات ہوتی ہیں پھیلی ہیں اور عروق اور عصاب اور شرانین اور غلہ دو غیرہ ہیں اور غلہ بلغمیہ بھی ایمین ہے اور قلب اس کے اندر بواسطہ شرانین کے موضوع ہے اور کیسات ہوا یہ منتہا ہے فویات عروق خشنہ پر لگی ہیں اور ریه قصبہ ریه سے بواسطہ عروق خشنہ کے جوڑا ہوا ہے اور قلب سے بواسطہ شران و ریدی اور وریڈ شرانی کے جوڑا ہوا اور مخروطی شکل ہے جس میں قبتہ یعنی اوپر کا سرا اور قاعدہ یعنی پندی اور دو حافہ یعنی کنارے اور دو وجہ یعنی رخ ہیں پس قبتہ اسکا گردن کی جڑ سے ایک انچ سے زیادہ فاصلہ پر جانب اعلیٰ ضلع اول کے لگا ہے اور قاعدہ اسکا چوڑا اور مقعر جانب اعلیٰ حجاب حاجز کے تا بہ اضلاع سفلی پہنچا ہے اور ریه یعنی ریه بصری سے بڑا ہے اور چوڑا بھی زیادہ ہے بہت اس کے کہ قلب جانب ایسا رکھتا ہے اور قصبہ بھی ہے اس بہت سے کہ حجاب حاجز باعث کبد کے قدر سے مرتفع ہے یعنی حجاب حاجز کے اوپر پھیپڑہ کا کنارہ رکھا ہے اور اس کے نیچے کبد ہے اور ریه یعنی کے تین فصوص یعنی نو تھڑے ہیں اور ریه بصری

رسانہ

بہ نسبت یعنی کے ہفت اور ضیق اور اطول ہو اور اسکے دلو تھڑے ہین اور وزن دونوں پھیپڑوں کا قریب
 بیا لیس اوقیہ یعنی اونس کے ہوتا ہو اور یہ یعنی رہ پیری سے قریب دواوقیہ کے زیادہ بھاری ہوتا ہو
 اور مرد کا پھیپڑہ عورت کے پھیپڑے سے زیادہ بھاری ہوتا ہو اور ثقل نوعی اسکا اس طرح ہر ہو کہ
 اگر پانی کو ہزار فرض کیا جاوے تو یہ کا ثقل (۳۴۵) سے (۷۴۶) تک ہوتا ہو یہ بیان
 کیفیت تنفس تنفس کا فعل دو حرکتوں سے پورا ہوتا ہو ایک حرکت انبساطی کہ اُس سے
 پھیپڑے مین ہوا لیکر بھری جاتی ہو دوسری حرکت انقباضی کہ اُس سے اخراج اُس ہوا کا ہوتا ہو
 پس بحالت نوم تنفس بحرکت طبعی یعنی بغیر قصد و ارادے کے جاری رہتا ہو اسی واسطے اسکو تنفس غیر ارادی
 کہتے ہین لیکن جب انسان اپنے قصد و ارادے سے سانس جلد جلدے یادیر تک جس نفس کرے
 تو اسکو تنفس ارادی کہتے ہین بحالت تنفس طبعی کے مر و جوان معتدل المزاج کو ایک منٹ مین پندرہ مرتبہ
 انبساط صدر ہوتا ہو یعنی سانس لیتا ہو اور تین مکعب انگل سے لگا کر چالیس انگل مکعب تک ہواے عام
 یعنی ہواے جو پھیپڑے کے اندر جاتی ہو اور اس ہوا مین اگر تنو جزو فرض کیے جاوین تو اس مین ۳۷ جزو
 ہواے معنی الریح یعنی اصل النظرون جسکو نیطر و جن کہتے ہین اور ستائیس جزو اصل المحوضات یعنی کسیجن
 اور دو جزو مخصوصہ فحیمہ یعنی کاربونک ایسڈ ہو اور یہ ہوا ایک سکند یا دو سکند پھیپڑے مین رہ کر خارج ہوتی ہو
 اسوقت اس ہوا مین جسکو فضلہ ہوا مستشق کا کہتے ہین بحساب مذکورہ صدر تہتر جزو ہواے معنی الریح کے
 اور چودہ جزو مخصوصہ فحیمہ کہہ سکتے ہین یعنی ستائیس جزو اصل المحوضات کے خون مین مل جاتے ہین اور
 تیرہ جزو مخصوصہ فحیمہ کے خون سے منفصل ہو کر سانس کے ساتھ نکل آتے ہین اور کبھی دو جزو اصل الماء یعنی
 ہیڈر و جن کے اور کچھ اجڑہ مائیہ ہوتے ہین خیال مؤلف یہ اجزا رطب مرطوبہ لاجون کے نفس مین زیادہ
 ہوتے ہوئے چونکہ اصل المحوضات یعنی کسیجن خون مین طبعی ہو اور فضلہ ہوا کا نکل جاتا ہو اسی واسطے خون جو
 طرف امین قلب مین ہوتا ہو وہ اسفل اور احمر اتم ہوتا ہو اور جس خون کو اور وہ یہ طرف اسیر قلب کے
 راجع کرتی ہین وہ احمر ناصع اور خف ہوتا ہو اور بھی یہ خونی خالص بہ نسبت اُس خون کے از رفسے پائیش
 تھرا ماسطر کے دو درجہ حرارت مین زیادہ ہوتا ہو میان دوران خون خون ہمیشہ اور ہر وقت جسم مین
 دورہ کرتا رہتا ہو اس طرح ہر کہ اذنین قلب سے بطنین مین آتا ہو اور بطنین سے جملہ شرائین مین جاتا ہو اور
 شرائین سے اوڑدہ مین آتا ہو اور پھر اوڑدہ سے راجع ہو کر پھر اذنین مین پہنچتا ہو یعنی جب اذن یعنی
 خون سے متلی ہو جاتا ہو اسوقت سکڑتا ہو پس اسکا خون کطن امین مین گرتا ہو پھر بطن امین منقبض ہوتا ہو
 تو خون شرائین الریہ مین پہنچتا ہو پھر یہ شرائین انہی شعبیات کے ذریعہ سے کیسات ہوا مینہ ریہ مین پہنچتا

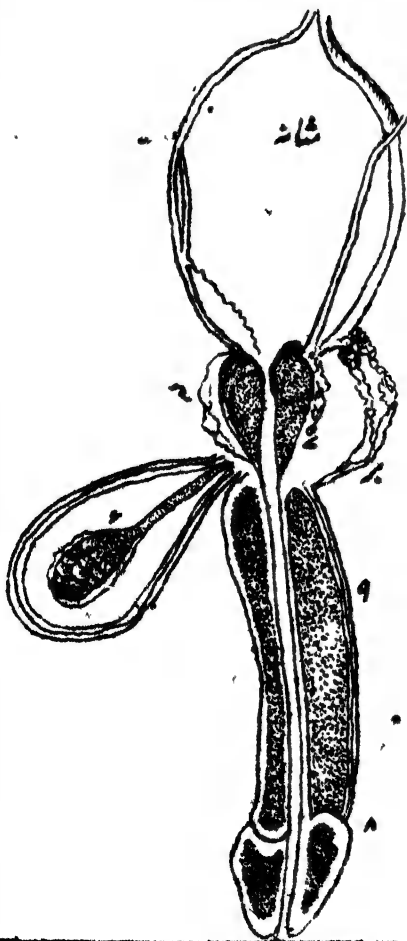
۱-
 رسالہ

بسبب تاثیر ہوا کے رنگ اسکا صاف ہو کر آوردہ میں جاتا ہوا آوردہ اذن یسری تک پہونچاتی ہیں پھر جب اذن یسری خون سے متلی ہو جاتا ہوا تو اس کے انقباض سے بطن ایسر میں آتا ہوا پھر بطن ایسر متلی ہو کر اور طلی کی راہ سے تمام اعضا میں پہونچا دیتا ہوا آوردہ میں پہونچکر پھر اسکا رنگ احمر اقم ہو جاتا ہوا پھر بطریق اجوف علی اور سفلی کے اذن یعنی میں جاتا ہوا یہی دورہ مدت حیات تک قائم رہتا ہوا اور قلب کی اذین اور بطنین کو ہر وقت انبساط اور انقباض رہتا ہوا اور ہی حرکت انبساطی اور انقباضی کا نام نبض ہوا فصل ہشتم بیان میں اعضا و تناسل کے اسمین دو بیان ہیں۔ بیان اعضا و تناسل ذکر کا اسکے دو حصے ہیں ایک حصہ اندرونی دوسرا بیرونی اندرونی وہ اعضا ہیں جو درک کے اندر نھی ہیں اور وہ دو عضو ہیں ایک بروستنا یہ لفظ یونانی ہوا اسکے معنی ہیں مقدم کے اور عربی میں اسکو غدہ قدامیہ کہتے ہیں یہ ایک غدہ ہوا شدید القوام عنق مشانہ کو محیط ہوا مخروطی شکل ہوا قاعدہ اسکا عنق مشانہ کی طرف ہوا اور وجہ سفلی اسکا مہر مستقیم سے ملا ہوا سن شیخوخت میں اسکا ایک فص کبھی باطن مشانہ کی طرف ایسا بڑھ جاتا ہوا کہ بول کے خروج کا مراحم ہوتا ہوا دوسرا عضو دایمن منوئین ہیں اور حصہ دوم بیرونی کے اعضا چار ہیں ایک ٹشہین۔ دوسرا قضیب۔ تیسرا اچلیل۔ چوتھا غدہ کوبر پس غدہ قدامیہ دایمنی ہوا یعنی منی اسمین رہتی ہوا یہ غدہ عظم العانہ کے التقا کی جگہ سے آدھا انچھ نیچے واقع ہوا اور مجری یعنی اچلیل کے آغاز کو ایک انچھ سے زیادہ محیط ہوا اچلیل کی نالی اس غدہ کے وسط میں سے ہو کر گزری ہوا بازت اسکی قریب پوٹن انچھ کے اور طول اسکا ایک انچھ سے کچھ زیادہ ہوتا ہوا اور یہ غدہ ایک مضبوط غشا کے غلاف میں طفوف ہوا اور اسکے غد کے وسط میں تھوڑی خلا ہوا جس میں عنق مشانہ اور قدرے اچلیل کی نالی واقع ہوا اور اسکے مجاری میں مجاری منی اور مجاری خاص اس غدہ کی مشترک ہو گئی ہیں اور جرم اس غدہ کا باریک اور چھوٹے چھوٹے دانوں اور کیسات سے مرکب ہوا انھیں میں ایک قسم کی رطوبت رہتی ہوا جسکو مذی کہتے ہیں اور دایمن منوئین جنکو حیصلتان منوئیان اور کیسات الہی اور مستقر الہی بھی کہتے ہیں کسوا سطر کہ منی اسمین مخزون رہتی ہوا اسمین چھوٹے چھوٹے غد ایک جھلی میں پیچیدہ ہو کر بصورت دوتھیلیوں یا نالیوں کے بن گئے ہیں مشانہ کے نیچے غدہ قدامیہ کے دونوں جانب چپ دراست موضع ہیں اور ٹشہین خضبتین یا بیضتین یہ دو غدے بیضادی شکل ہیں ہر غدہ ڈیڑھ یا دو انچھ لمبا اور سوا انچھ چوڑا ہوتا ہوا اور یہ دونوں کیس کے اندر لٹکتے رہتے ہیں اُس کیس کو صفن کہتے ہیں جو بیج قضیب میں لگی ہوئی ہوا اور بیضین کے اوپر ایک طبقہ صلب غشائی مستحکم مٹھا رہتا ہوا اور صفن کے تین طبقے ہیں اور قضیب یہ عضو اسطوائی شکل ہوا اسکے تین حصے قرار دیے ہیں

ایک اہل یعنی پنج قضیب دو سر اس یعنی سر قضیب کہ اسکو حشفہ کہتے ہیں تیسرا وہ کہ جو مابین سر اور پنج کے ہو اسکو جرم قضیب کہتے ہیں اور تو یعنی بلند جیسے پیر سے نہ مار جتے ہیں اسکو رکب کہتے ہیں اور دوام قضیب کا دو جسموں بخریب اور دو جسموں سفنجی اور اعلیل سے ہو اور ان جسموں کی جلد عام سا تر ہو اور دو دون جسم بخریب جو ہر ذی بخار بیدار دن سے مرکب ہیں اور ان دونوں جسموں کے درمیان میں ایک نالی ہو اور جسم سفنجی بصورت پیاز کی گٹھی کے غدہ قد امیہ کے آگے سے ثابت ہو کہ جدول تختبانی میں الجھین بخریب میں اگر فنتہاے قضیب پر اسطرح سے پھیلا ہو کہ صورت حشفہ کی شکون ہوئی ہو اور جلد غدہ کی سا تر ہوئی ہو اور اعلیل یعنی جڑے بول ایک جسم غشائی ہو کہ مثانہ سے متجاور ہو کہ غدہ قد امیہ میں نافذ ہو کہ جسم سفنجی سے نکل کر فنتہاے حشفہ پر منبسط ہوا ہو اور اسی سے سوط بخجڑے بول کا بنا ہو اور یہ مجری نہایت زکی جس سرے انقلص ہو۔ اور غدہ کو پر یہ دو غدہ صغیر و مستدیر ہیں رنگ انکا مائل بزر دی ہو یا قلع کے دانہ کے برابر موخر لصلہ پر موضوع ہوتے ہیں اور انکو عضلہ عاصرہ محیط ہو اور ان سب اعضا میں اور وہ وشرائین اور اعصاب اور مجاری اور ثقبات وغیرہ ہیں۔

رسالہ جسم

تصویر نمبر ۲۲

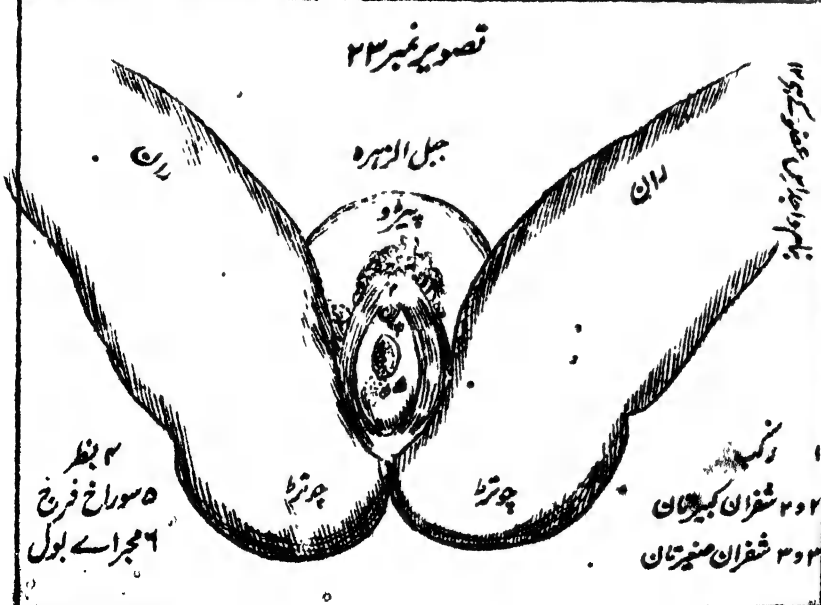


- بیان کیفیت تحالب منی۔ اس مسئلہ میں بہت سے اختلافات ہیں اور ہر فریق اپنے اپنے قول پر دلائل قویہ پیش کرتا ہے اور اختلاف یہ ہو کہ آیا منی بروقت جماعت پیدا ہوتی ہو یا مثل اور رطوبات کے دوا تا ہر روز تک امشاج اور اوعیہ منی میں غسیون رہتی ہو بعض کا یہ قول ہو کہ ہمیشہ بیضین میں بتدریج بنتی رہتی ہو اور بیکرا اپنے امشاج میں مختلر شیخ ہوتی رہتی ہو کچھ راہ میں رہ جاتی ہو کچھ مستقر میں چھو پختی ہو اور جمع رہتی ہو اور جب طرحت میں گنجایش نہیں رہتی ہو تو اعضا میں جذب ہو جاتی ہو اگر وقت
- ۱ غدہ قد امیہ
 - ۲ عنق مثانہ
 - ۳ نالی اعلیل
 - ۴ کہات اپنی
 - ۵ کیس ماضن
 - ۶ خضیہ
 - ۷ اہل قضیب
 - ۸ راس قضیب
 - ۹ حشفہ
 - ۱۰ جرم قضیب
 - ۱۱ رکب

موجود نہ رہتی اور رگون اسکا خصر حرکات جامعہ پر ہوتا تو احکام نہوا کرتا اور بھی خروج اسکا اور حقوق شہوت
وقت عین پر ہوا کرتا یا شہوت کا کوئی موسم اور وقت مقرر رہتا اور مستقر منی نہوتا بلکہ جب منی سے مستقر
منی بھر جاتا ہو تب منی بذریعہ شرائین اور آویردہ اور عروق ماضیہ کے پھر خون میں جذب ہو جاتی ہو
اور خون کے ساتھ دورہ کر کے ڈاڑھی مویجہ مویجے زہار پیدا کرتی ہو اور حرکات و سکنات اور آواز
مردانہ اسی کے سبب سے متغیر ہوتی ہو کچھ درازی عمر کا نتیجہ نہیں ہو اسی واسطے مجنون میں یہ باتیں
نہیں ہوتی ہیں اور بعض کا یہ قول ہو کہ منی بوقت شہوت کے فٹنی ہو پیشتر سے مجتمع نہیں رہتی ہو اگر
پیشتر سے مجتمع رہتی تو اسکے خروج میں دیر نہوتی اور جذب ہونے میں منی کے بھی اختلاف ہو بعض
قابل جذب کے ہیں انکی یہ دلیل ہو کہ غصی جانور زبردست ہوتا ہو بسبب اسکے کہ منی خون میں ملکر
اسکو طاقت بخشی ہو اور شرارت اسکی اس سبب سے جاتی رہتی ہو کہ خضی کرنے میں نظام عصبی پر صدر
پہونچتا ہو کہ وہ اسکی حرکات میں موجب دھن کا ہوتا ہو اور بعض کا قول یہ ہو کہ کسیدہ رمنی بکرا و عیہ
منی میں موجود رہتی ہو اور بوقت حرکت جماعی کے بھی فٹنی ہو اسی واسطے جب منی متواتر جماع کے سبب سے
خارج ہو جاتی ہو تو پھر اسوقت نہیں نکلتی ہو بلکہ قوت تولید منی بھی ایسی ضعیف ہو جاتی ہو کہ بچے
منی کے خون خالص نکلتا ہو غرضکہ تینوں فریق اپنی رائے کی تائید میں بہت سے دلائل بیان
کرتے ہیں کہ بخوف تطویل قلم انداز کیے گئے اور طب قدیم میں اسقدر تحقیق و تدقیق نہیں کی گئی ہو
انھوں نے فقط یہی لکھا ہو کہ غذا کے ہضم یا غذا کے استحالہ چار ہیں اول کیلوسی یعنی جب غذا خالص
نوعیہ کا کر کے مستعد یا استحالہ کیلوسی ہو جاتی ہو دوسرا ہضم کیلوسی یعنی جب کیلوس بن کر مستعد
یا استحالہ اخلاط ہو جاتا ہو تیسرا ہضم عروقی جس سے کیلوس بصورت خون کے بن کر مستعد قبول
صورت عضوی کے ہو جاتا ہو چوتھا ہضم عضوی یعنی جب خون صورت عضوی قبول کرتا ہو اسی
ہضم کا فضلہ منی ہو یعنی جب عضوبین چلتا ہو تو اس سے جو فاضل بچتا ہو وہ منی ہو اور یہ فضلہ شو
ردی مثل بول و براز کے نہیں ہو بلکہ آمین قوت تولید جملہ اعضا کی مثل اعصاب اور اوتار اور
عظام وغیرہ کے ہوا و جسم کے اندر اسکا موجود ہونا موجب تقویت اعضاء و رئیسہ اور بھی قوت جملہ اعضا کا
اور قوت تولید حیات اور قسط اعظم اسکا دماغ سے بذریعہ ان دو رگون کے جو کان کے نیچے نچا سے
ملی ہوئی انری میں نازل ہوتا ہو اور شعبے ان دونوں رگون کے ہر ایک عضو میں اور مردوس
وغیرہ سے ملے ہیں پس یہ فضلہ ان عروق کی راہ سے اتر کر جب اثنین میں آتا ہو تب پسید ہو کہ صورت
منی کی پیدا کرنا ہو چنانچہ شیخ نے کہا ہو نظیر لا تكثر من الجماع فانه ياء الحيات حيا في الارحام

بعض اطباء کا یہ قول ہے کہ منی تمام اعضاء سے بلائیں اصل دماغ کے جگر میں آتی ہے اور جگر سے گردوں میں پھونکتی ہے
یہاں پر مائیت سے جدا ہو کر نفع پا کر اس مجری سے جو مابین گردوں اور انشین کے واقع ہوا انشین میں
جاتی ہے وہاں نفع کامل ہو کر بصورت منی کے مشکون ہوتی ہے اور جو اطباء دماغ سے نازل ہونا اسکا
قرار دیتے ہیں انکی دلیل یہ ہے کہ اگر ان دونوں رگون کو جو پس گوشت واقع ہیں قطع کر ڈالو تو
سلسلہ نوالہ و ناسل کا منقطع ہو جاتا ہے اور بھی اگر انشین میں سوزش پیدا ہو تو کان کا چھیدنا مسکو
دفع کر دیتا ہے مگر ان کی عقل سمجھان محاکمہ نہیں کر سکتی اللہ اعلم بحقیقۃ الحال مگر یہ بات فریقین کے
نزدیک متفق علیہ ہے کہ منی گویا خون کا جو ہر ہر اور قوت دماغی اور جسمانی اور نصارت بدن اور طاقت
نصارت اور خودیت فہم وغیرہ سب ہی سے متعلق ہیں متاخرین نے اسکی مائیت اور اجزا ترکیبی اسکا
خوب تحقیق کیے ہیں یعنی ترکیب منی کی دو طرح کے جزوں سے ہے ایک چیز رفیق سیتال ہیرنگ
شل سپیدی بیضہ مرغ کے جسکو مار المنی کہتے ہیں دوسری شے منجھ مثل دانوں کے پس یہ دانے بعض
لول اور بعض ڈمڈم کی طرح ہوتے ہیں ڈمڈم کیڑوں کا طول ایک انچ کے بچہ کے حصہ کے برابر
ہوتا ہے ہر ایک کیڑا اپنی چھلی کے کیسہ میں پرورش پاتا ہے پھر کیسہ پھٹ کر مار المنی میں تیرا کرتے ہیں
آخر کو مار المنی کم ہو جاتا ہے اسوقت آب منی معتدل القوام ہو جاتا ہے اور منی جو وقت بدن انسان سے
خارج ہوتی ہے اسوقت انشین ٹمبا بیت اور ایک قسم کی بو ہوتی ہے اور بسبب اسکی کہ بطوبت غدہ تدہیم
کی جسکو مذی کہتے ہیں انشین شامل ہوتی ہے تو انشین ایک کیفیت کھار کی پائی جاتی ہے اگر ہلدی کے
زرد رنگے ہوئے کا غدہ ہر اسکو ڈالیں تو انکی کی طرح رنگ میں کچھ تغیر نہیں ہوتا ہے اور اجزا کی کمیادی انشین
ڈاکٹراڈ آف پروٹن اور کلورائیڈ آف سوڈیم اور فاسفٹ آف سوڈا یعنی سحی کے اجزا اور بھی جو تہ کے
اور گنشیال کے اور فاسفورس کے اجزا رپائے جاتے ہیں اور بذریعہ خوردبین کے دیکھنے سے دو کیڑے
حرکت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور انسان کے مرنے کے بعد جو بیس گھنٹہ تک یہ کیڑے انشین میں
زندہ رہتے ہیں اکثر تیزاب یا جو ہر کچلہ یا عرق انیون میں یہ کیڑے ڈال دیے جاوین فی الفور مر جاتے ہیں
یعنی وہ حرکت انکی جاتی رہتی ہے جماعت کے بعد جو عورت و مرد پیشاب کرتے ہیں تو انکی پیشاب میں
خردبین کے ذریعہ سے یہ کیڑے دکھائی دیتے ہیں اگر منی کو خشک کر کے مدتوں کے بعد آب مقطط
نیگرم میں ڈال کر بعد حل ہو جانے منی کے دیکھیں تب بھی ان کیڑوں کی صورت دکھائی دیتی ہے
جس قاعدہ سے زنا بالجبر کے مقدمات میں بھی شہادت ڈاکٹر کی ادا کی جاتی ہے مقدار سی کے خارج
ہونے کا باعتبار قوت اعضاء اور صحت مزاج کے مختلف ہو مگر باعتبار حساب اوسط کے سوا تول ہے

بیان اعضا و شناسل عور است۔ انکی بھی دو قسمیں ہیں ایک حصہ اندرونی و دوسرا بیرونی۔ بیرونی یعنی جو دیکھنے میں نظر آتے ہیں چھ ہیں ایک رُکب۔ دوسرا شفران کبیران۔ تیسرا بظر۔ چوتھا شفران سنیران۔ پانچواں مجراے بول۔ چھٹا غشاء عذرا۔ پس رُکب جسکو جبل الزہرہ بھی کہتے ہیں یہ ایک تو ہر عظم عائدہ پر اور یہ چربی کا جسم ہر جلد کے نیچے اسی پر موی زہار بعد بلوغ کے جمتے ہیں اور شفران کبیران یعنی دو بڑے لب یہ دو کھالین شکاف دار پیرڈے کے نیچے نظر آتی ہیں ایک بالائی سر رُکب سے ملا ہوتا ہے اور سفلی کا کنارہ نمبر ۲ کے قریب ایک انچھ کے تفاوت سے ہوا اور ان دونوں لبوں کے درمیان سفلی شکاف جسمین فرج کا سوراخ واقع ہو اور انہیں سے پیشاب نکلتا ہے اسکو خندق زورقی اور فرج کہتے ہیں۔ اور بظر ایک جسم صغیر مستطیل شفران کبیران کے ملحق کی جگہ سے چھوٹے لبوں کے بالائی بیڑن کے مابین واقع ہو اور سفلی قضیب کے دو جسموں منخریب سے متکون ہوا ہے بوقت شہوت ہکو لغو ہوتا ہے۔ اور شفران سنیران یعنی چھوٹے لب بڑے لبوں کے درمیان واقع ہیں یہ بظر سے قریب ڈیڑھ انچھ کے ممتد ہو کر فرج کے پہلوؤں میں غائب ہو جاتے ہیں ان لبوں میں لعاب دار غددا اور اوریدہ کا جال اور رطوبات دہنیہ ہوتی ہیں۔ اور مجراے بول سوراخ فرج کے اوپر ڈیڑھ انچھ لمبا ہوتا ہے وہی صورت کا جیسا کہ مردوں میں ہوتا ہے اور سوراخ اسکا گول ہوتا ہے۔ غشاء عذرا یہ ایک جھلی ہے بعض میں ہوتی ہے بعض میں نہیں ہوتی اسی سے فرج کا سوراخ جو بیضاوی شکل ہوتا ہے بعض میں بالکل اور بعض میں تھوڑا سا بند رہتا ہے اور کبھی یہ جھلی مشکبک ہوتی ہے اور بوقت ازالہ بکارت پھٹ جاتی ہے اور



اور حصہ اندرونی ہیں
سات عضو ہیں۔ ایک
رحم۔ دوسرا عنق رحم۔ تیسرا
دوا نمونہ قلوبیں چوتھا
چوتھیں بول۔ پانچواں
دو عبیدہ رحم۔ پانچواں
دور باطین عرئیں چھٹا
دور باطین مؤر ساتواں
مجلب بول عنق الرحم
ایک جسم عضلانی

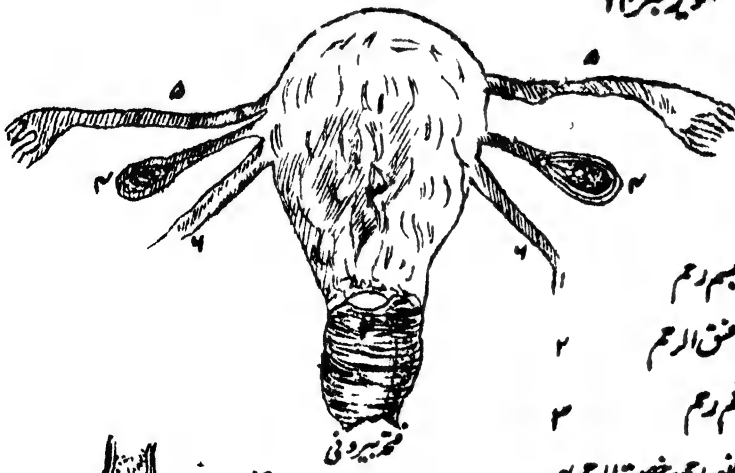
مخوف خل کی طسرت سے ہو اندرونی سراسر اسکا رحم سے لگا ہوا ہے اور بیرونی نسرے سے بوقت مجامعت

دخول ذکر ہوتا ہے اور ہی سب پر غلبے عذر یعنی بکارت کی جھلی ہوتی ہے اور عنق الرحم باعتبار تفاوت قد قامت انسان کے چھ انگل سے کم اور بارہ انگل سے زیادہ نہیں ہوتی ہے اور گوشت کا جسم شکن دار ہوتا ہے تاکہ ظرفین کو استلذاذ ہو اور دونوں کے آلات صدمہ اصطکاک سے محفوظ رہیں اسکے اندر ونی سب سے پر ایک فرونی ہوتی ہے اسی کو ہم رحم کہتے ہیں اسکا ہنڈ ہر وقت بند رہتا ہے مگر زمانہ حمل میں ایسا منضم ہو جاتا ہے کہ اگر ایک پتلی سلائی ڈالی جاوے تو وہ بھی نہیں جاسکتی مگر بوقت جماعت کے ہم رحم کھل جاتا ہے اور اسکو منی کی طرف جذب ہوجیکہ ذکر مرد ہم رحم کو منس کرتا ہے تو عورت کو بہت لذت ملتی ہے اور منزل ہوجاتی ہے غلبہ الرحم دونوں خصبہ عورتوں کے ہیں جس طرح مرد کے خارجہ میں دو خصبہ ہوتے ہیں اسی طرح عورت کے داخلہ میں بیضیتین ہوتے ہیں مگر مرد کے خصبہ بڑے اور گول لمبائی کے ساتھ ہوتے ہیں اور عورت کے چھوٹے اور گول اور سچے ہوتے ہیں اور غائر ہوتے ہیں اور ہر ایک خصبہ کی غشاء جہدہ گانہ ہوتی ہے اور یہیں دیسار رحم کے پہلو سے لگے ہوتے ہیں اور اسکو خصبہ الرحم اور بیض بھی کہتے ہیں اور اسکے تین طبقے ہوتے ہیں ایک اوپر کا غلاف اسکو طبقہ بیضار کہتے ہیں یہ کیفیت البناء شدید القوام ہے اس میں نسج شکی یعنی ہوتی ہے اسکے خلا یا میں دس سے لگا کر بیس حویصلات ہوتے ہیں ان کے اندر ایک ایک دانہ سفید زجاجی باجرہ کی مقدار سے مٹر کی مقدار تک ہوتا ہے اور یہ دانے ابتدا سے عمر میں غائر ہوتے ہیں جب قدر اکوٹو ہوتا ہے اسقدر بڑھتے جاتے ہیں اور بیض کی سطح ظاہر پر آجاتے ہیں اور اکو بیض کہتے ہیں اور انھیں اندون سے جنین کی بنیاد قائم ہوتی ہے اور مرد کی منی براہ اوعیہ منی قضیب میں آتی ہے اور عورتوں کی منی پذیرینہ قاذف نالیوں کے رحم میں جاتی ہے اور عورتوں کے خصبہ بوقت جماع سخت ہو کر گردن رحم کو قائم رکھتے ہیں تاکہ نطفہ مرد کا ٹپک کر رحم کے اندر چلا جاوے اور انھیں قاذف نالیوں کو انوٹین فلوپوس کہتے ہیں یہ دو انبو بہ بطور رگون کے مجوف بیضین سے لگے ہوئے خمیدہ ہو کر کولھے کی طرف جاگئیں گے پاس سے بن ران سے مرتبط ہو کر رحم میں چلی گئی ہیں اور یہ نالیان تین یا چار انچ لمبی ہوتی ہیں اور چوڑی رباط کے دو ٹھون کے ہیں آری واقعہ میں بیان رحم یہ ایک چپٹا گوشہ آکھ اندر سے مجوف اور خالی بشکل امروہ ہوتا ہے اسی کے اندر جنین نواسینہ تک پرورش پاتا ہے اور بعد مدت معینہ کے خارج ہوتا ہے اور سفنہ النجو ہر ہر مٹانہ اور معالے مستقیم کے درمیان میں موضع ہے اور چھ رباطوں سے جکڑا ہوا قائم اور ثابت ہے دو رباطوں سے آگے کی جانب اور دو رباطوں سے پیچھے کی جانب اور دو رباطوں سے داہنے بائیں بندھا ہے اور جانب اعلیٰ کو اسکے قاعدہ الرحم کہتے ہیں اور اکثر طول اسکا بقدر (۳) انچ کے اور عرض بقدر

نسب جنین کے ہوتے ہیں
دو نون عصبانہ
رحم میں ہیں

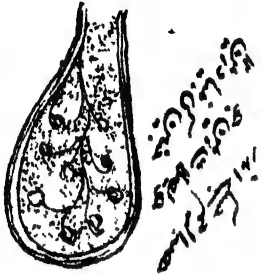
رحم

دو انچ کے ہوتا ہے اور اسکی تقسیم تین جزوں پر کی گئی ہے ایک قلع کہ اسکو بحر بھی کہتے ہیں دوسرا جسم
تقسیم عشق۔ قلع اسکے طرف علوی عریض کو کہتے ہیں اور جسم اسکا تدریجاً کم اور تنگ ہوتا جاتا ہے اور
عشق تک اور عشق جانب اسفل میں ہے اسکو فم رحم کہتے ہیں۔ اور رباطین عریضین یہ دونوں رباطین
شکل صفیق سے ملتے ہو کر بالاسے جنوین رحم اور عنین رحم کے گزر کر جزو دن تک پہنچتے ہیں اور
انہیں بہت سی رگیں لگی ہوتی ہیں اور رباطین مستدیر تین دور رباطین ہیں انہیں بہت سی عروق ہیں مقام
قعر کے دونوں جانب سے مرو کر کے شہم شفر تین کیسیر میں غائب ہو گئی ہیں یہی رباط جب مسترخ ہو جاتے
ہیں تو جموط الرحم کا عارضہ ہو جاتا ہے یعنی رحم لٹک آتا ہے بیان تک کہ کبھی باہر نکل آتا ہے اور مجرے



تصویر نمبر ۲۴

بول کا بیان اوپر ہو چکا ہے
کیفیت طست چونکہ
عورات کے خون میں کیفیت
رطوبت ہوتی ہے اور بہت
سی آوردہ کاٹھنہ تجویف رحم
میں لگا ہوا ہے اسواسطے
آفریدگار تعالیٰ شانہ نے
ایک زمانہ خاص مقرر
فرما دیا ہے کہ اسوقت رطوبت
دمویہ کا تحالب خون سے
ہو کر خون حیض خارج ہوا

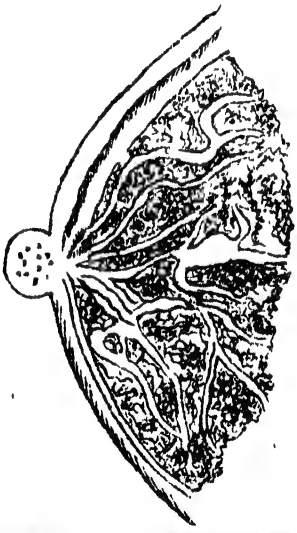


تصویر نمبر ۲۴

کرنا ہے اکثر دلائل بارہ میں پندرہ برس تک کی عمر سے قریب پینتالیس برس کی عمر تک خون حیض نکلتا ہے
اور اس خون میں مثل عام خون کے بعد خروج انعقاد نہیں ہوتا ہے بحبت اسکے کہ اس خون ردی میں رطوبات
ضلیہ ملی ہوتی ہوتی ہیں اور مقدار خون حیض کا اور زمانہ ابتدا اور انتہاے خروج خون حیض کا اور
ایام مہینہ خروج خون حیض کے ہر مہینہ میں اور مدت عمر آغاز حیض اور بند ہونے حیض کی حسب مزاج
عمومات کے مختلف طور پر ہیں کسی کو کم خون نکلتا ہے کسی کو زیادہ کسی کو عروج ماہ میں کسی کو آخر ماہ میں
کسی کو اوسط ماہ میں حیض ہوتا ہے اور جب خون حیض بند ہو جاتا ہے تب اس سن کو سن ایاس کہتے ہیں
اور تا لیم اوز موسم کو بھی کہیں نخل ہے مولفہ بیچوان کی رائے میں بار علوی کے اثر کی بھی کچھ خلعت ہے و احد اعلم

ماسوا آلات تناسل مذکورہ بالا کے دو خدقین یعنی پستان بھی داخل اعضا تناسل میں مرد کی پستان کو
شندوہ اور عورت کی پستان کو ندی اور حیوانات کی پستان کو ضرع کہتے ہیں اور یہ دو خدقے نصف کرہ کی
شکل کے صدر پر قیسری پسلی سے لیکر چھٹی ہاتھ توین پسلی تک ہوتے ہیں اور جانب قص سے ابط تک منبسط
ہوتے ہیں اور تیل بلوغ کے چھوٹے اور بعد بلوغ کے بڑھ جاتے ہیں اور صغیر اور عظم الکاحبب شخص مختلف
ہوتا ہے اور زمانہ حمل اور زمانہ رضاعت میں بڑھ جاتے ہیں اور سن شیوخ میں انکو ہزال ہوتا ہے اور
حلمہ کے گرد حلقہ بطور بالہ کے سیاہی پائل ہوتا ہے اور زمانہ حمل میں سواد اسکے رنگ کا زیادہ ہو جاتا ہے
اور بعد رضاعت پھر اپنے لون اصلی پر آ جاتا ہے اور تغیر رنگ کا دوسرے مہینہ سے حمل کے شروع ہوتا ہے
اور یہ قوی دلیل وجود حمل کی ہے اور حلمہ یعنی سر پستان میں بہت سے سوراخ ہوتے ہیں اور ندی کے
اندر چربی اور عروق اور عصاب اور جاری لبنیہ منحدرہ جانب حلمہ کے بہت ہوتی ہیں اور قنات لبنہ
دس سے لگا کر بیس تک ہوتے ہیں کہ انکے فوہات بتدریج تنگ ہو کر حلمہ کی جڑ میں مجتمع ہو جاتے ہیں

تصویر نمبر ۲



اور خون ندی میں من طبع پاکر مستحیل بہ لبنیت ہو جاتا ہے مکمل امر۔
کیفیت استقرار حمل ہر چند اس بحث کو ہم بشرح و بسط تمام
رسالہ جنین میں لکھ چکے ہیں مگر بنظر رفع نقص کتاب کے بیان بھی
کچھ مختصر کیفیت لکھتے ہیں ملاوہ اسکے جو اس رسالہ میں لکھی گئی ہے
اس مسئلہ میں اختلاف آرا بہت ہو یعنی متقدمین کی رائیں بھی
باہم مختلف ہیں اور متاخرین کی بھی رائیں باہم مختلف ہیں اور
ہر فریق اپنی اپنی رائے کی تائید میں دلائل قویہ پیش کرتے ہیں
مثلاً اس میں اختلاف ہے کہ قوت عاقدہ مرد کے نطفہ میں اور قوت
منعقدہ عورت کے نطفہ میں ہو یا بالعکس اسکے ہو مگر اسکے

بیان اختلافات اور دلائل سے ذہن کو انتشار ہو گا اور تطویل کتاب میں ہو جاوے گی لہذا جو قول متفق
علیہ فریقین ہو وہ لکھا جاتا ہے مع تحقیقات جدید کے یعنی بغیر امتداد نطفہ مرد اور منی عورت کے ٹکڑوں
جنین کا ممکن نہیں ہے خواہ منی عورت کو بلفظ منی تعبیر کیا جاوے یا بلفظ رطوبت بلغمیہ تعبیر کیا جاوے چنانچہ
قرآن سے بھی تائید ملتی ہے کہ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج بتلیہ غرض کہ جب عورت کو نایب
رجب کا اسئلہ اذ ہوتا ہے اور منی مرد کی جوف رحم میں مع منی عورت کے پہنچتی ہے تو اسکے کیرے حرکت
دو ہی بتدریج قاذون نامی کو منس کرتے ہیں وہاں سے ایک یا دو دانے جدا ہو کر رحم میں منی کے ساتھ

آتے ہیں اور نیاں انکی پرورش شرع ہوتی ہو اور بحسب اسکے کہ منی مرد اور عورت کی ملجائی ہو اور دونوں ساتھ منزل ہوتے ہیں رحم کا منہ بند ہو جاتا ہو مگر زمانہ اجراء بیض میں استقرار نطفہ کا ممکن نہیں ہو کیونکہ اسوقت میں منہ رحم کا کھلا ہوتا ہو اور وہ منی جاری ہوتا ہو وہاں رطوبت منی کا استقرار کیونکر ممکن ہو اسبواسطے بنظر استقرار حمل کے اجراء بیض سے دو چار دن پہلے یا بیض سے پاک ہونے کے بعد صحبت کی جاتی ہو اور عورت تھوڑے زمانہ تک مستلقی رہتی ہو اور بول بھی نہیں کرتی ہو اور بنظر اسی مصلحت اور بھی مصلح دیگر کے شارع نے فرمایا ہو ولا تقربوا من حتی یظہر ان اور جب استقرار حمل ہو جاتا ہو اسوقت سے عجیب عجیب تغیرات رحم میں واقع ہوتے ہیں پہلے تو یخود استقرار کے قاذف نالی رحم میں دوران خون کی زیادتی ہو جاتی ہو اور طبقات بیضیہ کے لوٹ پوٹ ہو جاتے ہیں اور کئی طرح تغیرات بیضہ میں قاذف نالی کے اندر ہو کر اور چھ سات روز کے عرصہ میں بیضہ رحم کے اندر پھونچ کر بارٹھوین تیرھوین روز طغوف بنشا ہو جاتا ہو اور رحم کے اندر ایک موٹی جھلی بنتی ہو جتنے ہفتہ سے پانچوین ہفتہ تک بچہ سر کی جانب موٹا پاؤں کی طرف پٹکا ہوتا ہو اور آنکھوں کے دو سیاہ نقطے اور منہ کا شگاف نمایاں ہوتے ہیں اور نہایت باریک ریشتے سٹرائین کے پیدا ہوتے ہیں چھ ہفتہ میں نقشہ جنین کا ظاہر ہوتا ہو آٹھوین ہفتہ تک سب اعضا بن جاتے ہیں اور ایک انچ لمبا ہوتا ہو دوسرے مہینہ بچہ ڈیڑھ انچ لمبا ہو جاتا ہو اور علامات نریا مادہ کی پانی چاتی ہو اور آٹھوین ہفتہ میں نشوونما بڑھتا جاتا ہو بیان تک کہ سا توین مہینہ (۱۱) انچ سے (۱۶) انچ تک اور آٹھوین مہینہ (۱۴) انچ سے (۱۶) انچ تک اور نوین مہینہ (۲۰) انچ تک لمبا اور تین سیر سے کچھ زیادہ وزن ہوتا ہو علامات حمل جی مسلمانا خون حیض کا بند ہو جانا سستی کا ہلکا ہونا اگر تھرماسیٹر یعنی آلہ مقیاس الطرفج میں رکھ کر دیکھیں اگر حرارت معمولی سے زیادہ حرارت ہو تو حمل ہو ورنہ نہیں حاملہ کا قارورہ (۴۰) گھنٹہ تک حفاظت سے چینی کے برتن میں رہنے دیں اگر اسپر ایک باریک پیلیہ سی جھلی جم جاوے تو حمل ہو ورنہ نہیں سرپستان کے گرد جو بالہ رنگ دار ہوتا ہو اگر اسکے رنگ میں تیرگی نمایاں ہو تو وجود حمل پر دلالت کرتی ہو نرم رحم کا بچوئی منضم ہو جانا لیل حمل کی ہو اور مسامعہ صدر یہ لگانے سے آواز حرکت قلب جنین کی سنائی دیتی ہو بحسب نرو مادہ اگر عورت کے داسنے بیض کا دانہ رحم میں آوے اور منی مرد زیادہ مقدار سے رحم میں جاوے تو مرد ہو گا ورنہ عورت شناخت نرو مادہ حرکات قلب جنین کی مسامعہ سے دریافت ہو سکتی ہیں پس اگر حاملہ کے پیٹ پر مسامعہ لگا دیں اگر جنین کی حرکات انقباض قلب کی ۳۰ سے کم ہوں تو لڑکا ہو اور زیادہ ہوں تو لڑکی ہو مگر یہ بہت باریک بات ہو بدون مشافی کامل کے دریافت کرنا مشکل ہو۔

خاتمہ علم تشریح میں تشریح جملہ حیوانات اور نباتات کی داخل ہو اور علم تشریح حیوانات کا ایک شعبہ تشریح انسانی ہو پھر اس تشریح انسانی کی بھی بہت قسمیں ہیں ایک وہ تشریح کہ جسمین صفات اعضا انسانی کا بیان ہو باعتبار نام اور وضع اور شکل وغیرہ کہ جیسا کہ اس رسالہ میں بیان کیا گیا اسکو تشریح وصفی کہتے ہیں دوسری قسم وہ ہو کہ جسمین منافع اور وظائف اور افعال اعضا بیان ہو اسکا بیان مختصر بھی کسی کسی موقع پر اس رسالہ میں ہوا ہو اسکو فیولوجی کہتے ہیں تیسری تشریح اس بات کی ہو کہ بعد لاحق ہونے بیماری کے اس عضو بیمار کی کیسی صورت ہو جاتی ہو اور کس کس عضو میں کون کون بیمار یاں ہوتی ہیں اسکو پاتالوجی کہتے ہیں اس سے اس رسالہ میں بحث نہیں کی گئی ہو چوتھی قسم تشریح جراحی ہو جسمین بیان اس بات کا ہو کہ لاش جو واسطے دریافت ضربہ و سقطہ یا کھلنے سموم وغیرہ یا واسطے معائنہ کرانے اور سمجھانے طلباء کے چیری جامے تو اس کے طریقے اور آداب چیرنے کے کیا ہیں یا پنجویں قسم تشریح عملی یعنی جب ضرورت اعمال یا کی پڑے تو اس کے چیرنے کے یا قطع وغیرہ کے طریقے کیا ہیں چھٹی قسم صند الخزرات ہو یعنی کسی عضو کو بہت دنوں تک بدستور رکھنا منظور ہو یا ہڈیوں کا قوام دیکھنا منظور ہو تو اسکی کیا تدبیریں اور کیا طریقے ہیں مثلاً سلسلہ عظام یعنی ہڈیوں کی ٹھنڈی بنانا منظور ہو تو دن لاش کو گرم پانی میں بھگا کر سڑاتے ہیں جب گوشت پوست وغیرہ اجزا گل کر ہڈیوں سے جدا ہو جاتے تب کالبہ عظام جسکو سکلٹین کہتے ہیں تیار ہوتا ہو یا عروق و اسٹیمین پیکاری کے ذریعہ سے سیلاب بھر کر سلسلہ عروق کا قائم کرتے ہیں یا کھیتیں وغیرہ کو رنج نمین منفع کر کے رکھتے ہیں اسکے بھی قواعد اور مسائل ہیں ممکن نہیں کہ اس کتاب میں بالتفصیل بلکہ بالاجمال ان علوم تشریح کا بیان ہو سکے ہر علم کے واسطے ایک ایک جلد ضخیم ہونا چاہیے ہر کیف بنظر رفیع نقص کتاب کے جو یہ اقل قلیل بطور اجمال کے لکھا گیا ہو اگر بالاستیعاب بھی ایک فن لکھا جاتا تو بھی کتاب بہت ضخیم ہو جاتی اور طالب فن کو نفع نہ تو نا کیونکہ اسکے دقائق پر ذہن کا حاوی ہونا اور بخوبی سمجھ میں آنا بہر مشاہدہ لاش کے ناممکن ہو جسقدر لکھا گیا فقط بصیرت بوجہ ما کے واسطے لکھا گیا کیا عجب ہو کہ ہمارے بعد یا ہمارے عصر میں کوئی ہمارا اہم خیال پیدا ہو کر کتب متعددہ علوم تشریح میں مدون کرے اسطرح سے جملہ علوم کی تدوین ہونی ہو امید ہو کہ ہمارے معاصرین ہماری جانفشانی اور غیر خواہی قومی پر نظر توجہ فرما کر اس فن کی تحصیل تکمیل میں کوشش فرمائیں گے۔ اب رسالہ سوم ختم ہوا اسکے بعد رسالہ چہارم بیان میں امراض کے علی العموم یعنی بقول کلی جسمین توضیح اسباب مذکورہ رسالہ اول کی ہوگی شروع ہو گا۔

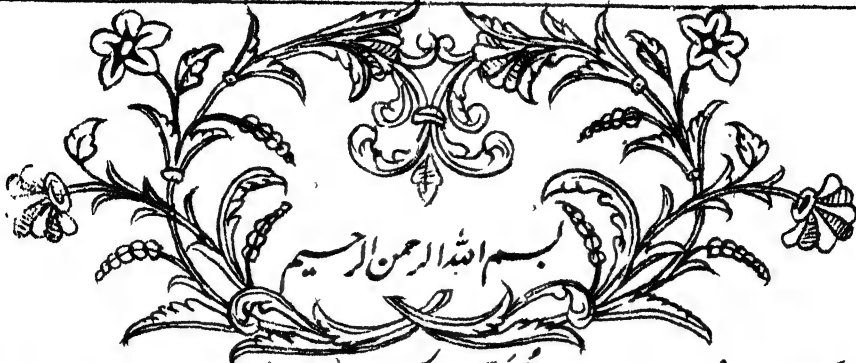
رساله چهارم

از جلد اول کتاب بحر محیط

تصنیف حکیم صغر حسین صاحب فرخ آبادی

مشتمل بر بیان

اسباب امراض



اللہم جاعل السبب لاجل الخصال المرادات۔ وفضل علی بنیک ذی المعجزات۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین ہم ارباب الکلمات۔ اما بعد التماس کرتا ہوں صغر حسین ازرقہ اللہ علاوۃ الدارین کہ یہ رسالہ چہاں کتاب بحر محیط کا ہے بیان میں اسباب امراض کے اور اس میں ایک مقدمہ اور دو باب ہیں۔ مقدمہ میں اسباب عامہ کے۔ باب اول بیان میں اسباب خارجیہ کے۔ باب دوم بیان میں اسباب داخلیہ کے۔ باب اول مشتمل ہے گیارہ فصول پر۔ فصل اول بیان تاثیر ہوا۔ فصل دوم تاثیر قالیم فصل سوم تاثیر فصول۔ فصل چہارم تاثیر مساکن۔ فصل پنجم تاثیر ملا بس۔ فصل ششم تاثیر احتمالات فصل ہفتم تاثیر دہانات۔ فصل ہشتم تاثیر معنائ۔ فصل نہم اسباب مینا نکیہ۔ فصل دہم اسباب معدیہ خارجیہ۔ فصل یازدہم بیان میں سموم کے۔ باب دوم بیان میں اسباب داخلیہ کے مشتمل ہے اوپر آٹھ فصولوں کے۔ فصل اول بیان میں اغدیہ کے۔ فصل دوم بیان میں اشربہ اعتیادیہ کے۔ فصل سوم بیان میں اشربہ مخمرہ کے۔ فصل چہارم بیان میں مخدرات کے۔ فصل پنجم بیان میں ادویہ کے۔ فصل ششم بیان میں اسباب معدیہ داخلیہ کے۔ فصل ہفتم اسباب بنیہ کے بیان میں۔ فصل ہشتم بیان میں سموم کے اور اس میں ایک خاتمہ بطور ضمیمہ کے ہے۔ مقدمہ سبب مرض اس اثر کو کہتے ہیں کہ جو کوئی مؤثر داخل یا خارج سے بدن انسان میں پہنچ کر اپنے اثر سے خلل انداز صحت کا ہو دے یعنی اپنے اثر سے صحت کو دور کر دے چنانچہ اسکا بیان اجمالی رسالہ اول میں ہوا ہے بیان بالتفصیل لکھا جاتا ہے پس سبب کی دو قسمیں ہیں ایک اسباب مہیہ دوسری اسباب مہیہ انکو کہتے ہیں کہ جسم میں پہنچ کر جسم کو آمادہ اور مستعد قبول مرض کا کر دیں یعنی جسم میں استعداد قبول مہن کی آجائے ظہور اور وقوع مرض کا چاہے ہو یا نہ ہو اور اسباب مہیہ وہ ہیں کہ جو جسم میں مرض پیدا کر دیں یعنی اس کے سبب سے ظہور اور وقوع اس مرض کا ہو جاوے مثلاً تر لکڑی کو جب حرارت سے سوکھا دینے تو اسکی رطوبت خشک ہو کر لکڑی میں مادہ قابل جل اٹھنے کا اور شعلہ بکڑنے کا آجائیگا پھر جب اس خشک لکڑی کو آگ میں جلا دینگے اسوقت یہ حرارت سبب منجم احراق کی کھلاوے گی لاجرم حسب قدر اسباب مہیہ ہیں وہ سب اسباب مہیہ ہیں مثلاً

رسالہ چہارم
طی اشربہ اعتیادیہ و اشربہ مخمرہ و مخدرات و ادویہ و مہن و مہن کی آجائے ظہور اور وقوع مرض کا چاہے ہو یا نہ ہو اور اسباب مہیہ وہ ہیں کہ جو جسم میں مرض پیدا کر دیں یعنی اس کے سبب سے ظہور اور وقوع اس مرض کا ہو جاوے مثلاً تر لکڑی کو جب حرارت سے سوکھا دینے تو اسکی رطوبت خشک ہو کر لکڑی میں مادہ قابل جل اٹھنے کا اور شعلہ بکڑنے کا آجائیگا پھر جب اس خشک لکڑی کو آگ میں جلا دینگے اسوقت یہ حرارت سبب منجم احراق کی کھلاوے گی لاجرم حسب قدر اسباب مہیہ ہیں وہ سب اسباب مہیہ ہیں مثلاً

ایک شخص نے سنگھیا اس مقدار پر کھائی کہ اس سے زندہ کی قائم رہی اور کوئی مرض نہ پیدا ہوا لیکن اس میں استعداد اشتعال حرارت کی آگنی پھر اُسے بار دوم اس قدر سنگھیا کھائی کہ جس سے اس کو فی آنا شروع ہوئی اور حرارت مشتعل ہو گئی پس مقدار اول سبب مہیہ تھا مقدار دوم سبب متمم ہوا اس طرح ایک شخص نے ہوا حار کا اشتقاق کیا جس سے اس کا بدن مستعد بقبول حرارت ہو گیا پھر اُسے غذاے حار کھائی جس سے اس کو تب آگنی پس ہواے حار سبب مہیہ تھی اور غذاے حار سبب متمم ہوئی پھر ان اسباب مہیہ اور متمم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ اسباب کہ خارج سے بدن میں اثر کرتے ہیں دوسرے وہ کہ داخل سے اثر کرتے ہیں باب اول بیان میں اسباب خارجہ کے معنی وہ اسباب کہ بدن کو احاطہ کیے ہوئے ہیں یا بدن سے ملا سبب واقع ہوئی اور باعث مرض کے ہو گئے ایسے اسباب گیارہ ہیں۔ فصل اول بیان میں ہوا کے۔ واضح ہو کہ ہوا ایک جسم رقیق اور لطیف کرہ زمین پر چاروں طرف سے محیط ہے اور سطح زمین سے (دھرم) میل تک بلند ہے زمین کے قریب ہوا زیادہ غلیظ اور بھاری ہوتی ہے اور سمندر بلند ہوتی جاتی ہے اسی قدر رقیق ملکی ہوتی جاتی ہے وہاں تک کہ ساڑھے تین میل تک سطح سمندر سے جانب اعلیٰ کے ہوا ساڑھے اکتالیس میل تک کی ہوا کے مطابق وزن میں ہوا اس سے ثابت ہو گیا کہ سنجہ کی ہوا نہایت ثقیل ہے جو تھوڑی سی وسعت و فضا میں یعنی ساڑھے تین میل میں سمائی اور اسی وزن کی مقدار کی ہوا ساڑھے اکتالیس میل میں بسبب اپنی لطافت اور سبکی کے پھیلی ہے اور سو اچھ مربع زمین پر ہوا کا وزن قریب دو گنا شے کے ہوتا ہے اور اس ہوا کے اجزائے ترکیبہ میں بحساب فیصدی کے (۷۷) حصہ نیطروجن جس کو اصل النظرون طب جدیدین کہتے ہیں اور (۲۳) حصہ آکسیجن جس کو اصل الموضیات طب جدیدین کہتے ہیں شامل ہے اور اس ہوا میں پانی کے بخارات یعنی شبنم اور کاربونات آئسڈ یعنی جموضہ خمیہ ہزار حصہ میں ایک حصہ پائی جاتی ہے اور ایٹوٹیا ہوا جو حیوانات کے بول و براز سے نکلتی ہے اس ہوا میں شامل ہوتی ہے مگر نہایت قلیل اور جموضہ خمیہ یعنی ہواے دخانی تنفس حیوانات سے پیدا ہو کر سمیں شامل ہو جاتی ہے اور کبھی اور بخارات ردیہ اس ہوا میں ملکر ہوا کو خراب کر دیتے ہیں بہر کیف ہواے جو ایک شے ضروری بقائے حیات حیوانات کے واسطے ہے خفہ گلو سے اس واسطے انسان مجاتا ہے کہ ہوا سپرند از زندگی ہے اندر بدن کے نہیں جانے پاتی ہے بہت بڑا سبب زندگی اور صحت انسان کا ہواے صاف و لطیف ہے اور تمام اجسام کو یہ ہوا محیط ہے اور غلط ہے اور ہر وقت اعضا و تنفس اور مسامات کی راہ سے ہوا بدن انسان کے باطن میں داخل ہوتی ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک نفی دوسری غیر نفی پس ہواے نفی مناسب الاجزا جو نہ خشک ہو نہ مرطوب ہو اور بخارات ماضی آئین

رسا کچھ

یعنی ہوا میں
نہایت کم پانی
ہوتا ہے اور نہایت
کم بخارات
موجود ہیں اور

نہلے ہوں گرد و غبار سے پاک ہو کوئی چیز نہیں ایسی نہ ملی ہو جو کیفیت اعتدال سے اسے خارج کر دے
 ایسی ہو موجب صحت اور زندگی حیوانات کی ہو اور جب اس میں کوئی شے زیادہ اثر کر جاوے گی تو وہ ہو
 بالضرر و سبب مہیہ امراض کی یا سبب متم امراض کی ہو گی اپن ہو اسے غیر نفی کی دو قسمیں ہیں ایک ہوا رطوبت
 دوسری بار د اور ان دونوں کی دو قسمیں ہیں ایک ہوا سے جان یعنی خشک دوسری رطوبت پس ہوا رطوبت
 غلبہ اکثر تابستان کے موسم میں اور اقلیم حارہ میں ہوتا ہوا اسیدو اسطے جب کوئی مرض حار لاتی ہو اور علاج
 اسکا صعب ہو جاوے تو واجب ہو کہ ہوا سے مسکن مریض نقل مکان یا لید یا جسطرح ممکن ہو ہوا بار میں
 منتقل کریں یعنی ہاڑون پر لیجاوین یا خس کی ٹٹی اور مروجہ وغیرہ سے تبدیل ہوا کی کریں سطح پر کسی وقت
 ہوا سے حار دخل نہ پاوے اور ہوا سے بار د کا غلبہ موسم شتائین اور اقلیم بار دہ میں ہوتا ہو پس جب مرض
 بار و صعب العلاج لاحق ہو تو اماکن حارہ اور اقلیم حارہ میں مریض کو رکھیں اور ہوا گرم تر ایسے
 اماکن حارہ میں ہوتی ہو جو دریا کے قریب ہوں یا جہان تالاب یا نالے یا جھیلیں وغیرہ ہوں اور
 ہوا سے بار و رطوبت کا غلبہ زمانہ بارش میں اکثر ہوتا ہو کہ بخارات مرطوب ہوا میں ملجانے میں پس یہ
 چاروں قسم کی ہوا بدن انسان میں اثر کر کے بدن کو مستعد لقبول امراض کردیتی ہو یا مرض پیدا کردیتی ہو
 یعنی ہوا رطوبت یا پس جسم کی رطوبات کو مستعد لقبول امراض جادہ کے کردیتی ہو لیکن اسکا اثر اقلیم بار د میں
 کم ہوتا ہو اور ہوا سے بار د یا پس مسامات بدن کو بند کردیتی ہو اور جسم کو قابل قبول امراض جادہ کے
 کردیتی ہو اور افزائش آب جو بدن سے نکلا کرتے ہیں مثل پسینہ وغیرہ کے انکو روک دیتی ہو اور رنداع
 انکا موجب حدوث امراض ہوتا ہو اور ہوا سے گرم تر اور ہوا سے سرد تر ان دونوں میں رطوبت مستعدہ
 من المار بکثرت ہوتی ہو پس جسم میں تاثیر قوی کرتی ہو اور امراض جادہ اور نزلیہ اور عمومیہ لاحق
 ہوتے ہیں کسواسطے کہ وجود رطوبت کا ہوا میں موجب تعفن بعض مواد کا جو ہوا میں موجود رہتے ہیں
 ہوتا ہو پس حرارت مع الرطوبت موجب تعفن ہوا ہو جاتی ہو اسی واسطے جس زمانے میں ہوا رطوبت
 یا بار د یا پس چلتی ہو اس زمانہ میں امراض کم ہوتے ہیں اور یہ موسم اوسط موسم گرمی اور جاڑے کا ہو
 اور جب ہوا گرم تر یا سرد تر چلتی ہو اسوقت میں کثرت امراض کی ہوتی ہو اور اس قسم کی ہوا اکثر ربيع
 اور خریف میں ہوتی ہو اسی واسطے خریف اور ربيع میں کثرت امراض کی ہوتی ہو کیونکہ عفونت لوازم
 رطوبت سے ہو اور کبھی ہوا میں عفونت بباعث اسلے ہوتی ہو کہ اقسام حیوانات مردہ مٹ گئے ہوں
 انکے بخارات ہوا میں ملجاوین یا کثرت اجتماع اور از دہام آدمیوں کا ہوا کے تنفس کے فضلات ہوں
 ملجاوین یا فضلات حیوانات مثل گوبر وغیرہ کے بخارات ہوا میں ملجاوین تو یہ ہوا مسامات بدن اور

تنفس کی راہ سے یہ مین پونچر تمام بدن کے خون میں اثر کر کے امراض و بانی مثل طاعون اور
 حماسے تیفسوس وغیرہ کی پیدا کرتی ہے اور کبھی مواد بناتی سر کے اس سے بخار آجائی ہوا میں ملجاتے ہیں
 اور یہ بات اکثر کماروں پر تالابوں یا جھیلوں یا گڑھوں وغیرہ کے جو درخت ہوتے ہیں ان پیدا ہوتی ہے
 اور وہ بخارات راہ تنفس بدن میں پونچر امراض عامہ باری واسطے پیدا کرتے ہیں جیسے تپ نوبت اور
 امراض عصبانی وغیرہ اور کبھی مواد فحی یعنی کاربان ہوا میں ملجاتا ہے تنفس سے آدمیوں کے یا نباتات
 خبیثہ سے یا بند مکان میں کولون کے سلگنے سے ہوا میں ملکر ہوا کو ایسا بھاری اور ثقیل کر دیتا ہے
 کہ اکثر اندھے کنوئیں اور کھٹون اور کھوت جبال میں یہ ہوا بسبب ثقل وزن کے مرکز ہو جاتی ہے اس
 ہوا کے ہنشتاق سے آدمی مرجاتا ہے اور کبھی ہوا میں اجزاء غباریہ دقیقہ ملجاتے ہیں جیسے اکثر
 آندھیوں کے چلنے میں ہوتا ہے پس یہ اجزاء داخل بدن میں پونچر بدن کو مستعد بقبول امراض صدریہ
 کر دیتے ہیں اسی طرح جو لوگ خشت پزی یا چونہ پزی یا اندام و تعمیر مکانات یا کارخانجات معاون میں مثل
 سیاب اور مس اور گندھک اور زرنج وغیرہ کے مصروف رہتے ہیں انکو امراض عصبی اور تشنجی وغیرہ لاحق
 ہو جاتے ہیں یا خوب گرم مکان میں کئے خوب ٹھنڈے مکان میں دفعتاً آجاوے یا ٹھنڈے سے گرم میں جاوے
 تو امراض حادثہ متعلق بہ اعضا ہضم و اعضاء تنفس عارض ہو جاتے ہیں یا مقابل میں ہوا سے شدید کے
 کوئی شخص جلد و تیز چلے تو اس سے امراض تنفس کے لاحق ہوتے ہیں اور جس قدر مکان مرتفع پر انسان
 سکونت کرے گا اسی قدر ہوا صاف و نفی کا ہنشتاق ہوگا اور جب مکانات منخفض اور مرطوب اور غیر
 متحد ہوا میں سکونت اختیار کرے گا بسبب ہنشتاق ہوا ثقیل و رطب کے عرصہ امراض فرمہ کا ہو جائیگا
 مثل داء الخنازیر یا امراض سدا و سار یقا وغیرہ امراض ضعف کے جبکہ اسکے ساتھ استعمال اغذیہ روہ کا
 بھی نہیں کیا جاوے الغرض بقائے زندگی کے واسطے ہوا سے کوئی نفی موثر قوی ہے کہ خون و ریدی کو مستحیل
 بخون شریانی کر دیتی ہے جو باعث حیات ہر ذی ریح کا ہے اسکے واسطے صحت و قوت اعضا و دور یہ یعنی ریہ
 قلب کی بھی ضرور ہے تاکہ جذب نسیم کا اچھی طرح ہو دے اگر زمین کسی طرح کا فتور پڑا مثلاً ہوا غیر نفی کا ہنشتاق
 ہو تو اسکا نتیجہ سوائے ہلاک کے اور کچھ نہیں ہے اور باقی اعضا اور قواسم انسانی میں امتداد زمانہ تک
 قوت باقی رہتی ہے اور فعل اپنا کچھ نہ کچھ کیے جانتے ہیں گو یا غذا اے اصلی اور حقیقی انسان کی ہوا ہے اور
 نزد عظم صحت کا ریہ اور قلب ہے اگر ہوا صاف و دل منطک بدن میں نہ پہنچے تو انسان فی الفور
 مرجاتا ہے اور غذا اگر دس روز تک نہ ملے تو زندگی بستر ہو سکتی ہے لاجرم اکتساب ہوا صاف متم بالشان ہے
 اسی واسطے چاہیے کہ صبح و شام ہر شخص اکتساب ہوا کے واسطے بضرورت صحت جسمانی آبادی سے باہر جایا کریں

رسالہ چھارم

لحاظ کرنا ہے کہ ہوا میں جو کچھ فاسد یا فاسد بننے والی چیزیں ہوتی ہیں ان سے بچنا چاہیے

اور مرض کی حالت میں تدبیر ہوا کی بغل مکان یا بلدیہ اور تہذیبات سے کرین یعنی ہوا سے بار کو حار اور ہوا سے
 حار کو بار دہنا دین اور ہوا سے رطب کو جاف اور جاف کو رطب بنا دین یہاں تک تو مختصر حال متعلق بعلم طب
 بیان ہوا اب تھوڑا سا حال بالاجمال متعلق ہوا و ردی علم کثیری کے جتنا مناسب ہو تاکہ بصیرت بوجہ
 حاصل ہو جاوے واضح ہو کہ تغیرات ہوا کے چند طرح ہوتے ہیں ایک یہ کہ ہوا سے گرمی باعتبار
 وزن کے ثقیل و خفیف ہوتی ہے جسقدر ہوا بہت سنجی ہوگی نہایت ثقیل ہوگی اور مضر صحت ہوگی جیسے
 منارات کی ہوا اور جسقدر اوپر جائے بہت سبک ہوتی جاوے گی جیسے چال مرتفعہ کی چوٹیوں کی ہوا لیکن
 دونوں ہوائیں مضر حیات ہیں نہایت درجہ کی ثقیل جیسے عمیق غاروں کی ہوا میں انسان مر جاتا ہے
 اسی طرح نہایت خفیف ہوا سے جیسے بلوں پر سوار ہو کر جب غایت ارتفاع کو انسان پہنچے تب بھی
 مر جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ آتش سیال کہربائی بھی ہوا میں مخرج ہو پس کسی جگہ آتش کہربائی ہوا میں کم ہے
 کسی جگہ زیادہ ہے آتش کہربائی کا اثر بذریعہ خون کے عصاب پر پہنچتا ہے اور بھی رہے ہیں اور دورہ خون میں
 اثر اسکا ہوتا ہے چنانچہ آتش کہربائی ہمیشہ زمین سے نکلے اور کو جانی ہے جب تک ہوا میں بمقدار مناسب
 مخرج رہتی ہو تب تک صحت ابدان قائم رہتی ہے اور جب یہ حرارت کہربائی تمام جو میں نہیں منتشر ہو سکتی ہے
 اور ابر کے اجزایں میں حائل ہو جاتے ہیں اور حرارت کہربائی کو ابر اپنے میں جذب کر لیتا ہے اور
 بمقدار مطلوب ہوا میں نہیں مخلوط ہونے پاتی تو ابدان آدمیوں کے بھاری ہو جاتے ہیں اور ثقل و
 کسل اور سستی اور کالہی اعضا موافق استعداد امراض کے لاحق ہوتی ہے مثلاً عصبی مزاج اور ضعیف الباغ
 آدمیوں کو اختلاج اور انصباب نوازل اور ضیق النفس وغیرہ عوارض ہوتے ہیں ضعیف المعده
 آدمیوں کے مزاج میں سورہضم اسہال وغیرہ عوارض ہوتے ہیں قروح کے التیام میں دقت واقع ہوتی ہے
 بسبب انہیں اجزائے آتش برقی کے ابر میں محقق ہو جانے سے پس جب یہ آتش کہربائیہ بطحاب ابر کے
 ترقی کرتی ہے تب گرج کی آواز آتی ہے جسکو رعد کہتے ہیں یہی آتش کہربائیہ اگر ثقیل ہو جاتی ہے تو زمین پر
 گرتی ہے جسکو صاعقہ کہتے ہیں جس آدمی پر بجلی گرے ہنگو ہلاک کر دیتی ہے اسی کی حفاظت کے واسطے
 آلود قایہ الرعد مکانون میں لگایا جاتا ہے۔ تیسرے اسباب کیمیادی سے صفائی ہوا میں تغیر آجاتا ہے
 اسی طرح پر کہ زمین کی قسم کے غازات یعنی گیسین یا بخارات لگاتے ہیں اور مادہ حرارت حیوانیہ کو
 فاسد کر دیتے ہیں مثلاً جہان کار خانے شراب کے بننے اور محمر کرنے کے ہیں وہاں حوضت نمی یعنی کاربونک
 ایسڈ بہت پیدا ہوتا ہے وہ ہوا میں لگاتا ہے جبکہ یہ غار بقدر خمس کے ہوا میں ملی اُسوقت تھوڑا طرائف
 اور انقباض صدر اور بھی مرض ہنیک یا لاحق ہوتا ہے حکماء مناخرین نے واسطے دریافت حرارت

در بردن اور نقل وزن ہو اور غیرہ تغیرات ہو ایسے کے میزان الا ہو یہ بنائے ہیں جس سے ٹھیک کیفیت ہو اکی معلوم ہو جاتی ہو اور خانہ باغ جو بنایا جاتا ہو وہاں اکثر اشعہ شمس کا فعل قوت کے ساتھ نہیں ہوتا ہو تو وہاں کی ہوا میں کاربونک ایسڈ گیس زیادہ ملتا ہو جو مضر صحت ہو لیکن اگر باغ گھروں میں ایسی وسعت کے ساتھ ہو کہ اشعہ شمس بخوبی اثر کریں تو وہاں کی ہوا اچھی معین صحت ہو ہی طرح جواہر نباتیہ اور حیوانیہ کے سڑنے سے غازیٹڈر و سلفیورک اور کلور و اکیڈی سودیا پیدا ہو کر مٹی کی طرح بعض بخارات مصدا ایسے ہیں کہ بدون ایک آلہ کے جو واسطے دریافت کرنے خواص ہوا کے صنوع ہوا ہو نہیں دریافت ہو سکتے ہیں ہی طرح بخارات معادن زمین اور رصاص اور پچ اور روح التوتیا و راتیمون وغیرہ کے امتحانات علم کیمیا سے کیے گئے ہیں انکی زیادت تفصیل سے طول کتاب و انتشار دین تصور ہو فصل دوم بجای میں تاثیر اقالیم کے جاننا چاہیے کہ خط استوا ایک خط موہوم ہو جو نصف کرۃ زمین تصور کیا گیا ہو بجا ذات دائرۃ معدل النہار کے اور زمین کی مسافت باعتبار اسکے کہ آفتاب سے کس قدر طول و عرض اسکا ہو باعتبار درجات طول و عرض کے ایک ایک اقلیم قرار دی گئی ہو اور بہت قرب کے آفتاب سے اقالیم حارہ اور اقالیم بارہ اور اقالیم معتدلہ مقرر کی گئی ہیں لیکن فراج اقالیم میں کائنات جو کہ مثل صورت شمس اور آتش کربائی اور رطوبت میاہ اور حرکات رباع کے بھی دخل ہو اسکے علاوہ بہت سے اسباب الارضیہ بھی تغیر فراج اقلیم کے ہوتے ہیں مثلاً نباتات اور حیوانات جو اُس سر زمین میں پیدا ہوتے ہیں یا زمین کے قطعات کی طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں یا ہیئت وضع اماکن سے یا ضروریات کی وجہ سے فراج اقلیم اور بلد میں تغیر آجاتا ہو اور احکام حکام سررشتہ حفظان صحت سے بھی فرق ہو جاتا ہو لہذا نے اس بحث میں ایک رسالہ مستقل تصنیف کیا ہو اور فراج اقلیم یا بلد کا کبھی کبھی بدل جاتا ہو چنانچہ جو اسباب تغیر فراج اقلیم کے ہیں بطور اصول وہ بیان کیے جاتے ہیں حکیم متقن ان اصول کی بنا پر فراج اقلیم کا دریافت کر سکتا ہو واضح ہو کہ فراج اقلیم یا حار ہو گا یا بارہ یا معتدل پس اقالیم حار معتد ہوتی ہیں خط استوا سے (۳۰) درجہ عرض تک دونوں جانب شمال و جنوب کے اور اقالیم معتدلہ وہ ہیں کہ جبکہ عرض (۳۰) درجہ سے (۵۵) درجہ تک ہو اور چاروں فصلیں اُنکی معتدل ہوں اور عرض پچاس سے قطب تک اقالیم بارہ ہیں اور نہیں دو فصلیں ہوتی ہیں گرمی کی فصل قصیر اور نشتا کی فصل بہت طویل اور روشنی آفتاب کی ست سے تمام حیوانات کی حیات قائم ہو پس روشنی آفتاب کی ہر سطح زمین پر یکساں نہیں پہنچتی ہو البتہ عام خط استوا برابر ہو کیونکہ وہاں دن رات ہمیشہ برابر رہتا ہو ہی واسطے یہاں کی قوت نموس کے برابر ہیں قوت نمونہ نہیں ہوتی ہو اور جب ہوا خشک ہوتی ہو تو آتش کربائیہ زیادہ ہو جاتی ہو پس جس اقلیم کی ہوا

پانی میں ڈالی جاتی ہیں ان اسباب سے تغیر جو اربلہ میں اور پانی میں آجاتا ہے ان سب امور کا لحاظ معالج پر واجب ہے فصل سوم بیان میں تاثیر فصول کے سال بھر میں چار فصلیں یعنی موسم ہوتے ہیں گرمی جاڑا ریح خریف پہلی فصل ریح کی ہے اس کے بعد گرمی اس کے بعد فصل خریف اس کے بعد چوتھی فصل جاڑے کی ہے پس فصل ریح کا آغاز اُس وقت سے ہوتا ہے کہ تحویل آفتاب کی برج حل یعنی میکہ میں ہو اور یہ تقریباً (۲۱) مایچ یا مادہ آذر کہ جسکو فارسی میں فروردین اور ہندی میں چیت کہتے ہیں واقع ہوتا ہے اور تین مہینے یہ فصل رہتی ہے یعنی (۲۱) مارچ سے (۲۱) اپریل یا غیسان تک ایک مہینہ اور (۲۲) اپریل یا فیسان سے (۲۱) مئی یا آبار تک دو مہینہ اور (۲۱) جون یا خیران تک تین مہینے اور مزاج اس فصل کا حائل ہے پھر (۲۲) جون یا خیران سے تحویل آفتاب کی برج سرطان میں اور آغاز موسم گرمی کا شروع ہوتا ہے (۲۱) ستمبر یا ایلول تک اور مزاج اس فصل کا حار یا بس ہے پھر (۲۲) ستمبر یا ایلول کو آفتاب برج میزان یعنی تلامین آتا ہے اور آغاز فصل خریف کا ہوتا ہے اور یہ فصل بارد یا بس ہوتی ہے پھر (۲۱) دسمبر یا کانون اول سے جب آفتاب برج جدی میں آتا ہے شتا یعنی موسم سرما شروع ہوتا ہے جب آفتاب برج حوت میں آتا ہے تب سال کا اختتام ہوتا ہے اور مزاج اس کا بار و رطب ہے لیکن زمین بھی اختلافات ہیں کیونکہ تبدیل موسم یا عوٹ تاثیر آفتاب کے ہے یعنی آفتاب کی سیر نصف کرۂ فوقانی زمین پر جو ہوتی ہے تو آفتاب خط استوا پر دو مرتبہ گزرتا ہے اس سبب سے دو اعتدال ہوتے ہیں ایک اعتدال ربی جو (۲۱) شہر آذر یا مایچ کو ہوتا ہے دوسرا اعتدال خریفی جو (۲۱) شہر ایلول یا ستمبر کو ہوتا ہے اُس وقت میں جو بلاد خط استوا کے ہیں زمین اشعہ شمسہ بطور ہتھکامٹ چڑتی ہیں اور زمانہ لیل و نهار کا بے اثر ہوتا ہے اور (۲۱) مایچ سے (۲۱) جون تک شمس مائل ہوتا ہے نصف کرۂ شمالی جانب جہان آبادی نہم لوگوں کی ہے پھر (۲۱) ستمبر سے (۲۱) مایچ تک نصف کرۂ جنوبی زمین میں جاتا ہے پس دو ٹون دوائر جو ہر سال بھر میں دو دفعہ گزرتا ہے چنانچہ نقطہ انقلاب صیفی پر (۲۲) جون کو ہوتا ہے اُس روز نہایت میلان شمس کا نصف کرۂ شمالی کی جانب ہوتا ہے اور اشعہ خطوط شعاعی کی ہمارے ملکوں میں برسبیل ہتھکامٹ واقع ہوتی ہیں اور وہ دن ہمارا نہایت طول پر ہوتا ہے اور (۲۲) ستمبر کو نہایت میل شمس کا نصف کرۂ جنوبی کے طرف ہوتا ہے اور ہم سے بعید ہو جاتا ہے اُس روز ہمارا دن اقصر یا کم ہوتا ہے تو اب جانتا چاہیے کہ یہ تقسیم سال کی باعتبار فصول اربعہ کے نسبت اُن بلاد کے ہے جن میں ہم لوگ رہتے ہیں اور نسبت مائکین و دائر قطبین کے یہاں نہیں ہو سکتی ہر دامن نقطہ و فصلیں ہوتی ہیں انھیں مہینے سے تو مہینے تک سرما کی فصل اور تین مہینے گرمی کی فصل بھی طرح خط ہوا کے مناطق کے

رہنے والوں کے بیان دو فصلیں ہوتی ہیں ایک فصل مرطوب یعنی بارش کی دوسری فصل یا پس پھر ہمارے
 بھی بیان کی فصلیں ہر سال ایک ہی نسبت پر نہیں ہوتی ہیں یعنی یہ ضرور نہیں کہ ہر سال ربیع کی فصل لطیف
 و معتدل ہو ورنے بلکہ کبھی بار د اور معتدل ہوتی ہو اسی طرح گرمی بارش اور خشکی ہوتی ہو علیٰ ہذا القیاس کبھی
 خریف بار د یا پس ہوتی ہو اور اکثر مرطوب اور معتدل ہوتی ہو اسی طرح جاڑا کبھی شدید البرد و البیوضہ اور
 کبھی بار د رطب اور کبھی معتدل ہوتا ہے اس بحث میں بھی ایک رسالہ بقراط کا بہت عمدہ ہے انہیں بقراط نے
 لکھا ہے کہ فصول مرتبہ کو فصول غیر مرتبہ سے تمیز کرنا پر ضرور ہو اُسے لکھا ہے کہ جب ربیع حار معتدل ہو ورنے
 و باران لطیف بر سے اور سیف حار یا پس ہو ورنے اور خریف بار د یا پس ہو ورنے اور شتا بار د رطب ہو ورنے
 و جسم انسانی پر مطابق ان حالات کے تغیرات مختلف ہوتے ہیں اور انتظام کے ساتھ ہوتے ہیں اور جب
 فصول اپنے مزاج پر نہیں ہوتی ہیں تو تغیرات طرح طرح کے جسم انسانی میں ہو جاتے ہیں ایک دن کچھ کیفیت
 مزاج انسانی کی ہوتی ہے دوسرے دن اور کیفیت ہو جاتی ہے یا دن میں کچھ کیفیت ہوتی ہے اور شب میں
 کچھ اور ہو جاتی ہے پس بحالت انتظام فصول کے جاڑ وں کے آخر میں جو فصل ربیع ہوتی ہے اس فصل میں
 حیوانات اور نباتات میں حرکت ہوتی ہے درختوں میں پتے نکلنے ہیں کلیان پھولتی ہیں آگ سے تاپنا
 دھوپ میں ٹھینا ناگوار ہوتا ہے لباس سرد گوارا نہیں ہوتا ابتدا فصل میں خفیف سردی اور آخر فصل میں
 خفیف گرمی اور اوسط میں اعتدال ہوا ہوتا ہے اکثر حیوانات بچے جنم میں دودھ بہت پیدا ہوتا ہے فواک
 رہ ہوتے ہیں زراعت کو بالیدگی ہوتی ہے جسم انسانی امراض التہابی کے واسطے مہیا ہو جاتا ہے بسبب
 یہی تولد خون کے اور تپ دائمی یا منقطعہ یا جلدی یا حصہ لاحق ہوتے ہیں اسکے بعد فصل گرمی کی آتی ہے
 موسم میں گرمی کی شدت ہوتی ہے زراعت کاٹی جاتی ہے فواک پک جاتے ہیں یہ بہتر فصل ہے اس میں
 امراض کی کمی رہتی ہے لیکن جسم کو واسطے امراض قنہ ہضمی کے مہیا کرتی ہے اور سر پر دھوپ لگنے سے امراض
 غیبہ کے واسطے سر کو مہیا کر دیتی ہے اگر اس موسم میں پسینہ نہ لگا لا جاوے تو نزلات صدر پر گرتے ہیں پھر
 یوں کے آخر میں فصل خریف آتی ہے اس میں بسبب بارش کے نزلات کی کثرت ہوتی ہے اور امراض صدر
 امراض عین اور امراض قنہ ہضمیہ لاحق ہوتے ہیں یہ اور الفصول ہے تغیرات جو سے بہت
 باط کرنا چاہیے اسکے بعد جاڑ وں کی فصل آتی ہے اس میں حرکت و طوبات سائلہ کو سکون آ جاتا ہے
 نباتات میں بھی اور نباتات میں بھی اس واسطے نباتات کا عصا دم کم نکلتا ہے اور پتے درختوں کے خشک
 جاتے ہیں اور ہوام اور حشرات الارض ٹھپ رہتے ہیں یہ اجماع الفصول ہے اور ہوا اسکی سرد و خشک
 ہے اور تغیر جو میں بہت کم ہوتا ہے اگر احتیاط ہو اکی نہ کی جاوے تو اثرات صمد اور امراض التہاب پیدا ہوتے ہیں

فصل چہارم بیان میں مسکن کے معنی انسان جو اپنی حفاظت جسم اور مال اور آسائش کے واسطے اور جانوران موزی وغیرہ سے بچنے کے واسطے مکان سکونت بناتا ہے یہ بھی ایک سبب قوی اسباب مؤثرہ صحت میں سے ہے اسکا بھی نفع و ضرر شدید ہوتا ہے پس طبیب پر واجب ہے کہ وضع مکان اور طریقہ بناء وغیرہ امور کا لحاظ تشخیص مرض میں کرے کہ واسطے کہ بعض آدمی مثل اعراب بادی بالون وغیرہ کے خیموں میں رہتے ہیں بعض درختوں کی ڈالیوں اور پتوں سے گھرنیا کرتی سے لیس کر کے رہتے ہیں بعض گارے یا کچی اینٹ کا مکان بناتے ہیں بعض خشت پختہ یا چوبہ پتھر کا مکان بناتے ہیں پھر وضع مکان اور وسعت اور تنگی میں اور رخ میں مکان کے اختلاف ہوتا ہے جسقدر مکان زمین بلند پر اور وسیع متعبد والو ہونگے معین صحت ہونگے اگر ایک تنگ اور پھوٹے سے مکان میں زیادہ آدمی رہتے ہونگے اور جو امجد و شہین نہ آتی ہوگی بسبب کثرت و جانبیت ہوائے تنفس کے ہمیشہ امراض میں مبتلا رہینگے یا مکان سکونت میں بھیر بکری گائے گھوڑا وغیرہ جانور باندھتے ہوئے ضرور انہیں ہتھکڑیاں قبول امراض دیر کی آج و بگی اسید واسطے دہیات قلیل آبادی میں رہنا بہتر ہے نسبت شہر گنجان اور آبادان کے دریاؤں کے کنارے پر یا نشیب کی زمینوں میں یا تجارت آبادیہ کے قریب یا جبال ناریہ کے قریب رہنا بڑی بڑی بلند دیواروں میں رہنا جہاں ہوائے متجدد نہ آسکے یا تنگ کلیوں میں جہاں دھوپ اور ہوائ نہ آتی ہو یا خندقوں میں رہنا نہایت مضر صحت ہے یا تنگ مکان میں درخت عظیم الشان لگا لیا جسکے سایہ سے دھوپ کی صورت نہ دکھائی دے یا مکان کی دیواریں بلند ہوں اور اسکے صحن میں بقول لوئے ہوں آسمین پانی سیچنے سے نہایت ہوا خراب ہو جاتی ہے اور دیواروں میں اور زمین میں لونی پیدا ہو جاتی ہے اور مکان میں کیچڑ کا ہونا اور مزابل کا قریب ہونا یا مذبح یا نیل کی کوٹھی کا ہونا مضر صحت ہے یا بارود بنانے کا یا پٹاخون کے بنانے کا کارخانہ یا تیراب گوگرد کھینچنے کا یا نوشادریا سبھی یا دھن لاکار یا قرون البہام کا کارخانہ ہو وہاں بھی بیوقوف نہ چاہیے بلکہ مکان صاف اور ہوادار اور کشادہ ہو پس طبیب کی نظر سبب اسباب مہمہ اور متمہ پر رہنا واجب ہے فصل پنجم بیان میں ملبس کے مؤثرات خارجیہ سے محفوظ رہنے کے واسطے انسان کو لباس پہننا واجب ہے اور لباس باعتبار فضول سلال اور رواج ملک اور قول اور غربت کے مختلف ہوتے ہیں اور لباس کی تاثیر بدن انسان میں کئی طرح سے ہوتی ہے ایک یہ کہ حرارت اور برودت اور رطوبت خارجیہ کو جلد میں اثر کرنے نہیں دیتا ہے اسوجہ سے وظائف جلد میں ہرج نہیں واقع ہوتا ہے دوسرے لباس کی سطح جلد پر موجود رہنے سے ایک حرارت پیدا ہونی جسکی وجہ سے پسینہ آجاتا ہے تیسرے جس مادہ حیوانی یا نباتی سے لباس بنایا گیا ہے اسکا اثر ہوتا ہے جو تھے رنگ لباس کا اثر ہوتا ہے

لباس عادات اجتماعیہ
جانانی اور مدلل ہو
اور نیک و غیر ہشمار
کیسے بنایا دود و ملت
میر کہ بخارات زمین
عہ جبال ناریہ کوہ
پیش نشان مہینوں
پادشاهان ملک و
رسانہ چارم
میر کہ بخارات زمین
عہ جبال ناریہ کوہ
پیش نشان مہینوں
پادشاهان ملک و
رسانہ چارم

اور آستین عبادہ قبا وغیرہ کی ڈھیلی ہونی چاہیے اور بھاری عامہ سر اور دماغ کے واسطے مضر ہے اور
 قفسہ یعنی ٹوپی سب میں بہتر اور حافظہ صحت پر پوش ہے یعنی ترکی ٹوپی جس میں پھندا ہوتا ہے اسی طرح
 عورت و مرد کے لباس اور سن کے لباس یعنی طفل نوزائیدہ اور فطیم اور شبان اور کھول اور
 شیوخ کے لباسوں میں فرق ہے بخوف تطویل فرو گذاشت کیا گیا ہر کیفیت لباس موسم اور فصول کے
 جدا کا نہ ہن پس اگر جاڑے کا لباس گرمی میں پہنا جاوے تو اس سے ضعف کے امراض پیدا ہوتے ہیں
 اور اگر گرمی کا لباس جاڑے میں پہنا جاوے تو اس سے موثرات جو کا اثر قوی بدن میں پہنچتا ہے
 اور امراض بارہ پیدا ہوتے ہیں اگر ایک لباس مدت تک بدن پر رہے اور تبدیل نہ کیا جاوے تو
 امراض جلدیہ لاحق ہوتے ہیں اور تسدید مسامات ہو جاتی ہے اور ہوام موزیہ مثل جون وغیرہ کے پیدا
 ہو جاتی ہیں غرض کہ تبدیل لباس اور غسل اور نظافت جسم کو حفظ صحت میں خلل عظیم ہے اور گیسلا کپڑا
 پہننا سخت مضر ہے اس سے امراض اعضا منفس اور اعضا ہضم اور دورہ کے لاحق ہو جاتے ہیں اور
 تبدیل فرش اور بساط پٹنگ کی جیسے آدمی سوتا ہے ضروری ہے اور حالت نوم میں کپڑا اوڑھنا واجب ہے
 کسواسطے کہ بحالت نوم موثرات جو کا اثر زیادہ ہوتا ہے اور غطا اور فرش کا تبدیل کرنا موافق موسم بھی
 واجبات سے ہے لیکن مادت کو بھی سمین دخل ہو گوارا کثرت نہ رہتے ہیں بسبب مادت کے انکو ضرر
 نہیں پہنچتا ہے فصل ششم بیان میں استحمات کے بدن پر جو میل داخل یا خارج سے پیدا ہوتا ہے
 انکی نظافت کے واسطے غسل کرنا ضروری امر ہے اور غسل تین طبع پر ہوتا ہے ایک پانی جسم پر بہانا
 دوسرے دریا میں یا نہر میں یا حوض میں غسل کرنا غوطہ لگانا تیسرے حمام میں نہانا پس تینوں طرح کے
 غسل میں تھوڑی دیر کے واسطے صحرارت و ہرودت کی بڑھتی ہے کسواسطے کہ نہانے میں بجائے
 ہوائے محیط کے احاطہ پانی کا بدن پر ہو جاتا ہے اور جلد کو محاسن ہوائے باز رکھتا ہے دوسرے جلد میں
 ترطیب کاسیتہ آجاتی ہے کیونکہ جلد اجزائے رشیہ کو مسامات کی راہ سے مقص کر لیتی ہے اسوجہ سے جلد
 نرم اور کشیدہ محسوس ہو جاتی ہے پس اگر گرمیوں میں بوقت مناسب ٹھنڈے پانی سے غسل کیا جاوے
 تو حرارت دور ہو جاتی ہے قلب کو فرحت ہوتی ہے پسینہ کا کلنا کم ہو جاتا ہے تغیرات ہوائیہ کو مفید ہوتا ہے
 سستی و کبابی دفع ہوتی ہے اور دریا میں نہانا اس سے قوی الاثر ہے اور افزجہ حارہ میں زیادہ مفید ہے
 اور شیوخ کو مضر ہے کیونکہ نہیں حرارت غریزی کم ہوتی ہے اور جن اشخاص کو آب سرد سے
 انزعاج حاصل ہوتا ہے آب سرد مفید نہیں ہے اور حبس وقت میں کہ پسینہ نکل رہا ہو بدن پسینہ سے تر ہو
 یا دھندلے ہو یا درطقت ہو یا خون بوا سیر جاری ہو یا امراض صدر یا عضلات میں مبتلا ہوں

بالمعدہ میں نقد ہضم ہو رہی ہو انجدار نہوا ہو ایسی حالتوں میں غسل کرنا نہ چاہیے اور جاڑوں میں آب گرم سے
 غسل کرنا چاہیے (۲۰) درجہ سے (۳۰) درجہ تک حسب برداشت جلد کے پانی گرم ہو دے آب گرم جب
 بدن پر پڑتا ہو تو بھلا معلوم ہوتا ہو ہشاکو مفید ہو جلد کو نرم کرتا ہو متخاص مسامات میں ترقی ہوتی ہو اور
 کلیال اور رقب کو دور کرتا ہو اور شیوخ اور عورات اور اطفال سب کے موافق ہو حوامل اور
 امراض کو بھی جائز ہو اور بہت گرم پانی سے نہانا موجب حدوث امراض البتہ یہ کاہی اور حمام کے
 چار مکرمے دو طرح کے ہوتے ہیں ایک بیوت جاف یعنی خشک درجہ اور ایک رطب یعنی تر کرہ جو پانی کے
 بخارات سے گرم کیا جاوے اور ایسے حماموں میں علاجا اور دوائ نہانے کی یا میٹھنے کی یا ترخ و غیرہ کی
 ضرورت ہوتی ہو فائدہ حمام میں صحت کو غسل کرنے کا یہی ہو جو اد پر مذکور ہو اگر حمام کے غسل میں قوت
 اثر ہو اور رقب اور مکان بہت جلد جاتا رہتا ہو اور بلغمی مزاجوں کو بھی نافع ہوتا ہو اور بدن کا ملوانا
 غسل میں نفع اور موجب نظافت ہو اور ترخ یعنی اُبنا ملوانا بھی بہت مفید ہو اور صابون سے
 بدن ملوانا اکثر امراض میں مفید ہو اور خنک خون بہت چارہ ہو انکے خون میں کبھی صابون سے غلیان ہو جاتا ہو
 خصوصاً جب صابون میں صوڈا کا جزو زیادہ ہو دے بہر حال ہمیشہ استحمام حار سے امراض موثرات جو کہ
 پیدا ہوتے ہیں یعنی مداومت اسکی ہر موسم میں بدن کو مستعد کر دیتی ہو واسطے قبول اثر و شرارت جو کہ
 اور مداومت استحمام بار دکی بدن کو متیا کر دیتی ہو واسطے قبول امراض بار دہ کے اور نہ کہ استحمام بھی موجب
 حدوث امراض ہو فصل ہفتم بیان میں دہانات کے یعنی خوشبودار عطر یا تیل ملنا۔ فرحت اور
 خوشبودار کے واسطے استعمال عطر کا کیا جاتا ہو اور باون کی حفاظت کے واسطے یا بدن کی خشکی دفع کرنے کے
 واسطے پھلیل وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں مگر بعض بلاد ہند میں مثل بنگالہ کے اور بھی اور بلاد میں اقلیم
 مآثرہ میں واسطے تقویت بدن اور حفظ صحت کے ابتدائے عمر سے تیل جسم پر ملتے ہیں اگر استعمال اسکا
 صورت میں تو مبتلا سے امراض ہو جاتے ہیں امراض جلدیہ اور کبھی تب بھی لاحق ہو جاتی ہو یہاں تک کہ
 بعض اشخاص بلاد غیر کے سوڈان میں بقا ضاے آب و ہوا اور رواج ملک کے معتاد تہ ہیں کہ ہو گئے
 مگر جب وہ اپنے وطن کو بعد مدت مدید آئے تو تب وغیرہ امراض اُنکو لاحق ہوئے اور تہ ہیں سے
 انھوں نے صحت پائی اور ساکنین بلاد متحدہ نہ فقط بنظر تعظیہ و تفریح کے استعمال عطر کا یا پھلیل کا کرتے ہیں
 اس جہت سے کہ بعض عطر مشک میں دم دیئے جاتے ہیں ایسے عطرون کی مداومت سے امراض
 صباقی پیدا ہوتے ہیں اور بعض امراض ایسے ہیں کہ عطر کا بے سے اُنکو تحریک نوازل ہو جاتی ہو ایسے
 خاص کو اسکے استعمال سے احتیاط چاہیے اور بعض ادیان اسید واسطے ملے جاتے ہیں کہ رنگ درونق

بدن میں پیدا ہونے سے اس قسم کے ادیان میں جو اہر معدنیہ مثل سیلاب اور رصاص اور مارشیشا ملا یا جاتا ہے اس کے استعمال سے بدن مستعد قبول امراض کا ہو جاتا ہے اور بعض واسطے رنگ بالون کے جو اہر نباتیہ اور معدنیہ کا مثل مازو اور پوست انار اور برادہ میس یا حدید وغیرہ کے استعمال کرتے ہیں یا نیل اور برگ خا لگاتے ہیں اس سے بالون کو بھی ضرر پہنچتا ہے اور امراض جلدی اور عصبانی لاحق ہو جاتے ہیں اور کبھی ان ادیان کے جو اہر مقررہ کو مدہ تک پہنچاتے ہیں جس سے عوارض قنات بعضی کے لاحق ہو جاتے ہیں مثل بحش یا قبض کے مؤلف ہیں ان کو یہ تجربہ ہوا ہے کہ برکت اللہ خان نامے ایک ٹھکان شاہجان پور کے رہنے والے تھے انکو عارضہ جذام کا آغاز ہوا میں نے علاج انکا کیا بغنا میت شافی حقیقی کے آرام ہو گیا دوسرے سال ایام ربیع میں پھر آغاز مرض ہوا پھر علاج کیا آرام ہو گیا اسی طرح چار برس تک یہی کیفیت رہی پانچویں برس ایک فقیر انکے پاس آیا اور کہا کہ میں سنگھیا کا تیل نکال دو لگا اسکی مالش سے پھر یہ مرض خود نہ کر گیا چنانچہ اسے سنگھیا کا تیل نکال دیا اور کہا کہ اسکی مالش کیا کرو اور وہ فقیر چلا گیا انھوں نے براہ حسن عقیدت وہ تیل دھوپ میں بیٹھ کر خوب بدن میں ملوایا اور حسب معمول سورہ آخر کار مصرع کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ چونکے تھے ہم انکو جگا جگا کر کہہ سوتے ہی میں روح نکل گئی کسی طرح کی تکلیف پہنچ یا تو یاد درد وغیرہ کی کچھ نہ تھی اس فقیر نے سوائے سنگھیا کے اور کچھ اجزاء بھی ملا کر تیل چھینچا تھا اس واسطے بیٹھم کی دوائے احتیاط چاہیے فصل ہشتم صنائع کے بیان میں پیشہ اور حرفت کو بھی صحت و مرض کے معاملہ میں دخل عظیم ہے اور بضرورت معاش کے کوئی صنعت یا حرفت اختیار کی باقی ہے اور صنعت یا حرفت کے اقسام بکثرت اور بہت مختلف ہیں پس بعض صنائع ایسے ہیں جو متعلق آنکھ کی محنت سے ہیں جیسے شغل تحریر یا فطری سازی یا خیاطت اس سے بیشتر امراض بصر پیدا ہوتے ہیں اور بعض حرفے ایسے ہیں کہ جنکو تعلق حرکت سے ہے جیسے قاصدی یا ہرکارہ کا پیشہ یا حراثی یعنی کشتکاری یا وقافی یعنی آٹا بنانا اور پسینا یا حالی وغیرہ یہ پیشے امراض نخ کے واسطے جسم کو تھکا کرتے ہیں اور بعض پیشے اور شغل غرض و فکر سے متعلق ہیں جیسے صنعت اختراع و ایجاد یا علم یا شعر گوئی وغیرہ انکے یہ امور دماغ کو واسطے قبول امراض محنت کے آمادہ کرتے ہیں بعض پیشے ایسے ہیں جن میں استنشاق ایسی فاسدہ سے گزیر نہیں ہے جیسے بیتا ر یعنی چو نہ پر یا طحان یعنی چکی پیسنے والا وغیرہ ان حرفوں سے امراض صد اکثر عارض ہوتے ہیں اور بعض پیشے ایسے ہیں کہ جنہیں حرارت سے برودت کی طرف یا برودت سے حرارت کی طرف منتقل ہونا پڑتا ہے جیسے نان بائی طبخ حامی وغیرہ اس سے امراض نوازل پیدا ہوتے ہیں بعض پیشے ایسے ہوتے ہیں جنہیں موثرات جو کاش از زیادہ ہوتا ہے جیسے صیاد و ملّاح ان لوگوں کو امراض مختلف

جیسے امراض صدر و امراض البطن وغیرہ لاحق ہوئے ہیں اور بعض پیشے متعلق باور ہین جیسے کاناجانا و غطا کتنا وغیرہ ان لوگوں کو امراض عضلے صوت اور صدر کے عارض ہو جاتے ہیں پس ان اشخاص کو چاہیے کہ مراعات اپنے امراض کی ہمیشہ ملحوظ رکھیں فصل نہم بیان میں اسباب میخانگیہ کے۔ میخانک معرب ہر میکانک کا اور طلب جدید میں میخانک کی جگہ میکانک کا بھی ہتھال کرتے ہیں میکانک اس علم کو کہتے ہیں جس سے کلین مثل قفل کنجی گھڑی وغیرہ آلات جرنقیل کے بنا سکتے ہیں اور بدن انسانی دو قسم کی چیزوں سے مرکب ہے ایک ترکیب کیمیادی یعنی عناصر بسیطہ سے دوسرے ترکیب میکانکی جیسے مفصل اعضا اس ترکیب سے واقع ہیں کہ انسان جب چاہے بیٹھ جاوے جب چاہے لیٹ جاوے مٹھی چاہے بند کرے چاہے کھول دیوے کہ باطانات کی طنائین لگائی گئی ہین کہ دل اپنے مقام پر معدہ اپنی جگہ پر کبد اپنی جگہ پر حلق پر سلسلہ ہڈیوں کا اس حکمت سے بنایا گیا ہے کہ جسکے بوجھ سے مستقیم القایۃ چل پھر سکتا ہے ساعدہ عضد سے جانب وحشی نہیں مل سکتا ہے جانب انسی مل جاتا ہے اور سیطرہ صد ہا کلین جسم انسانی میں ہین انھیں کلون کی مشافی سے نٹ لوگ بعض بعض کثر تین عجیب و غریب تعجب خیز دکھاتے ہیں بہر کیف ان کلون میں جو کسی سبب خارجی سے فوراً پڑ جاتا ہے اسکو اسباب میخانگی کہتے ہیں پس یہ اسباب ہیئت و بنیۃ انسانی میں خلل انداز ہوتے ہیں از انجملہ آلات راضہ ہین جو گوشت کو کھپل ڈالتے ہین جیسے لاکھی سونٹا وغیرہا دوسرے آلات نازر یہ ہین جیسے بندوق قیسوے آلات حادثہ ہین جیسے تلوار چوٹھے آلات و آخرہ ہین جیسے نیزہ و تیر وغیرہ یا آگ یا جواہر کا دیہ یعنی جلانے اور زخم ڈالنے والے جیسے تیزاب شورہ اور بہت سے موثرات خارجہ ہین اور انکو اسباب باویہ بھی کہتے ہین اور اسہین ضربہ اور سقطہ بھی داخل ہے ضربہ اسکو کہتے ہین کہ کوئی شہ انسان پر اگر گرے مثل پتھر یا لٹھ کے اور سقطہ اسکو کہتے ہین کہ انسان کسی پر گرے مثلاً انسان کو ٹھے پر سے گر پڑا اور حرق النار اور حرق المار اور حرق الکدن اور حرق الصاعقہ بھی انھیں کے ذیل میں ہے اور جراحت یعنی تفرق اتصال جلد میں یا گوشت میں ہو جانا اور جب تک اسہین ریح نہ پڑے تب تک اسکو جراحت کہتے ہین اور زخمون کے بھی اقسام ہین ایک جراحت بطن حبسین تین کل پڑتی ہین اسکو جائفہ کہتے ہین دوسرے قاشرہ کہ جلد سے زخم تھماور ہو ا ہو تیسرے طمہ کہ گوشت بھی کٹ جاوے چوتھے موصو کہ جھلی کٹ کر ہڈی تک پہنچے یا پتھوین باشمہ کو مسین ہڈی ٹوٹ جاوے چھٹے ناقظہ کہ ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ کر نکل آوے ساتوین مامومہ کہ جراحت سر غشاء آم الدماغ تک پہنچ جاوے غرض کہ ان سب کا بیان تفصیلی اپنے مقام پر آویگا۔ فصل دہم بیان میں اسباب معدیہ خارجیہ کے۔ یہ وہ اسباب ہین کہ اپنی قسم کا مرض

دوسرے شخص میں بھی پیدا کر دیتے ہیں اور انکو امراض متعدیہ بھی کہتے ہیں جس طرح حصہ اور جلد ہی جب
 چھپک ایک گھر میں کسی لڑکے کو نکلتی ہو تو بالضرور اوروں کو بھی نکالتی ہو اسکی تعدیہ کی نوبت یہاں تک
 پہنچتی ہو کہ اس سے حمل تلقیح یعنی ٹیکا لگانا جاری کیا گیا ہو اسکو تعطیم بھی کہتے ہیں طریق اسکا یہ ہو
 کہ تھوڑا سا مادہ چھپک کا لیکر بازو پر بچہ صحیح کے اند کے خراش کر کے یہ مادہ لگا دیتے ہیں اس سے بخار
 اسی طرح کا بچہ کو عارض ہو جاتا ہے جس طرح چھپک کے نکلنے کے قبل آتا ہو اور اس منع مخدوش پر آب پڑ جاتا ہو
 جس میں تمام مادہ چھپک کا بھرا ہوتا ہو اس آبلہ کو تراش کر مادہ کال ڈالتے ہیں یاد آفرینی کہ کبھی کو
 دار زہری بھی کہتے ہیں یعنی آتشک اگر کسی عورت کو ہو وے تو اس سے صحبت کرنے سے مادہ آتشک جانب
 ثانی کے جسم میں بھی اثر کر کے آتشک ہو جاتی ہو یا بعض اشخاص میں ایسا مادہ قابل ہوتا ہو کہ اگر درو
 کرتی ہوئی شرح آنکھ کو دیکھ لیون تو آنکی آنکھ میں بھی اسکا اثر پونچ جاتا ہو یا مرض جرب یعنی خارش میں
 باریک اور نہایت چھوٹے کپڑے ہوتے ہیں اور وہ کپڑے نیکر سکوب سے دکھائی دیتے ہیں یہ کپڑے
 نہایت سریع الانتقال اور سریع النفوذ جلد میں ہوتے ہیں جو شخص دوسرا اسکی جلد سے تماس کرے
 فی الفور خارش کا کپڑا دوسرے کے جسم میں نفوذ کر کے خارش پیدا کر دیتا ہو اور بعض حکماء اسباب
 نوعیہ کو بھی اسباب متعدیہ میں شامل کیا ہو وہ کہتے ہیں کہ اسباب متعدیہ کبھی ہوا جو میں منتشر ہو جاتے ہیں
 وہ اشخاص متعدد ہیں نوع واحد کا مرض پیدا کر دیتے ہیں اسی کو وہ کہتے ہیں مثلاً مادہ طاعونی ہوا اراض میں
 مل گیا اس سے ایک جامع مرض طاعون میں مبتلا ہو گئی یا مہلکتہ دامہ یا حائے تیفسوس یا حمیات تھقلعہ
 یا ذسنطار یا وغیرہ امراض کا مادہ ہوا جو میں منتشر ہو گیا اس کے سبب سے یہ امراض پھیل جاتے ہیں
 لیکن محققین اسکو قسم جداگانہ قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہوائے بسبب عفونت مادہ حیوانی یا نباتی
 کے فاسد ہو جاتی ہو اس ہوائے ہنسناقی سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں فی نفسہ ہیں مرض میں مادہ
 متعدی نہیں ہو لہذا یہ بھت ہوائے ہوا ہو۔

اسباب

باب دوم بیان میں اسباب داخلہ کے مشتمل اوپر آٹھ فصلوں کے

فصل اول بیان میں اخذ یہ کے۔ ظاہر ہو کہ واسطے قائم رہنے بنیہ انسانی اور حصول طاقت اور
 اصلاح بدن اور عوص تحلیل کے ہتمال غذا کا ضروری ہو اور تمام چیزیں دنیا کی تین قسم پر میں جنکو موالید
 ثلثہ کہتے ہیں یعنی نباتات اور حادات اور حیوانات اور انسان کی غذا میں منجملہ حادات کے فقط نمک
 داخل ہوتا ہو یہ جزو ضروری حیات کا ہو بانی کوئی چیز داخل غذا نہیں البتہ نباتات اور حیوانات داخل
 غذا انسان کے ہیں جو ب میں اکثر جنوب کا مثل گیہوں وغیرہ کے آٹا میس کر روٹی پکا کر کھاتے ہیں

لہذا عوص میں پڑنا تکلیف ہو گئی ہو

والین اسکی کھاتے ہیں چاول پکا کر کھاتے ہیں خامی کی حالت میں مثل چنے وغیرہ کے کھاتے ہیں اور
میوہوں میں اکثر بغیر طبع یا طبع کے ساتھ کھائے جاتے ہیں جیسے سیب ناشپاتی اناس وغیرہ اور طبع کے
بقولات استعمال میں ہیں اسی طرح گوشت انداد و دودھ وغیرہ کھانے میں آتے ہیں گرم مصالحوں میں لونگ
الاجی کالی مرچ وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے اور ان سب چیزوں کے مزاج اور خواص مختلف ہوتے ہیں اور
اجزائے ہر ہرے انکے بھی مختلف ہیں اور جانوران وحشی اور انسانی دونوں طرح کے ماکولات میں داخل ہیں اور
انسان کے لحاظ سے بھی بچے اور جوان اور بوڑھے کھائے جلتے ہیں پھر ہر جانور کا مزاج بھی مختلف ہے
گوشت بھی کسی کا ثقیل کسی کا سیرج لضم ہو کوئی جانور بھری ہو مثل مچھلی وغیرہ کے کوئی بری ہو گوشت قلع
یعنی نمک سود یا پُرانا متعفن یا جلایا یا قید کھانے میں آجاتا ہے یہ سب ردی الجو ہر ہرے میں اکثر
انفس امراض پیدا ہوتے ہیں دوریوں بھی غذا کا اثر جسم انسان میں پیدا ہوتا ہے یا ترکیب غذا کی یا طریقہ
پکانے کا خراب ہوتا ہے وہ بھی مورث امراض ہو یا مقدار غذا میں تکثیر ہو جاتی ہے اس سے تخرج وغیرہ
لاحق ہو جاتا ہے آئے ہیں اکثر غش ہوتا ہے یا گیموں خراب قسم کے ہوتے ہیں وہ باعث بیماری کا ہوتے ہیں
یا چاولوں میں کئی رہ جاتی ہے یا گرم مصالحہ زیادہ پڑ جاتا ہے اس سے خون میں فساد آجاتا ہے ہندوستان میں
مرچ شرج اور ہلدی کا زیادہ رواج ہے اس سے بھی صحت میں فساد ہوتا ہے خون میں احتراق ہو جاتا ہے اس طرح
خواک کی تاثیرات اور امزج مختلف ہیں اور بھی باسی اور تازہ کا نفیج اور غیر نفیج کا فرق ہوتا ہے خشک و
تر میں بھی فرق ہے نمک باوجودیکہ حافظ صحت ہے مگر اسکی بھی کمی و زیادتی مقدار سے امراض پیدا
ہوتے ہیں اور بعض اوقات اسکے جو ہر میں اختلاط بعض اور جو اہر مضرہ کا ہو جاتا ہے ہر حال بیشتر
غذائے امراض پیدا ہوتے ہیں پس مناسب ہے کہ ہمیشہ غذا سے لطیف سیرج لضم صالح الکیموس
جید الجو ہر کھائی جاوے روٹی اگرچہ اکثر خوب کی پکائی جاتی ہے مگر سب سے بہتر نان گندم ہے جس کے
گیموں خوب صاف کیے جاوے نمٹنے چنا وغیرہ شوائب کی آمیزش سے پاک ہو اور عمدہ پانی میں
آٹا گوندھا جاوے اور عیش ردی جو ایک قسم نان پاؤگی ہے سب اقسام میں عمدہ ہوتی ہے اور ترکاریوں
میں شلغم کہہ تو رہی اور سویا میتھی کا ساگ اور پالک کا ساگ اور خرفہ کا ساگ اور گاجر مناسب اکثر
امزج کے ہیں اور بٹاطیس یعنی آلو تو بشرط ہضم نہایت عمدہ غذا ہے اسی طرح بھنڈی بھی اچھی ہے
اور اٹار میں انجیر اور انگور اور سیب اور بھی اور پر تقال یعنی دلائی نارنگی اور توت اور نوز یعنی
کیلہ مفید ہیں مگر سب میوے اسوقت کھائے جاوے جب خوب پکاوے اور غذاؤں میں بیض نیمبرشت
دودھ اور گوشت جلوان عمدہ غذا ہے لیکن انڈا اگر زیادہ پاک جاوے خصوصاً اسپیدی انڈے کی

جو گرم پانی میں پکائی جاوے عیسر المضم ہوئی ہو اور دھجن لوگوں کے موافق مزاج ہو بہت اسٹلا
 غذا ہو اور جنگو دست لاتا ہو یا نفخ کرتا ہو یا بلغم بکثرت پیدا کرتا ہو انکو استعمال اسکا نہ چاہیے اور قسطہ
 یعنی بالائی معوی غذا ہو جسکے معدون میں اسکے ہضم کی طاقت نہیں ہو انکو کھانا نہ چاہیے اور گھی نازہ
 خوشبو ہو دے بدبو گھی نہایت مضر ہو اور شیر اور لود وغیرہ طیور کا گوشت سبک اور خفیف ہوتا ہو اور چوزہ
 مرغ سے بہتر کوئی گوشت نہیں ہو اور رو جو بھیجی کا گوشت بھی بہت مقوی ہو اور مصالحہ میں بعض نباتات
 ہیں جیسے پیاز لہسن و تھیا لوگت الہی و ارجینی تیزیات اور کدو وغیرہ انکا مقدار نہایت قلیل ہونا چاہیے
 اور محو ضات میں سرکہ و لیمو و حصرم یعنی انگور ترش و خام و دہی و انہ خام بھی قلیل المقدار چاہئیں اور
 بلاد بارہ میں اور موسم شتا میں استعمال لحم کا اور بلاد حارہ اور موسم حار میں استعمال اغذیہ نباتی کا ضروری ہو
 اگر بدامست اغذیہ نباتیہ کی معدہ کو ضعیف کر دیتی ہو اور مقدار غذا اتنا ہی چاہیے جسقدر ہضم ہو سکے
 جب تھوڑی بھوک باقی رہے تب کھانے سے ہاتھ کھینچ لینا چاہیے اور مقدار ہضم سے زیادہ کھانا
 قطع نظر تو لید امراض کے عمر کو کوتاہ کر تی ہو اور جن روز انسان کو ثقل غذا معلوم ہو اُس روز فاقہ
 کرنا واجب ہو اور تداخل یعنی ایک غذا ہضم نہ ہونے پاوے اُسپر دوسری غذا کھالینا نہایت مضر ہو
 اور بچہ و خلو معدہ کے فی الفور غذا کھانا مناسب نہیں ہو کیونکہ معدہ کو تھوڑی دیر راحت دینا و اجبات سے
 ہو اور بہترین اوقات طعام اہل ہند کے واسطے زمانہ شتا میں مابین نو اور دس بجے دن کے اور مابین
 آٹھ نو بجے شب کے اور گرمیوں میں مابین دس اور گیارہ بجے دن کے اور قبل از مغرب شب کے
 واسطے مناسب ہو مگر ترتیب اوقات انضباط کے ساتھ ضروری ہو اور شب میں کھانا کھانے کے تین
 چار گھنٹہ کے بعد سونا چاہیے اور ایک وقت کھانے کی عادت ڈالنا مضر اور ضعیف ہو اور غذا کو
 جسقدر چبا کر باریک کیا جاوے اور لعاب دہن خوب آمین مزج ہو گا اُسی قدر ہضم غذا اچھا ہو گا بلکہ ایک
 گھنٹہ سے زیادہ دیر کھانے میں نہ لگانا چاہیے اور جب انفعالات نفسانی مثل غصہ اور رنج وغیرہ کے
 لاحق ہوں اسوقت نہ کھانا چاہیے اور بھی کھانا کھانے کے وقت ذکر یا خیال رنج کے امور کا یا کیفیاتون کا
 نہ کیا جاوے بلکہ فرحت اور سرور کی باتیں ہو وین اور بھول وغیرہ مفرحات پیش نظر ہو وین اور کھانے
 کے درمیان میں ایک بار سے زیادہ پانی نہ پیا جاوے و نہ بھی قلیل المقدار ہو دے اور بعد غذا کے دو گھنٹہ
 یا تین گھنٹہ کے فاصلہ سے پانی پینا چاہیے فصل دوم بیان میں اشربہ اعتیاد یہ کے یعنی معمولی
 پانی جو بطور عادت پیا جاتا ہو برابر اعانت ہضم غذا کے اور واسطے بدل یا تحلیل سائلات بدن کے
 پانی پینا ضروری ہو اور یہی پانی خون کو رفیق کر کے مجاری خفیفہ میں پہنچاتا ہو اور بھی مواد سائلہ کے

فضلات پانی کے ذریعہ سے خارج ہوتے ہیں جیسے بول اور پسینہ اور جس طرح ہوا میں اور اہتویہ مضمرہ
ممزوج ہوتی ہیں اسی طرح پانی میں بھی مواد مضمر مزوج ہو جاتا ہے جیسے چونا۔ گنیشیا۔ سلفیورک الیٰس یعنی تیرپ
گوگرد۔ اور کلورین۔ اور سوڈا۔ اور نوشادر۔ اور شوره وغیرہ اور طب جدید میں مشروبات کی تین قسم
کی ہیں ایک مشروب مُبَرَّد اسکی دو قسمیں ہیں ایک پانی دوسرا مشروب مائید مبردہ جسے افشرو لیون حسین
پانی اور قند اور عرق لیمو ملا یا جاوے یا آب زلال آلو یا آب زلال تر بندھی یا شیر بادیان یا شیر تخم
خیارین وغیرہا دوسرا مشروب مخمر بسیط جیسے خمرو بنید وغیرہ تیسرا مشروب مخمر مستطیر اسکو رو حیسات
کہتے ہیں پس مشروبات مبردہ میں فضل پانی ہی اور اسی کا استعمال ہوتا ہے اور یہی معین حیات ہے لیکن
اسکو زیادہ مقدار میں پینا ہضم میں فتور ڈالنا ہے اور قطعاً نہ پینا بھی مضرت ہے اور امزجہ عصبیہ میں یا جنگہ
مزاج میں یوست ہے یا گرم مزاج میں اُنکے واسطے شربت مار ضروری اور اوقتی ہے اور پانی پینے کے واسطے
ایسا چاہیے کہ ٹھنڈا اور صاف اور شفاف اور بے بو اور عدیم الطعم یعنی نہ سیلکھا ہو اور نہ مکین ہو اگر
صابون کو اُس میں حل کیا جاوے تو خوب حل ہو جاوے اور اُس میں جھاک یا بلبلے نہ ہو دین اور دال
اور بقول جو اُس میں پکائی جاوے جلد گل جاوے اور پانی کو خوب جوش دینے سے بخارات بن کر
اُڑ جاوے اور کوئی چیز اُس میں باقی نہ رہے اور آب باران سب سے بہتر ہے اگر اسکی صفی کی بہت سی
شرائط ہیں ایک یہ کہ اول باران کا نہ لیا جاوے دوسری پارچہ صاف میں لیا جاوے تیسری یہ کہ
قبل اُس بارش کے آندھی نہ آئے گرد وغبار نہ چھایا ہو چوتھی بہت بجلی نہ کرے کی ہو رکھنے میں اسکے بہت
احتیاط و نظافت چاہیے تاکہ کیڑے نہ پڑ جائیں اور بہت گل کر جو پانی ہوا ہو وہ بھی ثقیل ہے اور بچوں کے
پانی میں اکثر جو اہر مختلفہ ارضیہ مل جاتے ہیں اور بہت گہرے کنوئین کا پانی اوقتی ہے اور آب راکہ
اور نالون کا پانی یا جس پانی میں مواد حیوانی یا نباتی یا ثمراتی ہووے اُسکا استعمال نامناسب ہے اور
پانی کے صاف کرنے کے کئی طریق ہیں ایک یہ کہ بطور عرق کے کشید کر لین دوسرے یہ کہ کوسٹلے اور
کنکر اور بالوسے تین گھڑوں میں ٹپکا لین جیسا کہ یہ طریقہ بالفعل اشہر اور مزوج ہے تیسرے یہ کہ فلتر کر لین
اسکی بوتلون اور ظروف کا بھی رواج ہو گیا ہے اور پھٹکری یا نرمی وغیرہ آدو یہ سے صاف کرنا مناسب
نہیں ہے اور ظرف رصاص میں پانی کا رکھنا بہت مضرت ہے اور مشروبات مائید مبردہ کا استعمال موسم
گرمایں امزجہ حارہ کو مفید ہوتا ہے کوئی شربت لیمو کوئی شربت انارین کوئی لعاب بہیدانہ کوئی خالص پانی
اور قند کا شربت پیتا ہے اسکا استعمال موافق مادت اور مزاج کے چاہیے اور امزجہ بلغمیہ میں شہد خالص
اور پانی ملا کر شربت پینا نافذ ہے فصل سوم بیان میں اشربہ روحیہ اور مخمرہ بسیطہ کے۔ شراب کی

لہذا اضمحلال

بندھا ہوا پانی جو جاری نہ ہو ایک جگہ ٹھہرا ہو

دو قسم ہیں ایک وہ کہ شراب چھان لی جاتی ہو اسکو مخمرہ بسیطہ کہتے ہیں دوسری وہ کہ شراب کو تقطیر کر لی جاتی ہو اسکو مشروب روحیہ کہتے ہیں مخمرہ بسیطہ کی نسبت مشروب روحی قوی اور اطہر الیبتا ہے ہوتی ہو اس کے کثرت پتھال سے ضعف معدہ اور غلظت غشاء مخاطی معدہ اور خدان اشتهاء ہو جاتا ہو پھر تدریجاً ضرر اسکا بقیہ اعضا تک پہنچتا ہو بڑھا یا قبل از وقت آجاتا ہو جس تمام اعضا کی کم ہو جاتی ہو فاج ہو جاتا ہو اور اور امراض ہی قبیل کے ہو جاتے ہیں اگر کثرت قلیلہ کے ساتھ اماکن بار دہ میں استعمال کیا جاوے تو نافع ہو بشرطیکہ پانی سرد ملا کر پی جاوے اور خلل معدہ میں سخت مضرت ہو اور مخمر بسیطہ جیسے نمید ہو اسکو بہت طرح پر ہلتے ہیں اور جس چیز سے امتزاج اسکا کوٹے ہیں اسکی رائیج محسوس ہوتی ہو اور نمید الشعیب اور نمید الکھاح اور نمید الکرشمی وغیرہ اس کے اقسام ہیں امزجہ لیسفاوی کو اور جن شخصوں کو اشتغال متعہ عضلات و درپیش ہیں موسم برد میں استعمال اسکا نفع دیتا ہو اور پھر جہ صفاویہ اور دومیہ کو اس سے اجتناب واجب ہو اگرچہ طب جدید میں سیقدر سکونافع بیان کیا ہو مگر سکوترا افسوس اور تعجب شیخ الرئیس پر آتا ہو کہ انھوں نے اس کے مدائح قانون میں بمبالغہ تمام بیان کیے ہیں حالانکہ ہم بلا لحاظ مذہب فقط اپنے تجربہ چل سالہ کے رو سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے کبھی کسی شخص کو اس سے نفع ہونے نہیں دیکھا بلکہ صدمہ و اشخاص کو اس سے ضرر اٹھاتے دیکھا البتہ موسم بار دہ میں بلغمی مزاجوں کو جرت ہقدر نفع فوری ہوتا ہو کہ حکایت برد جاتی رہتی ہو اور کسل دکالمی دفع ہو جاتی ہو تھوڑی دیر کے واسطے پھر جب خار کے وقت غلبہ تشنگی ہوا اور انھوں نے اب سرد پیا اس نفع سے زیادہ ضرر لاحق ہو جاتا ہو جتنے صدمہ یا آدمیوں کو طرح طرح پر اس سے مضرت ہوتے دیکھا ہو ہر ایک قسم کے ضرر کی ایک ایک حکایت لکھتے ہیں - ایک لاکیل کا تھوڑے فی الجملہ طب میں بھی مدخلت رکھتے تھے مگر میخواری کی عادت اُن سے نہیں چھوٹی تھی تدریجاً انکو ضعف بصارت نے نہان تک ترقی کی کہ آخر کار نابینا ہو گئے اور ابتداء جب انکو ضعف بصر شروع ہوا اسوقت یہ کیفیت تھی کہ انکی آنکھوں کے آگے عجز اسوقت معلوم ہوتا تھا کہ جس وقت وہ شراب پیتے تھے اور جس روز وہ اپنے اوپر حیر کر کے کم پیتے تھے تو ضعف بصر میں بھی کمی ہو جاتی تھی لیکن بال کو یہ بھی جاتی رہی اور بالکل نابینا ہو گئے۔ دوسری ایک کا تھوڑا روغہ افیون تھے انکو میخواری سے عارضہ اسہال لاحق ہوا مطلب میں آئے اُن سے کہا گیا کہ خمر سے اجتناب کرو بقائیت ایزدی انکو صحت ہوئی انھوں نے استعمال سے جاری کر دیا پھر اسہال لاحق ہوا پھر سعال اور ترک شراب سے صحت ہوئی اسید طرح تین بار دورہ ہوا پھر تھوڑے مرتبہ کے دورہ میں مر گئے تیسری ایک مسلمان حلوائی کو دیکھا کہ کثرت نوشی سے سکتہ ہو کر مر گیا۔ جو تھی ایک نواب صاحب فرخ آباد کے بادہ نوشی کے سبب سے مبتلا سے استسقا ہو کر

عالم بالا کو سدھارے۔ پانچویں ایک نواب زادے بعارضہ تپ محرق طویل ہوئے بعد از شراب کے بہت تھے انکو
 ممانعت شدید کر دی گئی جب استعمالِ مہر و ات و طیفیرات سے افات ہو اسی روز بھر دینے شراب کے اشتداد
 اور اشتعالِ حرارت کا بیان تک ہوا کہ تیرہ سال ہو کر مر گئے ^{۱۱} چھٹی ایک سقہ کو دیکھا کہ بسبب کثرتِ مینواری
 کے بعارضہ فالج و سکتہ رہی قفا ہوا۔ ساتویں بہت سے یورپین کو بحالتِ نشہ شراب کے خود کشی کرتے
 ہوئے سنا اور ایک کو چشم خود دیکھا۔ آٹھویں ایک کرانی کو اسی شراب سے مجنون ہو جاتے دیکھا۔
 نوہم ایک رئیس کو دیکھا کہ جسوقت استعمالِ خمر کا کرتے تھے اختلاجِ قلب اس شدت سے تکلیف دیتا تھا
 کہ موت کا سامنا ہو جاتا تھا مگر افسوس ترک اسکا ہو سکا آخر کار اسی میں جان دی غرض کہ ایسے واقعات
 صد ہا مطلب میں پیش آئے اور کتبِ جدید میں بھی ایک جنون کی قسم جنونِ مخمری لکھی ہے کہ ادیانِ مخمری و جہ
 ہو جاتا ہے اسکے علاوہ مشاہدہ اور بدابہت شاہد ہے کہ جسوقت شراب حلق سے اتری دماغ میں فتور آیا
 پانچویں میں لغزش ہوئی اعصاب کا اقلالِ حائار با عقل و حواسِ رخصت ہوئے پس ضرر دماغی تو پہلا
 مرتبہ اسکا ہے اور جو کثرت ہوئی تو غفیان اور قی لاحق ہوئی جو دلیل قوی فسادِ معدہ کی ہے جب اسکا
 اثر پورا ہو چکا تو اب کبد میں اسکے اثر نے سرایت کی تشکی کا غلبہ ہوا حیثیت ہو کہ جس مضر خیر کا ضرر
 ایسا بدیہی ہو اُس سے اجتناب نہ کیا جاوے بلکہ کہا جاوے شعرِ صیت دانی بادۂ گلگون مصفی جو ہے
 حسن را پر در دگار سے عشق را پیغمبر ہے ۱۲ افسوس ہے ایسی سمجھ پرہ امیو اسطے با فعل اکثر عقلاء
 فرنگ نے اسکے انبیاء و راج کے واسطے مجلسِ شوری قائم کی ہو اور اسکے انبیاء کی تدابیر
 سوچی جاتی ہیں خدا کی سعی کو مشکور کرے ہزار نفرین اُس قوم پر جسکے بیان یہ اتم الخبائث حکمِ معبود
 مہی ہوا اور وہ اسکا استعمال کریں اور شہر الہ دنیا والاخرۃ قرار پا دیں فصل چہارم بیانِ مین
 مخدرات کے۔ ایک قرأتی بنی آدم پر یہ نازل ہے کہ اکثر بندگانِ خدا کو عادت کسی نہ کسی چیز
 کے استعمال کی ہوتی ہے اور اُس شے کا استعمال کرنا موجبِ حفظِ صحت یا ضرر و فرحت کا اپنے
 ہن میں یقین کرتے ہیں یہ اشیاء و قسم کی ہوتی ہیں یا فحشی اور مخدر یا منبتہ یعنی منعش
 درات غریزی کی پس فحشیات معنادرہ میں ایک شراب ہے جسکا بیان اوپر ہو چکا وہ مستحرم
 ننگ ہے طب جدید میں اسکو حشیہ لکھا ہے اسکو حشیہ الفقرا اور ننگ اور فلک سیر اور فلک ناز
 رہن پر ہی وغیرہ کہتے ہیں اسکے استعمال سے بھی دماغ میں فتور آتا ہے چٹن و امردی نہایت درجہ کی
 جاتی ہے بعدہ میں ایسی تھوہر پیدا کرتی ہے کہ گو مقدارِ ہضم سے زیادہ غذا اٹھائی جاوے مگر اقیان
 ری شکم کا نہیں ہوتا ہے امیو اسطے آلاتِ غذا میں فتور آجاتا ہے اور قابض اور محسک ہے بعض اسی

اسرا شام

مخمری کی کثرت سے فسادِ معدہ کی

برقیان بنا کر کھاتے ہیں اسکو معجون کہتے ہیں استعمال اسکا بھی مضر صحت اور مورث امراض دماغی اور قنات ہضمی کا ہے اکثر اشخاص معتاد افیون کے ہوتے ہیں اسکا ضرر شراب سے بھی بڑھ کر ہے کسی قسم کا نفع آمین نہیں ہے بجز اسکے کہ دوائے نزلہ کو اسہال کو روکتی ہے اور کسی قدر مسکات ہے لیکن اسکی عادت کرنا متعلق صحت اور مستراح اور نغیر دماغ ہے عمر کو تازہ ہوتی ہے اور بدن میں خارش پیدا کرتی ہے نیند جاتی رہتی ہے جسم لاغر ہو جاتا ہے قبض شدید لاحق ہوتا ہے اشتہاک کم ہو جاتی ہے قلب کو سخت مضر ہے ہم نے مطب میں دیکھا کہ ایک شخص شاکی اختلاج قلب اور خفقان شدید کا آیا ہر چند مفوجات اور مسکنات قویہ کا استعمال کر آیا کچھ سودمند نہوا اور وہ شخص تین ماہ افیون صبح کو اور تین ماہ شام کو کھاتا تھا اُس سے کہا گیا کہ معجون مُبدل المزاج کا استعمال کر کے افیون ترک کرادی جاوے گی اُسوقت یہ عارضہ قلب کا جاتا رہیگا اُسے کہا کہ مجھ سے ترک اسکا ہرگز ممکن نہیں ہے پھر چند مہینے بعد وہ شخص پھر آیا اور وہی شکایت خفقان و اختلاج اور اضطراب قلب اور گھبراہٹ کی بیان کی پھر اُس سے کہا گیا اُسے انکار کیا آخر کار جب چوتھے مرتبہ وہ پھر آیا تو اسکو زجر اور بد اخلاقی کے طور پر کہا گیا کہ ہمارے پاس مت آؤ ہم کبھی تمہارا علاج نہ کریں گے اُسوقت سے اُس شخص کو کچھ ایسی غیرت آئی کہ چپ چاپ اپنے گائون کو جہان کا زمیندار کھٹا چلا گیا اور اپنے دل میں عہد کر لیا کہ اب قطعاً افیون نہ کھاؤنگا آٹھ روز تک برابر اعضا شکنی اور بھینچنی کے شدائد اُسے جھیلے اور ایک دانہ اسکے منہ میں نہ گیا بخود پڑا رہتا تھا نوین روز اسنے غذائے قلیل کھائی غرض کہ ایک مہینہ کامل تک ترک افیون کی اذیتیں جھیلیں بعد اسکے مطب میں آکر سرگرمی بیان کی اسکو مقویات قلب اور مفوجات کا استعمال کر آیا عارضہ خفقان دفع ہو گیا اسی طرح ایک ہنساری معتاد بافیون تھا اسکے معدہ میں فتور آگیا تھا قبض شدید اور درد معدہ رہتا تھا معجون ازاراتی کے استعمال سے بتدریج افیون ترک کر کے علاج معدہ کا کیا تندرست ہو گیا۔ یہی طرح ایک رئیس کا معالجہ کیا گیا اکثر آدمی ٹھیکے پھاٹکتے ہیں اُس سے بیشتر عارضہ ہستسقا لحمی کا ہو جاتا ہے اور مذک بازون اور چند بازون میں صدمہ ایسے دیکھے کہ نوباوہ جوانی سرسبزی و کامرانی کے ساتھ لعلہا تاجلا آتا ہے کہ انھوں نے مذک یا چند دوا استعمال شروع کر دیا چند ہی روز میں مرجھا کر افسردہ و پشیمردہ بلکہ بدتر از مردہ ہو گئے دنیا میں کسی کام کے نہ رہے چند مغزین کی اولاد کو دیکھا کہ بجا لٹ فانی البالی انھوں نے یہ شغل جاری کیا مدد قلیل میں انکا رزق رفتہ ہو گئے نان شبینہ کو محتاج ہو گئے کسی طرح کا اپنا قوت لا بوقت پیدا نہیں کر سکتے تھے اور عین شباب میں طائر روح انکا پرواز کر گیا پس استعمال سے اپسی چیزوں کے اجتناب کلی کرنا چاہیے

اور اسکو ایک طرح کا قہر آتی جانتا چاہیے مصرع خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے بہ اور بعض چیزیں عادت کی ایسی
ہیں کہ وہ فتنی اور مخدراور علی العموم مضر صحت نہیں ہیں مگر عام طور سے عادتاً رائج ہیں جیسے چاء اور قہوہ کہ بلاد
عرب میں قہوہ بکثرت اور چائے کم مستعمل ہے اور اور بلاد میں چاء بکثرت اور قہوہ کم مستعمل ہے ایک استعمال سے
نہیں بیکر ہوتا ہے اور نہ بخ اور دماغ کو ضرر شدید پہنچتا ہے البتہ تھوڑی دیر کے واسطے بغلاش حرارت
غریزی کا ہو جاتا ہے اگر صرف اوی جوان عمار کا استعمال کریں تو نیند جاتی رہتی ہے مزاج میں جو بھست
آجاتی ہے قلب میں حرارت پیدا ہوتی ہے مٹی رقیق ہو جاتی ہے خلل معدہ کے واسطے مضر ہے البتہ بلاد بارہ
میں اور کھول اور شیوخ کو اور موسم سرد میں نافع ہے ہندوستان میں پان کھانے کا بہت رواج ہے
یہ بھی بغلاش حرارت غریزی کا کرتا ہے بوسے دہن اور ذائقہ زبان کو خوش آئند کرتا ہے مقوی دماغ
اور قلب ہے لیکن افراط اسکی بھی مضر ہے باعث چو نہ کے مسوڑے خراب ہو جاتے ہیں دانت کم زور
ہو جاتے ہیں اکثر پان کے ساتھ تاکو کھائی جاتی ہے اگرچہ ریاح معدہ اور تفتیح اور رفع قبض کو مفید ہے
اور رطوبات معدہ کا اخراج کرتی ہے مگر بکثرت مصنف قلب ہے اسی طرح تاکو تحفہ میں پنا تحلیل ریاح اور
رفع قبض کرتا ہے دانتوں کو صدمہ نواز ہے بچاتا ہے مگر قلب اور ریہ کے واسطے مضر ہے علی ہذا اناس کا
سو گھنا تر لہ کو ناک کی طرف رجوع کرتا ہے آنکھوں کے واسطے مفید ہے مگر قوت شامہ اور دماغ کو ضرر
کرتا ہے بہتر یہی ہے کہ انسان جس فطرت پر مجبول ہو اسی طرح رہے کسی چیز کی عادت نہ ڈالے
صد ہا بندگان خدا ایسے بھی ہیں کہ وہ ان چیزوں کا استعمال نہیں کرتے ہیں اور تو مند اور صحیح البتہ اور
قوی المزاج ہیں اور ان اشیاء معتادہ سے اگرچہ چند روز کے واسطے موجب تفریح یا تسکین عوارض کے
ہوتے ہیں لیکن وہ فرحت چند روزہ منجر بلال مدت العمر کے ہو جاتی ہے مصرع سلعے عیش و غصہ سال خیز
کا مضمون صادق آتا ہے اور جسم آمادہ قبول امراض متنوع کا ہو جاتا ہے اور امراض اعصاب و امراض ضعف
گھیر لیتے ہیں اپنے ہاتھ سے اپنی عمر کا تلف کرنا ہے فصل پنجم بیان میں ادویہ کے ظاہر ہے کہ دو امین ایک
جو ہر ایسا ہوتا ہے کہ وہ بدن میں اثر کرتا ہے اور کیفیت زائدہ پیدا کرتا ہے اور ڈاکٹری میں اکثر دواؤں کی
روح اور دہی جو ہر موثر کا استخراج کرتے ہیں اسی واسطے دوا انگریزی کی تاثیر جلد اور قوی ہوتی ہے
اور مقدار میں بھی نہایت قلیل دی جاتی ہیں اگر وزن معینہ سے اندک زائد دی جاوے تو ضرر عظیم
پہنچتا ہے اور امراض مملکہ پیدا ہوتے ہیں اور بھی اکثر سموم کا استعمال دوا ٹکیا جاتا ہے اس
صورت میں بڑی احتیاط اور ہوشیاری استعمال دوا میں واجب ہے اور طب قدیم میں بھی کوئی دوا
ایسی نہیں ہے کہ کسی نہ کسی عضو کے واسطے ضرر نہ کرتی ہو اور ظاہر ہے کہ مرض بغیر استعمال دوا کے دفع

نہیں ہوتا ہو پس استعمال دوا کا واجب ہوا اس صورت میں اگر بہت بے احتیاطی اور غفلت کے یا بپا عیش
غلطی تشخیص کے کوئی دوا مضر استعمال میں آگئی تو بیشک اس سے کوئی مرض پیدا ہوگا مثلاً گلوٹیل کہ
سیاہ مکلس ہو اکثر رفع قبض اور نفخ مادہ اور امراض زہریہ یعنی آتشکی مرضوں کے واسطے دیا جاتا ہے
اور یہ احتیاط رہتی ہے کہ قدر معین سے زیادہ نہ ہو اور بھی زمانہ مقررہ سے زیادہ دنوں تک نہ استعمال
کیا جائے اور دانتوں اور مسوڑوں کو نہ لگنے پادے اگر ان شرائط میں فرق آدیا ضرور مسوڑے درم
کر جاوینگے رال ہینگلی منہ آجاوینگا گلے میں غدد درم کر آوینگے کیفیت استسقاء لمبی کی عارض ہو جائیگی
یا تیزاب گندک یا تیزاب شورہ یا تیزاب نمک دفع امراض کے واسطے دیا جاتا ہے اگر قدر شربت سے زیادہ
بدن میں پہونچے گا سبب اسکے کہ اگال ہمدہ میں خراش کرے گا درد پیدا ہوگا بڑا اطراف ہو جاوینگا ہیض
لیکیوراموتیا یعنی نوشادر محلول کے زیادہ پی جانے سے گلے میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے عسر البلع کا
عارضہ ہو جاتا ہے خون کی قز آتی ہے معدہ میں درد ہونے لگتا ہے اسہال المہم ہو جاتا ہے یا سبب
مسہلات حادثہ ہیں اگر قدر شربت سے زیادہ دیے جاوین تو فوات بعضی میں تہج پیدا کرتے ہیں
پیش اور نخس ہو جاتی ہے اور دست زیادہ آتے ہیں مریض ضعیف ہو جاتا ہے یا مقدار معین سے کم
دی جاوین تو تلب و پھینی اور کرب اور اضطراب قلب لاحق ہوتا ہے بدانت مولف اکثر اددیہ
انگریز یہ ہیں اس قسم کا ضرر شدید ہو اور طب جدید کی ادویہ مستعملہ میں اس سے کم ضرر ہے اور
ادویہ مستعملہ طب قدیم اس سے بھی زیادہ اخف الضرر ہیں لیکن ایسی ہی اخف تقع بھی ہیں حقیقت
مشکک طب جدید کا بہتر ہے ہر کیفیت دوا کے استعمال میں خوب جو دت اور ردات اور گنگنی اور
سازگی اور کیفیت استحصار دوا کا لحاظ اور سن اور قوت مریض اور فصل اور ہوا اور اقلیم
اور پیشہ وغیرہ کی مراعات واجب و اقدم ہے فصل ششم بیان میں اسباب معدیہ و اخلیہ کے
یعنی اکثر امراض متوالیہ ہوتے ہیں کہ اگر والدین میں کسی کو وہ بیماری ہو تو اولاد کو بھی جو دکی چہا پنچہ
آتشک یا جنون یا برص یا نزلہ یا ضعف کسی عضو کا اگر مان یا باپ میں ہوگا تو اولاد کو بھی خوف اسکا ہے
مگر یہ امر ضروری نہیں ہے کہ خواہ مخواہ والدین کے امراض اولاد کو بھی ہو اگرین اگر ایسا ہوتا تو بعض
امراض بھی جو متوالیہ ہیں مخصوص بقبا ئل و شعب اور خاندان کے ہو جاتے ہاں ایسا اتفاق ہوتا ہے
کہ اگر باپ کو آتشک کا مادہ موجود ہے اسوقت میں جو نطفہ استقرار پاوے گا تو بیشتر اس بچے کو بھی
یہ مادہ ستاوے گا یا اس بچے میں استعداد قبول اس مرض کی حاصل ہوگی یا اگر باپ کا دماغ ضعیف ہے
اور اسکو نزلہ کا خلل رہتا ہے تو بیٹے کو بھی نزلہ ہوگا یا استعداد حدوث نزلات کی اس میں ہوگا ہو

فصل ہفتم بیان میں اسباب پختہ انسانی کے۔ یہ اسباب وہ ہیں کہ قبضہ انسانی میں موجود ہوں جیسے مزاج اور سن اور استعداد شخصی مثلاً ایک شخص کا مزاج دمووی ہو اسکی جہت سے امراض خون کے لاحق ہو کر آتے ہیں یا سن شوخت ہو اسکی وجہ سے ضعف یا فتور ہضم یا درد آنتوں میں ہوتا ہو یا پسیدہ ہو جانا بالوں کا لاحق ہووے یا مرض موروثی لاحق ہو جاوے اگرچہ اسکا بیان ضمن میں اسباب متعدیہ کے کیا گیا ہے لیکن یہ اسباب متعدیہ اور مبنیہ دونوں میں شامل ہیں متعدیہ میں باعتبار معدوی کے اور اسباب مبنیہ میں باعتبار داخل مبنیہ ہونے کے یا ارتداد عرق کی جہت سے کوئی بیماری ہو یعنی ہمیشہ پسینہ نکلتا تھا پھر اسکا کلنا موقوف ہوا اس جہت سے بیماری پیدا ہو گئی یا بسبب اسفداد و جس حیض یا نفاس کے کوئی بیماری لاحق ہووے یا خون بواسیر کے محتبس ہو جانے سے یا کثرت غلیظ و غصب یا افراط خزن وغیرہ اعراض نفسانی سے عارضہ پیدا ہو تو یہ اسباب مبنیہ کہلاتے ہیں کسواسطے کہ مبنیہ کے اثر موجود ہونے میں چنانچہ امراض مبنیہ میں موجود ہیں اور مبنیہ کو واسطے قبول مرض اپنے جنس کے مہیا کرتے ہیں مثلاً مزاج دمووی بدن کو واسطے قبول امراض دمویہ کے مستعد اور مہیا کرتا ہے جیسے رومات یا بواسیر یا نزلت رحمی یا حیات التہابیہ دمویہ وغیرہ امراض کے یا مزاج عصبی واسطے قبول امراض نخب کے مثل جنون اور اختلاج عصب اور وجع مفاصل وغیرہ امراض عصبیہ کے مہیا کرتا ہے یا مزاج لیفی واسطے قبول امراض بلغمیہ کے یا امراض بارہ مرنہ کے حسب طرح غدد بلغمیہ یا سمن مغرظ وغیرہ کے جسم کو مستعد کرتا ہے یا مزاج صفراوی واسطے اکتساب امراض صفراویہ کے مثل حمی صفراوی اور امراض کبد اور امراض قناب ہضمی وغیرہ کے بدن کو مہیا کرتا ہے یا ہی طح سن ایک طفولیت کا ہوتا ہے اسکی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک طفولیت اول جسکا زمانہ سات برس کی عمر تک ہے اسوقت میں بسبب ضعف چہنہ اور شرمحت امتصاص کے ہر قسم کی بیماریاں خصوصاً امراض نخب اور امراض قناب ہضمی اور امراض صدر اور امراض جلد کو اکتساب کرتا ہے اسکے بعد سن طفولیت ثانی میں یعنی پندرہ برس کی عمر تک استعداد اکتساب امراض التہابیہ اور امراض نخب اور امراض ریہ اور امراض جلدیہ کی رہتی ہے پھر سن ثبوت یعنی غفوان جوانی کا پچیس برس تک رہتا ہے اس سن میں امراض حادثہ مثل حیات وغیرہ کی استعداد ہوتی ہے پھر پچاس برس تک سن کولت ہوتا ہے اس میں جیسا سبب لاحق ہو گیا اسکے موافق بیماری ہوتی ہے پھر ستائیس برس تک سن شوخت ہے اس میں امراض شانہ اور بول کے لحوق کی استعداد ہوتی ہے اسکے بعد ستر برس ہرم شروع ہوتا ہے اس سن میں یوسیت کا غلبہ ہوتا ہے دوران خون کی حرکت بطبیعی ہو جاتی ہے حرارت غریبی کا محمود شروع ہوتا ہے اس خمسہ ظاہری میں ضعف آجاتا ہے

احتمام عمر کا خوف ہر وقت لگا رہتا ہو اور امراض موروثیہ کو اپنے آئندہ اسے متکون شخصی سے مادہ حدوث
امراض کا جو اسکے والدین یا فقط والد یا فقط والدہ کو ہو موجود رہتا ہو مثل صرع جذام تپل وغیرہ امراض
عسیرہ کے اور ارتداع عرق اور خون وغیرہ کا وجود بنیہ میں اظہر ہو اسی طرح اعراض نفسانیہ بھی
داخل بنیہ میں ^{جس کا آئینہ ہو ناخوشاں} ^{رک جاتا ہو} ^{۱۲} **فصل ہشتم** بیان میں سموم کے زہرون میں ایک جو ہر ایسا ہوتا ہو کہ اس کا اثر کامل
منجر ہلاک کر دیتا ہو پس سموم تین قسم کے ہیں معدنی بنائی حیوانی اور انکا اثر بھی تین طرح پر ہوتا ہو
ایک بیاعت حرافت اور قراض اور قراض ہونے کے دوسرا بھت تخریر کے تیسرا بیاعت ہلاک
روح کے فی الفور پس سموم معدنی شکھیا اور جو چیزیں کہ اُس سے تیار کی جاتی ہیں اور ہر تال اور
مردہ سنگ اور سلیمانی یعنی کاشک وغیرہ ہیں ان سموم کا یہ خاصہ ہو کہ اغشیہ وغیرہ اعضا جہان تک
پہونچتے ہیں کھالیتے ہیں اور فاسد کر دیتے ہیں اور موجب ہلاک شخص کے ہوتے ہیں اور تیزاب گوگرد
اور تیزاب شورہ بھی سموم معدنیہ کے ذیل میں ہیں یہاں تک کہ ظروف مسی بغیر قلعی کے بھی اس میں داخل ہیں
انہیں جب زنگ لگ جاتا ہو اور اُس نے طعام متغیر ہو جاتا ہو تو وہ غذا بھی داخل سموم ہو اور اسکو
تسمیم نحاسی کہتے ہیں اور سموم بنائی بہت کثرت کے ساتھ ہیں پس سموم حریفہ بنائیہ وغیرہ مثل
خانیق الذنب وغیرہ کے اور مخدر مثل جوہر افیون اور دھتورہ وغیرہ کے انہیں سے بیشتر سموم جو مقدار
قلیل میں ملک نہیں ہیں انکا استعمال معالجات میں اکثر امراض کے بقاعدہ ڈاکٹری بزمان سابق
بہت تھا مگر تھوڑے روزوں سے رواج انکے کثرت استعمال کا جا سنا رہا تاہم بہ نسبت طب قدیم یا جدید کے
زیادہ ہو اور طب قدیم میں قطعاً سموم سے مداوات نہیں کرتے ہیں مثلاً ذنا در کوئی نسخہ کسی مرض صعب
ایسا ہو جس میں کوئی جزو سمی بھی داخل ہو اور یہ بات بدانت مؤلف نہایت اسلم اور خالی از خطر ہو
اور طب جدید میں بھی اسکا رواج بہت کم ہو اور جس جگہ ہو وہ بے محل نہیں ہو اور چونکہ سمیات کا
استعمال دوائی زیادہ ہو گیا ہو لاجرم قدامتخصرات سمیہ کی بڑھ گئی ہو بہ نسبت طب قدیم کے چنانچہ
ہم بالا اختصار بیان اسکا کرتے ہیں خاتمہ واضح ہو کہ زہر کی تاثیر و طرح پر ہوتی ہو ایک یہ کہ مجروح ملامت
جلد سے ہلاک کر دیتے ہیں جس طرح میرے کی کنی یا زجاج نیم کو فتنہ یا برادہ سیسہ یا کھوتا ہوا پانی جب طش
نیچے اترتا ہو تو انسان کو ہلاک کر دیتا ہو دوسری تاثیر یہ ہو کہ جسم کے اندر پہونچکر تحلیل اجزاء ہو کر باطن
کیمیائی ہلاک کرتا ہو پھر اسکی بھی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ جسم پر جان ملامت کرے اسکو گلا دیوے
جیسے جہر الجہنم یعنی کاشک دوسری خون میں جذب ہو کر اعضا بعیدہ تک اپنا اثر پہونچا دے جیسے
افیون تیسری ملامت سے عضو کو گلا بھی دیوے اور اثر بھی اعضا بعیدہ تک پہونچا دے جیسے شکھیا

پھر اثر سمیت کی کئی قسمیں ہیں ایک یہ کہ جس عضو سے زہر ملاصق ہو اُس جگہ کو فاسد کر دے جیسے سنگھیا سے
 معدہ اور امعاء میں سوزش پڑ جاتی ہو اور زخم ہو جاتا ہو اور کبھی سوراخ بڑا ہو دوسری جہان ملاصق
 کرے وہاں کے اعصاب میں تھخیر پیدا کر دے جیسے فلاح یعنی بیلادونا یا افیون تیسری ہوا کی حالت میں
 زہر ہو دے وہ شش میں ہو چکر سمیت پیدا کرے اور دم رک کر انسان مر جائے جیسے کاربونک ایسڈ
 یا مارشل گیاس اور بعض زہر ایسے ہیں کہ انکی ایک تاثیر خاص ضرر دہوتی ہو مثلاً سنگھیا خون میں ملکر سمیت
 پھیلانی ہو مگر معدہ اور امعاء کی لعاب وار جھلی میں اور کسی قدر پھیپڑے کی لعاب وار جھلی میں ضرر و سوزش
 کڑگی یا دھتورہ یا فلاح ہڈیاں پیدا کر لگا یا دیگی ٹیلس قلب کی حرکت کو ضعیف کر دے لگا یا کچلے تشنج اور اختلاج
 اعضا پیدا کر لگا یا سیما ب سے مسوڑوں میں سوزش اور کثرت لعاب دہن اور جڑوں میں سٹرن ہو جاتی ہو
 فاسفورس سے خون کا پیشاب آتا ہو ٹیٹون کے مرکبات کا اثر پھیپڑے اور لعاب وار جھلی پر اکثر ہوتا ہو اور نجاس کا
 اثر بیشتر جگر پر ہوتا ہو اور زہر جس قدر مقدار میں زیادہ ہو گا اس قدر جلد ہلاک کر لگا اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہو کہ زہر
 کھلنے سے اس قدر قوی آتی ہو کہ زہر خود گل جاتا ہو اور آدمی صبح ہو جاتا ہو چنانچہ سنگھیا کھائے ہوے اور افیون
 کھائے ہوے کو دیکھا گیا کہ متواتر نوئی اُنہیں سنگھیا اور افیون بنامہ کھل گئی اور مر بیض اچھا ہو گیا اور اکثر
 سموم معدہ میں پہنچ کر حل ہو جاتے ہیں مثلاً سینس کے زہر پانی میں حل نہیں ہوتے ہیں اور معدہ میں حل ہو جاتے
 ہیں اسیدو سلطہ جو زہر پانی میں حل ہو جاتے ہیں لنگے اور پربانی پلانا سخت مضر ہو اور بناتی زہر دہن پر سرکہ پلانا
 اور افیون پر تیل پلانا مقوی انکی سرعت تاثیر کا ہو بعض زہر ایسے ہیں کہ اگر کم مقدار سے عادت ڈالی جاوے
 تو انکا اثر سمیت کا نہیں ہوتا ہو جیسے شراب تاکو افیون بھنگ کچلہ دھتورہ وغیرہ ملا آہستہ آہستہ بتدریج
 خفیف اثر ضرر دہوتا ہو مثلاً افیون اخیر کو دہلا کر دیتی ہو پیٹنگ آنے لگتی ہو کالی مزاج میں آجاتی ہو واسطے
 اس قسم کی چیز دہن کی عادت عمر کو تارہ کرتی ہو بعض امزجہ خاص ایسے ہیں کہ وہ زہر کے تحمل ہو جاتے ہیں
 مگر ایسے مزاج کے آدمی کم ہوتے ہیں اور بعض امراض ایسے ہیں کہ انہیں سم فائدہ کرتا ہو مثلاً فارج
 میں کچلہ یا میٹھا تیلیہ بہت مفید ہوتا ہو کسی قدر زیادہ مقدار اسکا قاتل نہیں ہوتا بیان اختصارات
 زرنجیمہ کا ایک اؤکسید الزرنج جسکو زرنج امیض اور حمص الزرنجیو بھی کہتے ہیں یعنی سنگھیا اسکو
 انگریزی میں آرسنک اور آرسنی اس ایسڈ کہتے ہیں اور حمص الزرنجیمک جسکو رنج اور کبریتور الزرنج
 کہتے ہیں یعنی سنگھیا اور گندھاک کی ترکیب سے تین چیزیں بنی ہیں انکو سلفائڈ آف آرسنک کہتے ہیں
 از انجملہ ایک بانی سلفائڈ آف آرسنک ہو جسکو منیسل کہتے ہیں اور طب جدید میں زرنج احمر کہتے ہیں
 دوسرا سلفیورٹ آف آرسنک ہو اسکو ہر تال طبعی کہتے ہیں تیسرا بیٹی سلفائڈ آف آرسنک ہو اسکو

ہر تال کہتے ہیں اور ایک ذرخ اسود جسکو سٹم الذباب بھی کہتے ہیں یعنی سیاہ شکھیا اور عجیبہ زرخیمہ ربیب کو
ان سب کی تاثیر سہمی ایک ہوا کے کھانے سے زبان میں ایک طرح کی خرافت اڑنے لگے کارکنا اور غشیان
اور قی اور قفل اور حرارت اور الم معدہ اور شراسیف میں محسوس ہوتا ہے اور اگر پاخانہ ہووے تو
سیاہ یا سبز بدبو پیش کے ساتھ ہونے اور نبض سریع اور متواتر اور غیر منتظم ہووے اور جلد میں گرمی معلوم ہو
اور زیادتی تشنگی اور ٹھنڈا پسینہ آوے اور کوتہ دم ہو اور دل خوفناک ہو اور چہرہ بھیناک ہو جاوے اور
حرکت میں تشنج ہووے اور مقدار زائد کھانے میں یہ علامات کم ظاہر ہوتی ہیں بلکہ فی الفور مر جاتا ہے بعد مرنے
کے چاک کرنے سے غشاء مخاطی ہضمی میں یعنی لعاب دار جھلی معدہ اور امعاء میں اثر التهاب کا پایا جاتا ہے یعنی جلد
سرخ ہوتی ہے اور کبھی آئین قرع غائر یا بھی پائے جاتے ہیں طریقہ علاج کا یہ ہے کہ فی الفور قزرائی جائے
آب گرم سے دودھ یا گھی ملا کر اور اگر اسطرح قز نہ آوے تو ادویہ مقیہ سے قز کرادیں اور غلصہ یعنی کوسے کو
پر یا ہاتھ سے گدگد کر ڈکریں یہاں تک کہ تمام بقیہ سخم جو تحلیل و جذب بدن میں نہ ہونے پایا ہو کل جاوے
اور مجھیں ذوالقناتین ایک آلہ ہے کہ اسکو اسٹاک پمپ کہتے ہیں اسس سے زہر کال ڈالیں اسکے بعد
مضادات اسٹم یعنی ادویہ تریاقیہ کا استعمال کریں جسکو ادویہ فادرزہر یہ بھی کہتے ہیں یہ دوائیں
ہیں کہ معدہ میں پھونچ کر زہر میں ملکر عمل کیمیاوی ایک نئی شواہی بنادیتی ہیں جس میں سخم کی خاصیت
نہیں ہوتی اور بعض ادویہ ایسی بھی ہیں کہ عمل کیمیاوی سے نہیں بلکہ اپنی خاصیت سے مفید
ہوتی ہیں اسکے بعد وہ دوائیں چاہیں کہ جو اعراض کہ سم کے سبب سے لاحق ہووے ہیں انکو
مفید ہون چنانچہ شکھیا میں سیسکوئی اوکسید الحیدر یا ایدرائی یعنی ہڈی پڑاؤ کسانڈ آت آرن شکر کے
شربت کی مقدار دافریں ملا کر تھوڑا سا مارا گلس یا مغیشیا یا دودھ یا آب خطی یا آب مصعغ یا لعاب
بزرگنٹان ملا کر بار بار تھوڑا تھوڑا پلا دیں اور ہلکا خیسانیدہ مارو کا اور کوئین کا پانی اور مرکبات انٹی مونہ
اور طیرمقی اور زبدۃ الانیمون اور قرمز معدنی اور انیمون مرزج اور پوست درخت قحطل اور شکبید
اور خیسانیدہ چاہ دیوین اور تین گرین تک انیون بھی کھلاستے ہیں اور اگر سم امعات تک پہونچا ہو تو
مسہل سے نکالتے ہیں اور مولف کا تجربہ یہ ہے کہ پہلے شیر گاؤ بقدر پاؤ سیر لیکر اسمین طیرمقی سے
مارا ٹرائیک پلا دیا اسکے تھوڑے زمانہ کے بعد آثار غشیان کے پیدا ہوتے ہیں اسوقت سیر بھر دودھ میں
پاؤ سیر گھی اور سیر بھر آب گرم ملا کر قز کرانے اور قز کرانے میں بہت مبالغہ کیا جاتا ہے زان بعد سپیدی
بیضہ رخ کی شربت قندی میں ملا کر لوادیا اگر غشیان کسی وقت محسوس ہوا تو سنگیر و شیرین یا پرتقال
یعنی ولایتی نارنگی یا انار شیرین کھلوا یا اگر جوان عمر اور زیادہ عار مزاج ہے تو بجائے سپیدی بیضہ

سلاخ

لعاب بیدانہ شیرین عرق کیوڑہ اور شربت انار شیرین کے ساتھ پلویا اور رات کو سونے نہ دیا اور آب
انار اور عرق کیوڑا یا عرق کاوزبان بردقت نشکی کے دیا اور بعض امراض میں عرق جولانی خاوار کو مرق
کر کے دنیا بطل سمیت سم فار کا پایا ہو اور ہر تال یا سینسل کے واسطے عرق مرق برگ شاہترہ تازہ کو نہایت
مفید دیکھا ہو اور کبھی لعاب بیدانہ میں کاربوئیٹ آف آئرن اور قند ملا کر پلایا ہو اور کتھ اور گولر کی چھال کا
جو شانہ بھی دیا ہو اور غذائین فرنی دیتے ہیں یعنی ایک چھٹانک چاول پسکرو دودھ سیر بھر میں پکا کر قند سے
شیرین کر کے بوقت شب ظرف سفال میں رکھ کر صبح کو کھلائی ہو اور زہر مہرہ گلاب میں گھسکر بار بار چٹایا
سود مند ہو اور فالودہ چاول کا شربت قند اور تخم زبجان کے ساتھ بھی دیا ہو اور واسطے دفع زہر سمیت
اور و تات الفضة یعنی نانٹریٹ آف سلور کے جسکو کاسٹک یا حجر الجہنم کہتے ہیں از روے طب جدید کے ناک
پانی حل کر کے پانا چاہیے طب قدیم میں اس سم کا ذکر بھی نہیں ہو نہ ہمارے مطب میں کوئی ایسا مریض آیا
اور کلورورائڈ یعنی پردوٹوکلورائڈ آف گوڈ اور ٹرکلورائڈ آف گوڈ یہ دونوں سفوف ہیں پہلا سفوف
سبز رنگ کا سونے کو کلورین کے ساتھ محض کر کے اور دوسرا زرد سرخی مائل سونے کو نائٹرومیورینک میں
حل کرنے سے تیار ہوتا ہے یہ بھی سم ہے اسکا علاج وہی ہے جو احتضارات زرنیخہ کے علاج میں مسطور ہوا
اور طب قدیم میں اس سے بحث نہیں ہو اور نہ ہندوستانیوں کے مطب میں اس قسم کے مریض آتے ہیں
کسواسطے کہ اس قسم کے سموم سے معالجات اکثری میں کیا جاتا ہے پس بوجہ بے احتیاطی وغیرہ کے جو ضرر
اس قسم کے سموم سے پہونچتا ہے وہ دہیں تک محدود رہتا ہے اس سے آگاہی طب قدیم والوں کو نہیں ہوتی ہے
مگر علاج سموم معدنیہ کا بطور کلیات اور اصول کے طب قدیم میں البتہ موجود ہے جسکی وجہ سے طب قدیم
عامل عاری بحث نہیں خیال کیا جاسکتا ہے۔ اگر احتضارات زرنیخہ سے مثل زریق حلو یعنی کیلول
یا سلیمانی اکال یعنی بروٹو اوکسائیڈ آف مرکوری یا اوکسائیڈ آف مرکوری کہ کاشناک درپاس کے
امتزاج سے بنایا جاتا ہے یا زرخضر یعنی شنگرف یا راست احمد یعنی پروکسائیڈ آف مرکوری یا بن
اوکسائیڈ آف مرکوری سے مسموم ہوا ہو تو بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور طب قدیم میں اگرچہ
جملہ مرکبات زرنیخہ مسطور نہیں ہیں مگر سیاب اور شنگرف کے واسطے تو کرنا اور عمل سے امعا کا پاک کرنا اور
لعابات بارود کا استعمال کرنا لکھا ہو اور مرہا بے پیٹھ کھلانا مفید ہے اور معمول مولف یہ ہے کہ بعد قے کے
دروغن بیدانجیر و لایتی گلاب میں ملو کر پلایا ہو بعد تنقیہ کے استعمال شیرہ برگ لیمو سے کاغذی کا سفید لایا گیا ہو
اور اگر خلاصہ الرصاص یعنی جو مرکب اوکسائیڈ آف لینڈ اور تیزاب مرہ سے بناتے ہیں اسکو شوگر آف لینڈ کہتے ہیں
اور اسفیدانج یعنی سپیدہ اور مرہنگ ذہبی یعنی مردہ سنگ سے مسموم ہوا ہو اسکو کبرتوراپو نامسموم یعنی

سلفاً آت پٹاشیم پانی میں حل کر کے پلاستے ہیں اور طب قدیم میں بھی مردہ سنگ اور رصاص اور سپیداب کا
 علاج مرقوم ہو کر اور اسہال میں مبالغہ کرین اور مدرات قویہ دیوین۔ اور اگر مستحضرات قصیر یعنی
 رانگ سے مسموم ہوا ہو تو وہی تدابیر سابقہ کی جادین اور دودھ میں پانی ملا کر بار بار پلاوین۔ اور جو
 تیزابات سے مسموم ہوا ہو تو مار اگلے پلانا مفید ہے تاکہ اجزائے ترکیبہ تیزاب کے باطل ہو جادین جیسا کہ
 جس شدید الحموضت شرین آب آہک ملا یا جاوے اسکی حموضت باطل یا ناقص ہو جاتی ہے اسی بنا پر
 اکثر آدمی مکرک میں کہ نہایت ترش میوہ ہو چونہ لگا کر کھاتے ہیں۔ اور جو حمض السیاق نواید ریکس یعنی
 سینا آت پٹاش کے تیزاب سے مسموم ہوا ہو تو روح النشار یعنی لیکورامونیا پانی میں ملا کر دینا
 ضرور ہے۔ اور جو کھار یعنی قلیات سے مثل پوٹاس اور صوڈا یا آہک آب نارسیدہ وغیرہ سے مسموم ہوا ہو
 تو اشربہ حامض سے علاج کرنا چاہیے کسواسطے کہ قلیات حموضات کو باطل کرتے ہیں اور حموضات
 قلیات کو باطل کرتے ہیں۔ اور جو فصفور یعنی فاسفورس کے مستحضرات سے مسموم ہوا ہو تو غریبات سے
 علاج کریں۔ اور اگر ذرا ریح یعنی تلنی مکھی سے جسکو بلسترنگ فلانی کہتے ہیں مسموم ہوا ہو تو معنیا اشربہ غریہ میں
 ملا کر پلاوین اور پیٹ کو اور اعضاء تناسل کو تکبید کریں اور کافور کا استعمال کرادین کہ یہ بالخاصیت مضاد
 انیکا ہے اکثر آنحضرات ذرا ریح قوت باہ کے واسطے کھائے جاتے ہیں اور کافور اسکا مضاد ہے اور بھی حمام
 فاترین دیر تک قیام کریں اور فصد ہفت اندام کھولیں اور التہابات معدہ کا علاج کریں جو اپنے
 محل پر لکھا جاویگا۔ اور جو کالج سے مسموم ہو تو ایسی غذا کھلاوین جس میں ریزہ کالج کے چپٹ جادین جیسے
 بطاطیس یعنی آلواد بالے ہوے یا ثرید یا فالودہ یا اراروٹ وغیرہ اور بعد دفع ہو جانے سے کھانے کے جو
 عوارض باقی رہیں انکی تدبیر بالضد کیجاوے اور طب قدیم میں بھی علاج اسکا بعد استفراغ کے فصد اور
 استعمال العبہ بارہ اور شیر ترب کا اور نمٹھے سے غسل کرنا اور اندھ چرب کھلانا وغیرہ تدابیر بھی ہیں۔ اور
 اگر جو اہر مخدرہ سے مسموم ہوا ہو مثل بیلاڈونا یعنی لفاح یا افیون یا مارفیا کہ جو ہر افیون ہے یا نارکوٹین
 کہ مارفیا کو ایتر میں محلول کر کے بناتے ہیں یا اتر پوپین یعنی ایٹر دپیاسے جو ہر بلاڈونا کا ہے یا اسٹرنیسا
 یعنی کچلے سے یا جوزاقتی یعنی پن پھل سے اور دیگر نال فریوری یعنی ڈیجیٹلس فولیاد وغیرہ مخدرات سے
 مسموم ہو تو ثقل سر اور سیات اور خدر اور تہوع اور نوم اور سکر اور ذہول اور چہرہ اور بلکون کا استفادہ
 اور انکھون کا بیٹھ جانا اور حدقہ کا وسیع ہو جانا اور پک کم مارنا اور تریل عضلات اطراف اور کبھی حرکت تشنجی کا
 بعض اعضاء میں محسوس ہونا اور ابتدائے نبض قوی اور متلی ہوتی ہے اور آخر کو ضعیف اور غیر منتظم ہو جاتی ہے
 اور ایک طرح کا تعب قلب میں محسوس ہوتا ہے آخر کو اسہال شروع ہو جاتا ہے بعد موت کے لاش چاک کرنے سے

کسی قسم کا التهاب اعضاء باطنی میں نہیں پایا جاتا پھیڑہ کا رنگ مسخ تیرگی مائل ہو جاتا ہے اور اسکے دبائے سے
 صریرہ ہوا کی نہیں معلوم ہوتی ہے اور پھیڑہ میں اور قلب میں خون سائل موجود ہوتا ہے اور کبھی چاہے پایا جاتا ہے
 علاج اسکا یہی ہے کہ ذکر کر کے اور جس یعنی ایرمپ سے زہر کال کر شربت حوامض بنائید کے پلاوین اور
 فصہ یون اگر دماغ اور یہ میں احتقان معلوم ہوتا ہو مگر حموضات کا احتمال اسوقت کرنا چاہیے جب سم
 معدہ میں نہ باقی رہا ہو کیونکہ حموضات مخدرات کو گھلاتی ہیں اگر سم باقی ہوگا تو اسکو محض رفیق کر دیو گی
 اسوقت اعضاء باطنی متضایں اسکا بہ آسانی کر لینگے اور یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ حموضات کو بطلان میں
 اثر مخدرات کی تاثیر عظیم ہے اور عمدہ علاج یہ ہے کہ پھیڑہ میں ہوا پھونچائی جاوے اور احتمال کربائیسہ کا
 کیا جاوے یعنی بکڑا لگائی جاوے اور بقاعدہ طب قدیم بھی جو شانہ مثبت اور تخم ترب سے ذکر کر دو دھ
 اور گھی سے ذکر کرتے ہیں اور بید انجیر کی کوئل پیس کر پلاتے ہیں اور جلد بید ستر اور ارچینی شراب گندہ میں
 حل کر کے دیتے ہیں اور تریاق فاروق اور فادہ نہ ہر دیا جاتا ہے بزمان سابق ہننے ایک رسالہ موسوم بہ
 تریاق اکبر لکھا ہے اس میں سب بیان مفصل سموم کا اور ان کے معالجات کا لکھ دیا ہے اس واسطے یہاں تفصیل اور
 تشریح کی زیادہ ضرورت نہ معلوم ہوتی سانپ کے زہر کا بیان سانپ صد اقسام کے ہوتے ہیں
 سب میں زیادہ زہر پلا سانپ انھی ہے اسکے بعد وہ سانپ جسکے میڈنگ ہوتا ہے پھر کا لاسانپ اور ثیان سانپ
 اور جلیب یعنی اسکی دم میں جو قشور ہوتے ہیں وہ غصہ میں یا چلنے کے وقت ایک دوسرے سے لگتے ہیں تو اس میں
 ایک آواز نکلتی ہے جسکو ساجات اور جلاجل سے تشبیہ دی ہے انکا زہر تمام جسم میں بہت جلد سرایت کرتا ہے
 اور درم پیدا کر دیتا ہے اور جلد پہلے زرد ہو جاتی ہے پھر سپید پھر سرخ پھر کبود اور بنفص صغیر اور شدید اور
 اور متواتر اور غیر منتظم ہوتی ہے اور بیہوشی اور اغما اور قی اور کھم قیومی لاحق ہوتی ہے اور سرد پسینہ
 بکثرت نکلتا ہے اور ضعف بصر اور ہذیان ہوتا ہے اور موضع لسع سر کر زرد آب نکلتا ہے معالجہ اسکا یہ ہے
 کہ جسوقت سانپ کاٹے محل لسع سے تھوڑی دور اور پر کو ایسا کش کر بانڈ دیا جاوے کہ جریان خون نہ ہو سکے
 اور موضع لسع کو اور اسکے حوالی میں از دوات زہنق یعنی کاسٹک سے یا آہن تفتہ سے داغ دیوین یا تیل سے
 جلا دیوین اور لپکنورامونیا اسپرٹکا دیوین اور بھی پلا دیوین اور صوف گرم اس زخم پر بانڈ حسین اور مرکاب
 ایک بنیاد پیدا ہوتی ہے اسکو دھوا کو (کتنے ہیں وہ بھی اسکے واسطے انفع ہے اور موائف کا تجربہ یہ ہے کہ
 بند بانڈ حکم موضع لسع پر سلیلی بارود انگریزی نو ٹھکرا آگ لگا دیں کہ بارود شعلہ دیکر ملباویگی اور مسیح کو
 کچھ تکلیف حرق محسوس نہوگی ہی طرح بارود سے بار بانڈ داغین یہاں تک کہ مسوع کو تکلیف حرق کی
 محسوس ہونے لگے اسوقت داغنا موقوف کر کے لپکنورامونیا دیوان پر ٹپکا دیوین اور تھوڑا گلاب میں

ملا کر پلا دین اور یہ گولی کھلا دین مغز جال گوٹہ پردہ دور کر کے آٹھ ماشہ کالی مرچ آٹھ ماشہ کافور مصعد اور
زعفران ایک ایک ماشہ عرق لیو میں کھل کر کے ایک ایک گولی بقدر دورتی کے بنا کر تیرہ بج تین چار گولی تک
کھلا دین اور جو مشہور ہے کہ جال گوٹہ عرق لیو میں پیسکر آنکھ میں تسوے کے لگا دیوین اسکا تجربہ بھی ہو سکتا ہے
ہو یا کہ ایک عورت کو سانپ نے کاٹا جب وہ بیہوش ہو گئی تو اسکے وارثوں نے جال گوٹہ عرق لیو میں
گھسکر لگا دیا عورت تو اچھی ہو گئی مگر کھینٹکی جاتی رہیں اُس کے علاج کے واسطے مطلب میں لائے تھے
چونکہ زمانہ زیادہ گزر گیا تھا علاج سے فائدہ معتد بہ نہ مرتب ہوا بعض قسم کا سانپ ایسا شدید السیت
ہوتا ہے کہ فقط چھنکار سے اسکے انسان مرجاتا ہے اس قسم کے تجربے ہنسنے اور مولفات میں اپنی درج کیے ہیں
اور بند باندھنے میں اخوط طریقیہ یہ ہے کہ موضع تسوع سے دو چار انگلی اور ہٹ کر بند باندھیں اور بھی دو چار
انگلی نیچے ہٹ کر بند باندھیں یعنی دو بند باندھیں اور دیوانہ گئے کے کاٹنے کے باب میں طب جدید میں
اور بھی ڈاکٹری میں خوب بیان واضح اور معالج اہتمام کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ۱۸۴۹ء میں پیشگاہ محکمہ
پارلیمنٹ سے ایک اشتہار بائین مضمون جاری ہوا تھا کہ جو کوئی زبان انگریزی میں ایک سالہ مشتمل بر بناء
اصلی کیفیت دیوانگی گئے کی اور طریقہ انسداد دیوانگی گئے کا اور کیفیت اور صفات تبدیلات جسمانی
سگ دیوانہ اور وجہ ظهور دیوانگی کی انسان معضوض میں اور تغیرات جسمانی اشخاص سگ گزیدہ کے اور
اسکے آثار و علامات اور شناخت اور وجہ دیر تک غفی رہنے اثر سمیٹت اور اسکے معالجات غرہ جنوری
۱۸۸۸ء تک مدرسہ طبیبہ شاہی واقع لندن میں بھجوا دیا گیا بشرط پسند ہزار روپیہ صلہ تصنیف پاویگا
چنانچہ مولف نے ایک رسالہ زبان اردو میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ تالیف کیا اور ۱۸۸۸ء میں
وہ رسالہ مطبوع ہو گیا مگر نوبت اسکے ترجمہ کرنے کی زبان انگریزی میں اور لندن بھیجنے کی نہیں آئی
بالتفصیل مندرج ہے جنکو مطلوب ہو اس رسالہ کو ملاحظہ فرمادین اور جو گتہ کہ دیوانہ نہوا سکے کاٹنے کے
واسطے بھی علاج کرنا ضرور ہے طب جدید میں کیلول اور افیون اور کافور کی گولی کھانا مفید ہے اور
موضع تسوع پر بچھنے لگا دین اور داغ دیوین مولف کا طریقہ یہ ہے کہ موضع عض کلیہ پلسن ہو اگر
بند ہوتا ہو تاکہ زخم نہ مندمل ہونے پادے اور کاسٹک سے بھی داغ دیا جاوے اور مسهل بھی دیکر
تفتیہ بالغ کیا جاتا ہے اور کلونچی آب تازہ کے ساتھ جھگوائی جاتی ہے اور ایک نسیم عجم الساک ہے
یعنی سرطان وغیرہ کو بھی داخل سمک قرار دیا ہے پس ایک قسم کا سرطان ہے چھوٹا سا ہوتا ہے اسکو
دہرہ اور آؤ کہتے ہیں اور طب قدیم میں بھی اسکا پتہ چلتا ہے لکھا ہے کہ سرطان بحری کی قسم میں ایک
سرطان سپید رنگ بصورت چھپو نہ رکے نہایت چھوٹا ہوتا ہے گوشت کھانا اسکا قاتل ہے دوسری قسم

(مئل) ہو کر وہ ایک قسم سیپ کی ہو اور اسی قسم کے جاؤر برش اور اسکو مبر و غیرہ ہیں کہ انکا گوشت جب
معدہ میں پہنچتا ہو تو پہلے ثقل اور گرانی معدہ میں معلوم ہوتی ہو اور بشدت درد سر ہوتا ہو اور سر
گھومتا ہو اور گرمی شدید معلوم ہوتی ہو اور چہرہ سُرخ اور متغی ہو جاتا ہو اور عطش مفوط ہوتی ہو اور جسم پر
دانہ پڑ جاتے ہیں اور نبض عنیف اور سریع اور متواتر ہوتی ہو اور تشنچ بھی ہو جاتا ہو اسکے علاج میں بھی
نی کر اتے ہیں اور اتھیر شراب خوشبو میں ملا کر پلاتے ہیں اور سموم حیوانی میں لسع ہوام بھی ہو عقب یعنی
بچھو اور رتبلا جو ایک قسم مکڑی کی ہو اور اسکی بہت قسمیں ہوتی ہیں سرطان کے برابر مگر ہوتے ہیں
اسکے کاٹنے سے اور بھی کھالینے سے مر جاتا ہو حرارت شدید لاحق ہوتی ہو منہ میں بو آتی ہو اور درد
شدید اور ورم اور ذواہر توع اور خدر ہوتا ہو یہ سب سموم قتالہ میں طب قدیم میں بھی تشریح و تفصیل
میں ہیں اور جو دہن لوز الم یعنی بادام لوز سے سیت ہو تو قوہ پلا دین اور چند قطرات روغن تارین اور
بھی اشربہ حامضہ پلا دین اور کھکی شہد کے اور حشرات الارض کے اور بر و غیرہ کے ڈنک مارنے یا کاٹنے سے
خوف جان کا نہیں ہو موضع مسوع پر روغن زیتون اور روح نوشادر لگا دینا یا تاکو اور نمک مل دینا
یا فاسفورس یا کروشین آئل مل دینا کافی ہو اگر اسکی لسع سے باطن میں کچھ کسل معلوم ہو تو روح نوشادر کے
چند قطرات شربت قدیم پلا دیوین اگر کچھ کا ڈنک ٹوٹ کر رہا ہو تو اسکو سوئی سے یا بلقاپ سے
یا کسی شے لازق سے نکال ڈالیں اگر موضع لسع پر الم شدید معلوم ہو تو بچھنے لگا دیں اور ایک طہیر کی
قسمیم بالغار ہے یعنی گیس رومی کے سبب سے جو ہوا فاسد ہو جاوے اس ہوا کے استشق سے
آدمی مر جاتا ہے پس ایک غاز حمض الکبرونیک یعنی کاربانک اکیڈ ہے اکثر نشیب کے بند مکانوں میں
یا جس مکان کے منافذ بند کر کے کوئیے سلگائے گئے ہوں یا چونہ پکانے کے بھٹوں میں یا جہان انگور
سرا یا جاتا ہو یا غیر شراب کا اٹھایا جاتا ہو یا جہان گرٹھوں میں یا بی بھر کر بنائی یا حیوانی اجزاء آئینہ منقوش
ہو کر سڑ جاتے ہیں یا جہان پتھر کے کوئلے کی کان کھودی جاتی ہو یا پڑانے کھتے یا اندھے کنوئیں جہان
ہوا سے متحدہ نہیں آتی ہو ایسی جگہ کی ہو اور یہ میں پہنچ کر سمیت پیدا کرتی ہو اسکی علامت یہ ہو کہ دوسر
اور بھاری ہو جانا سر کا اور کپٹیوں کا بیٹھ جانا اور سر گھومنا اور کانوں میں آوازین طنین کی آنا
اور کبھی الجائی آنا اور سانس رگنا کبھی یہ عوارض ہو کر خود بخود زائل ہو جاتے ہیں اور جریان خون کا
کم ہو جانا اور اعلاء اور بیہوشی ہوتی ہو اور پسینہ نکلتا ہو اور سینہ میں درد ہوتا ہو اور جس اور حرکت
باطل ہو جاتی ہو اور چہرہ کا رنگ کبھی سُرخ ہوتا ہو کبھی سفیدی کبھی باہت کبھی رصاصی مرنے کے بعد لاش کو
چاک کرنے سے اعضا متورم اور ادعیہ دریدہ اور سُرخ بین خون سیاہ اور سائل پایا جاتا ہو اور شریان میں

نهایت خون کم ہوتا ہے اور عضلات ٹھیلے ہوتے ہیں اور لسان المرزما رکھری ہوتی ہے علاج اسکا یہ ہے کہ ہوا سے خالص ونقی مین رکھیں اور ہوا رجو یا آسجن ریہ مین پونچا دین اسکے واسطے ایک آلہ بز کا ہے کہ حجرہ مین ہوا چھونک کر پونچا تے ہیں اسکو انوبہ جنہ کہتے ہیں آٹھ یا دس انچ کا لمبا ہوتا ہے اور اسکے دوسرے کنارے پر منقاع ہوتا ہے اور اس مین ایک ڈاٹ ہوتی ہے جسکی جہت سے ہوا پونچائی جاتی ہے اور اور بعضات حرارت غریبہ کا استعمال کرتے ہیں اور عمل کہ بائی یعنی بجلی کا آلہ لگاتے ہیں اسطرح ہر ایک ایک قطب اسکا منہ مین اور دوسرا قطب معالے مستقیم مین رکھتے ہیں اور اسکو روح النشا دیا اترے سونگھاتے ہیں اور قلب پر عطر خوشبو کی مالش کرتے ہیں اور شراب پلاتے ہیں اور رانی کا پلا شٹر ٹکوں پر اور پنڈلی پر اور رانوں پر لگاتے ہیں اور آب گرم سے شریعت کو سیکتے ہیں اور سینہ پر پچھنے لگاتے ہیں بعد صحت جو دوسرے یا تشیع رہا وے اسکا علاج کرتے ہیں اسی طرح حمض الکبریت ایدر یک جسکو ایدر وجین المکبرت بھی کہتے ہیں چونکہ میڈروجن ایک قسم کی ہوا ہے جس سے ٹکوں پانی کا ہوتا ہے تمام نباتات اور حیوانات مین فیصدی پانچ حصہ موجود ہے اور گندھاک کے ہمراہ بلکہ ایدر وجین المکبرت یعنی میڈروجن السد بناتی ہے وہ سم قاتل ہے اسی طرح غار کبریت ایدر ورا النشا د کہ اسکو غاز کبرتور النشا د بھی کہتے ہیں یہ ہوا بھی پیشاب حیوانات مین موجود ہے اور حیوانات اور نباتات کے سڑنے سے بہت پیدا ہوتی ہے اور بھی نوشادر اور چونہ سے اس ہوا کو بناتے ہیں یہ ہوا بھی سونگھنے سے قتال ہے اکثر غلیظ نالیون اور گھورون پر جہاں تمام شہر کی غلاظت ڈالی جاتی ہے اکثر یہ گیس پیدا ہوتی ہے پس اگر ان ہواؤں کا کم استنشاق ہوا ہے تو اسکو ایک تنوع اور بد مزگی اور برو دت اور سوز نفس اور عدم انتظام نبض عارض ہوگا اور چونہ زیادہ استنشاق کیا ہے تو انھیں ٹھنکا جاوے گی اور منہ مین کف آوے گا اور کونہ دم ہووے گی اور تشیع ہوگا اور عضلات مین ہتھرتاز ہوگا اور جنے پیچھے کوچے جاوے گی اور پیچھے کر ایک آواز گامے میل کی طرح کل کر بیہوش ہو جاوے گا اور جاوے گا بعد موت کے جولاں چاک کیجا وے تو قصبہ ریہ اور ریہ مین مخاط بھرا ہوگا اور پھیپھڑے منفع ہوگا اور قلب اور آوردہ مین خون سیاہ اور غلیظ پایا جاوے گا اور عضلات سوجھ ہونگے سیاہی مائل اور جھلیان کم زور اور سہل التمزق ہو جاوے گی اسکا علاج بھی مثل علاج مذکورہ بالا کے ہے اور چونہ کے اختصارات بھی دیتے ہیں اور غسل کرتے ہیں اور قصہ بھی بکتے ہیں اسی کے ضمن مین ایک عارضہ اور ہے کہ اسکو سفکسیا یعنی اختناق کہتے ہیں چونکہ کتب طب جدید مین یہ عارضہ بھی ذیل مین سموم کے بیان کیا جاتا ہے لہذا ہم بھی اسی جگہ لکھتے ہیں یعنی تنفس کا منقطع ہو جانا اسکی دو صورتیں ہیں ایک انقطاع کامل دوسرا غیر کامل یہ مرض قویہ اس مرض کے ہے جسکو طب قدیم مین سکنتہ کہتے ہیں پس سفکسیا کے بہت سے اسباب ہیں از انجملہ ایک یہ

کہ ہوائے صاف حافظ حیات نہ پہونچے جیسا کہ اکثر جبال شاخ پر ایسی ہوا ہوتی ہے یا قصب طیارہ یعنی بلون پر
اڑنے میں یا اُس زمین پر جہاں برد شدید یا حر شدید ایسا ہو کہ قابل سکونت حیوانات کے ہوا ایسے امکان میں
جانے سے ابتدائی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ سانس پہلے جلد جلد جلتی ہے پھر کوتاہی ہوتی ہے پھر کھلکار میں خون
آتا ہے پھر سر گھومتا ہے پس جہاں شدت برد ہو وہاں کیفیت خد معلوم ہوتی ہے اور زندگی آتی ہے اُسکے بعد
انقطاع تنفس ہو جاتا ہے پس جہاں ہنگسیا بسبب نہ پہونچنے ہوائے جو جیسے گلا گھوٹنے سے یا پھانسی
دیشے سے یا دُوب جانے سے تو اسکے علاج جداگانہ ہیں یعنی بحالت غرق کے اُسکے کپڑے اتار کر
بدن پونچھ کر ہوا میں رکھیں اور چت لٹا دیں مگر سرد سینہ اند کے بلند رہے اور لیکچورامونیا یا سرکہ
یا پیاز یا لسن سونگھادین اور ہونٹے آونی کپڑے سے تمام جسم پر خصوصاً تتیلی اور تلوون اور اطراف کو
خوب مالش کریں اور شتی یا چرسے ناک کو اور اوپر کے ہونٹ کو گدگد آویں اور تلوے اور ہتیلیاں خوب
سیکھیں اور نٹھنے بند کر کے اُسکے منہ میں منہ لگا کر قوت کے ساتھ ہوا پھونکیں یا آلہ مذکور سے ہوا پھونچا دیں
اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو آب گرم اور نمک کا حقنہ کریں اور اگر چہرہ مغریق کا سُرخ ہوا اور اطراف گرم ہوں
تو فصد لیون ہفت اندام کی اگر جسم ٹھنڈا ہو تو ہرگز فصد نہ لیں اور پیٹ کو لوہے سے یا صوف سے داغ دیں
جب ہوش میں آ جاوے اسوقت اشربہ مینہ پلوادین اور جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسکے جسم میں بسبب
دُوبنے کے پانی بھر گیا ہے اسکو شکوہیں کر دیتے ہیں اور بعض ٹانگیں پکڑ کے گھماتے ہیں یہ سخت بُری بات ہے
اس سے اگر حشاشہ باقی ہوتا ہے تو وہ بھی کل جاتا ہے اس حرکت جا بلانہ سے باز رہنا چاہیے اور اگر بحالت
جنون پھانسی لگا لیوے یا کوئی دشمن گلا گھونٹ جاوے یا کسی وجہ سے خنق ہو تو چاہیے کہ قبل خروج
روح کے اسکا تہ لہک کیا جاوے اگر پہاڑ پر ہونی الفور اُتر آوے بلون کو نیچا کرے اور واضح رہے کہ
انہی گھنٹے تک روح بدن میں رہ سکتی ہے پس وہی معالجہ کرنا چاہیے جو اوپر مذکور ہوا مگر اس میں فصد زیادہ
مفید ہے۔ بیان میں نسوم کے اور اُنکے معالجات میں بنظر تطویل کتاب باہین وجہ اختصار کیا گیا کہ اس باب میں
دو رسالے مبسوط ہمارے تالیف موسوم تریاق اکبر اور تسکین اقلب موجود ہیں اور ابھی طب جدید میں
بہت کچھ لکھنا باقی ہے فائدہ طب جدید میں لکھتے ہیں کہ اکثر لوگوں کو گمان ہے کہ شیر کی مویچہ کا بال یا
دم حیض سم قاتل ہیں یہ محض خیالی اور وہمی بات ہے اسکی کچھ اصل نہیں ہے اور وہ علم کیمیا کے جو تجربہ
کیا گیا اور تحلیل اجزا اُسکے کیے گئے تو کوئی جزو سبھی اُس میں نہیں پایا گیا اسی طرح جو لوگوں میں مشہور ہے کہ اگر
زہرا یا م طفولیت میں کھایا ہو تو اُسکا اثر یعنی ہلاک و تلف جو انی یا بڑھاپے میں محسوس ہوتا ہے
بے اصل بات ہے مدقون تک زہر کا بدن میں موجود رہنا اور اثر نہ کرنا پھر ایک مدت ممتد کے بعد اثر کرنا

خلاف عقل ہو کوئی دلیل سپر قائم نہیں ہو سکتی ہو اور بھی جو اطباء سابقین نے مثل شیخ داؤد انطاکی کے اپنے
 تذکرہ میں بحث حرف میں لکھا ہو کہ باک زہر لفظ فارسی ہو اور عرب اسکا فاذر ہر ہو یہ دوازدواں خاصیت
 والتراقیۃ ہو اور اب مخصوص ایک حجر معدنی کا نام ہو گیا ہو جو اقصیٰ بلاد فرس سے آتا ہو اسکو فاذر ہر معانی
 کہتے ہیں اور بھی بعض حیوانات کے بطون میں مشکون ہوتا ہو مثل فاذر ہر بقری اور ابلی وغیرہ کے
 اور جالینوس نے اپنی مبادی میں اور ابن شعث نے اپنے معربات میں لکھا ہو کہ اجد فاذر ہر
 وہ ہو کہ زیتونی شکل اور ضارب الی الصفرة اور حیوانی ہو اور فاذر ہر معدنی اخاصی چین اور کنار ہند
 متصل سرانذیب سے آتا ہو اور وہ مرکب ہوتا ہو زیر ہق و کبریت سے فقط یہ بات محض بے اصل ہو
 اور بھی جو طب قدیم میں لکھا ہو کہ مارمہرہ سانپ کے مرارہ یا دماغ میں پیدا ہوتا ہو اور موضع
 مسوع پر پیٹ جاتا ہو اور تمام زہر جذب کر کے گر پڑتا ہو پھر دودھ میں ڈالنے سے تمام زہر اسکا
 مستخرج ہو جاتا ہو اور جو شخص مداومت فاذر ہر کے پینے کی کرتا ہو اسکو سم اثر نہیں کرتا ہو یہ سب باتیں
 بے اصل محض ہیں جس حج کو فاذر ہر کہتے ہیں اس کے اجزائے کیمیاوی تحلیل کر کے دیکھا گیا تو اسپین
 بھی مثل اور احجار کے اجزا پائے گئے البتہ مصنوعی فاذر ہر میں مارقشیشا ہوتا ہو وہ مٹتی ہو تو ہونے سے
 کچھ فائدہ ہوتا ہو اور علم کیمیا سے یہ بات بالبداہتہ ثابت ہو گئی ہو کہ ہر قسم کے سم کی سمیت جدا گانہ ہو
 اور علاج اسکا جدا گانہ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اسقدر البتہ ہو کہ کسی زہر کا اثر جلد اور کسی کا اثر بیریہ ہوتا ہو
 لیکن برسوں کا انتظار ممکن نہیں ہو ہماری رائے فاذر ہر کے باب میں یہ ہو کہ بے شبہ زمانہ موجود میں
 وجود فاذر ہر کا مثل بیضہ عنقا کے ہو لیکن اسقدر زمانہ دراز تک باوصف تفحص ایک جماعت عقلا کے
 بے وجود شو کا قائم و باقی رہنا اور کسی کو متقدمین سے اسپین انکار نہ کرنا ایسی بات ہو کہ عقل اسکو جلد
 تسلیم نہیں کرتی ہو خواص اشیا کی حقیقت بطور مفہوم کلی مسلم ہو اور مصنوعات الہی کا احاطہ اذیان
 ممکنات سے خارج ہو آئندہ العلم عند اللہ ولا یحیطون بشی من علمہ الا بما شاء

تمام ہوا رسالہ چہارم

رسالہ چہارم

رسالہ پنجم

از جلد اول کتاب بحر محیط

تصنیف

حکیم صفر حسین صاحب فرخ آبادی

بیان میں

عمر مرض اور زمانہ ابتدا و اشتداد و توقف و انحطاط کے

اور بحران اور تشخیص مرض کے



الحمد لله الذی علم الانسان ما لم یعلم۔ والصلوة علی نبیہ الاکرم۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین ہم اولو العزم۔ اما بعد
 عرض کرتا ہوں سید ان صغر حسین ستر اللہ عیوبہ فی الدارین کہ یہ رسالہ پنجم جلد اول بحر محیط کا ہے بیان میں عمر
 مرض اور زمانہ ابتدا اور اشتداد اور توقف اور انحطاط اور مندرجات مرضی اور بحران اور تشخیص مرض
 کے اور مشتمل ہے اوپر چار فصل کے فصل اول بیان میں اوقات اور عمر مرض کے اور مندرجات کے
 فصل دوم بیان میں بحران کے فصل سوم بیان میں طریقہ تشخیص مرض کے فصل چہارم بیان میں
 علامات عامہ امراض کے ومن اللہ للتوفیق وعلیہ التکلیل فصل اول بیان میں اوقات مرض کے
 اور عمر مرض کے اور مندرجات کے۔ جاننا چاہیے کہ مرض کے چار وقت قرار دیے گئے ہیں۔ ایک
 زمانہ ابتدا کا یعنی جب مرض کے آثار آمد کے بدن کو معلوم ہو دین اور مرض کا آغاز ہو جاوے اور
 مرض ظاہر ہو جاوے۔ دوسرا زمانہ تیزید کا ہے یعنی جب تک مرض کی زیادتی ہوتی جاوے۔ اور
 تیسرا زمانہ توقف یا انتہا کا ہے یعنی جب وہ زیادتی ایک حد کو پہنچ کر ٹھہر جاوے اس کیفیت سے
 نہ گھٹے نہ بڑھے۔ چوتھا زمانہ انحطاط کا ہے یعنی جب اس کیفیت میں جو بڑھ کر ٹھہر گئی ہو کمی نظر آوے
 اور شدائد اور عوارض اس کے کم ہونا شروع ہوں وہ زمانہ انحطاط ہے مثلاً پہلے دن سستی اور گرانی
 اور اعضا شکنی معلوم ہووے اور بدن تھوڑا گرم ہو گیا تو یہ زمانہ ابتدا مرض کا ہو اور دوسرے دن
 تپ آئی مگر پہلے روز کی حرارت سے کچھ حرارت بڑھی ہوئی تھی تیسرے دن حرارت اور زیادہ بڑھی
 تو یہ زمانہ تیزید کا ہے چوتھے دن حرارت اُس قدر تیز ہوئی جس قدر تیسرے دن آئی تھی اور پانچویں چھٹے دن
 بھی ویسی ہی حرارت آئی تو یہ زمانہ توقف کا ہے ساتویں دن پھر حرارت آئی مگر چھٹے روز سے کم تھی اور
 آٹھویں روز اس سے کم آئی تو یہ زمانہ انحطاط کا ہے ہر مرض کے واسطے یہ چاروں زمانہ ضروری ہیں
 اسی میں بعض ناواقفوں کو دو انکی جانب سے کمی عقیدت آجاتی ہے یا عقیدہ بڑھاتا ہے مثلاً ابتدا کے
 زمانہ میں مریض کو دو ابلانی گئی اور بزمانہ تیزید کے زیادتی مرض کی مہوئی تو ناواقف یہ خیال کرتا ہے
 کہ اس دو آنے میرے مرض کو بڑھا دیا حالانکہ دو آنے مرض کو گھٹایا ہے یعنی جس قدر بغیر دو اپنے کے

رسالہ پنجم

زیادتی ہوتی اُس قدر نہ ہوتی مگر مریض بوجہ اپنی ناواقفیت کے نہیں سمجھتا اور طبیب پر الزام لگاتا ہے یا آنکہ زمانہ انقطاع کا قریب آگیا تھا اُس وقت دوا دی گئی اور بوجہ اثر دوا کے بہت کمی ہو گئی تو وہ کہتا ہے کہ نہایت سریع الاثر دوا ہے حالانکہ اگر اُس وقت وہ دوا نہ پیتا تو بھی کسب قدر کمی مرض میں محسوس ہو جاتی پس یہ چاروں زمانے امراض متقطعہ میں یعنی امراض دوریہ میں دو وقت پر ہوتے ہیں مثلاً ایک شخص کو پہلے روز بیمار لرزہ سے آیا مگر نہایت خفیف آیا تو یہ زمانہ ابتدا کا ہوا دوسرے روز تیسرے روز لرزہ و بخار میں زیادتی رہی یہ زمانہ تیز کا ہوا چوتھے روز بہ ستور رہا یہ زمانہ توقف کا ہوا پانچویں روز کمی شروع ہوئی زمانہ انقطاع کا ہوا اور بھی ان ایام میں ہر روز چاروں زمانے ہوتے ہیں مثلاً بوقت احساس سردی اور آمد بخار کے زمانہ ابتدا ہے اور جب ہاتھ پاؤں گرم ہو کر بخار نے ترقی شروع کی وہ زمانہ تیز ہے اور جب تھوڑی دیر تک گرمی ایک حال پر رہی وہ زمانہ توقف ہے مگر جب وہ گرمی کم ہونا شروع ہوئی تب زمانہ انقطاع ہے پس ہر روز ہر دفعہ کے بخار میں یہ چاروں زمانے ہو جاتے ہیں اور عمر مرض کی بھی یا قصیر ہوتی ہے یعنی تھوڑے زمانے میں جاتا رہتا ہے یا طویل ہوتی ہے کہ زمانہ دراز میں دفع ہوتا ہے ہی کویس مرض کہتے ہیں یعنی روز لحوق بیماری سے جو اعراض لاحق ہوتے ہیں وہ جس مدت تک برابر چلے جاتے ہیں اگر تھوڑی مدت تک رہ کر دفع ہو گئے تو وہ سریع ہے جیسے امراض عاذہ کہ دفعتاً لاحق ہو کر جلد دفع ہو جاتے ہیں یا بہت مدت تک رہے تو اُسکو سیربطی کہتے ہیں جیسے امراض مزمنہ کہ آہستہ آہستہ تبدل و ریح شروع ہوتے ہیں اور مدتوں رہتے ہیں اور مگر امراض دوریہ ہیں کہ ایک زمانہ میں لاحق ہوئے اور جاتے رہے پھر چند روز بعد لاحق ہوئے اور جاتے رہے تو وہ سیر متقطعہ کہلاتی ہے پھر اسکے دورہ کی کیفیت اگر انتظام کے ساتھ یعنی زمانہ مقرر ہے کہ دوسرے دن یا تیسرے دن دورہ ہوتا ہے تو اُسکو سیر منقطعہ منتظم کہتے ہیں اور اگر انتظام کے ساتھ نہیں ہے بلکہ کبھی آٹھویں روز کبھی دسویں کبھی پندرھویں روز دورہ ہوتا ہے تو وہ سیر متقطعہ غیر منتظم کہلاتی ہے پس زمانہ ابتدا میں مرض کا انتہائے مرض تک اگر قصیر ہے تو وہ امراض عاذہ کہلاتے ہیں اور اگر طویل ہے تو امراض مزمنہ یا متطاؤل کہلاتے ہیں اور زمانہ انتہا کی گئی صورت میں ہیں اگر انتہا اسکی دفع مرض اور شفا کے ساتھ ہوئی تو اُسکو انتہائے محمود یا بھران محمود کہتے ہیں آئین پسینہ یا رعاف یا کثرت بول وغیرہ ہو کر شفا ہو جاتی ہے یا اُس مرض سے شفا ہو کر دوسرا مرض خفیف اور آہل لاحق ہو جاتا ہے جسکا تذکرہ سہل و آہل ہے اور انتہا اسکی شفا ہو مثلاً بدن پر پھنسیاں نکل آئین یا کوئی پھوڑا ہو گیا یا اور کوئی مرض متطاؤل لاحق ہو گیا اور اگر انتہا مرض کی منجر موت ہوئی یا کوئی مرض شدید یا خوفناک زیادہ مرض اول سے ہوا تو انتہا مخزن یا بھران ردی کہتے ہیں پس امراض عاذہ کی مدت سیر بہت تھوڑی ہوتی ہے جیسے حیات یومیہ کی عمر

ایک دن سے تین دن تک کی ہو یا حیات متقطعہ بسط کی عمر سات دن سے بارہ دن تک کی ہو یا حصہ و جدری کی عمر پانچ دن سے بارہ دن تک کی ہو اور کبھی انتہا ایسے امراض کی بھی ہلاک ہو جیسے ہیضہ یا طاعون یا حیات خبیثہ اور جو مرض سریر السیر ہوگا اسکے اعراض کھلے ہوئے ہونگے اور امراض بطی السیر کی بھی انتہا کبھی شفا ہوتی ہو اور کبھی ہلاک جیسے خارش کہ اسکی انتہا صحت ہو یا نسل کہ اسکی انتہا ہلاکت ہو اور اسکے اعراض اکثر خفی ہوتے ہیں اور کبھی اعراض ظاہر ہو جاتے ہیں اور کبھی مخفی ہو جاتے ہیں پھر ایک مدت کے بعد ظاہر ہوتے ہیں اور امراض متقطعہ منظمہ کے اعراض مستکن رہتے ہیں ایک وقت معین پر ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ حمیہ ربیع خمس وغیرہ اور امراض متقطعہ غیر منظمہ کے اعراض ایک مدت تک مستکن رہتے ہیں پھر ظاہر ہو جاتے ہیں بلا نظام پھر انتہا امراض کی یا شفا تمام ہوتی ہو کہ مرض بالکل جاتا رہا اور صحت تائیدہ حاصل ہو گئی اور یہ انتہا کبھی از جانب طبیعت کے ہوتی ہو یعنی طبیعت نے خود مادہ کو دفع کر دیا اسکو انتہا طبعی کہتے ہیں پس یہ مدافعت طبیعت بطور بحران ہوتی ہو کہ مریض کو پسینہ زیادہ کھلا یا اسہال عارض ہوا یا نکسیر بھوئی یا پیشاب زیادہ ہوا یا پھنسیاں بدن پر کل آئین اسپین پہلے پہل مریض کو نہایت سچنی اور اضطراب ہو کر بحران ہوتا ہو اسکے بعد صحت کامل ہو جاتی ہو یا انتہا بواسطہ علاج کے ہوتی ہو کہ طبیب نے فصد کھلوائی یا مقنیات کا استعمال کیا یا مسہلات دیے یا مندرات طمٹ دیے یا خون بواسیر جلدی کر دیا یا حرارت و قیصرہ وغیرہ سے تیز جلد پر مدا کے اور زمانہ مادہ کا باطن سے خارج کی جانب کر دیا اور استحالہ امراض حادہ کا طوط امراض مزمنہ کے منظر پر ہو کہ ایک شخص کو نزلہ اور تپ اور کھانسی ہو معالجہ سے ٹپ جاتی رہی کھانسی باقی رہ گئی پس کھانسی امراض متطاوہ اور مزمنہ سے ہو اور انتہا بالہلاک سطح پر ہو کہ قلب یا رخ یا ریہ یا کبد یا معدہ وغیرہ کسی عضو میں شریعت میں فساد نام آگیا اسوجہ سے مریض مر گیا اس حالت میں ضعف شدت کا ہو جاتا ہو تو ارعقلیہ میں فوراً جاتا ہو سرد پسینہ بکثرت نکلتا ہو نبض کے قرعات محصور نہیں ہو سکتے تو اثر شدید ہوتا ہو تنفس ہو جاتا ہو جسکو کمرہ لگنا کہتے ہیں آنکھوں میں گڑھے پڑ جاتے ہیں چہرہ سپید یا زرد یا بھیانک ہو جاتا ہو ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں حس و حرکت کا بطلان شروع ہوتا ہو پلکین چمٹ جاتی ہیں آنکھیں پھٹ جاتی ہیں اکثر ایک سچکی کے ساتھ دم کل جاتا ہو اور کبھی تدریج یہ حالت نہیں ہوتی بلکہ فحشاء و مجاہتا ہو یہ بات اسوقت ہوتی ہو کہ ناکمان قلب وغیرہ کسی عضو میں پر جذبہ ہو چوچ جاوے اور وہ فاسد ہو جاوے یا پھٹ جاوے اسوقت دوران خون بند ہو کر مریض مر جاتا ہو مندرات مرض عبارت اس سے ہو کہ مریض کے مزاج اور مرض کے مزاج اور تغیرات طبیعت اور سیر مرض اور انتہا سے مدت مرض

نکلتا

اور

اور اسباب اور عوارض اور ہیئت اور قیادہ مریض کو طبیب دیکھ کر حکم کرے کہ اسکو فلان مرض ہونے والا ہے یا یہ مرض فلان مرض کی طرف منتقل ہو جاوے گا یا ہلاک ہو جاوے گا یا یہ بھی ایک نتیجہ تشخیص کا ہے لیکن یہ بات بہت دقیق ہے اس میں بہت احتیاط اور سوچ سمجھ کو دخل ہے اس میں کبھی خطا بھی ہو جاتی ہے اسکا ٹھیک ٹھیک دریافت کرنا بہت مشکل ہے اور جب تک تجربہ بکثرت نہوا ہو تب تک حکم کرنا نہ چاہیے خصوصاً ہلاک مریض کا حکم لگانا ہرگز زیبا نہیں ہے کیونکہ اگر تشخیص میں خطا واقع ہوئی تو موجب بڑی مذمت کا اور مشہور بڑے ضرر کا طبیب کے واسطے ہے پس طبیب کو چاہیے کہ علامات متقدمہ اور حالات سابقہ مریض کے بخوبی دریافت کرے اور قوت مرض اور نوع مرض کا اندازہ کرے اور دیکھ لے کہ اعضا درئیسہ میں کچھ فساد ہو یا نہیں اگر نہ نظر تامل وغور کے معلوم ہو جاوے کہ مرض اس قسم کا ہے کہ جسکی انتہا ہلاک ہے یا ازمان اور استحکام مرض کو ہو گیا ہے اور قوت ضعیف ہو گئی ہے اور طبیعت مغلوب ہے بنیہ میں فساد عظیم آگیا ہے اعضا درئیسہ خراب ہو گئی ہیں آثار ردیہ نمایان ہیں اسوقت اگر حکم موت کا کرے تو مضائقہ نہیں ہے اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ طبیب نے غور کامل نہ کیا اور بنظر ردارت چند علامت کے حکم ہلاک مریض کا کر دیا لیکن وہ مریض دوسرے طبیب کے علاج سے صحیح ہو گیا اسوقت طبیب اول کو مذمت ہوتی اور اسکی حسدقت میں بہت لگا

اور مریض اور اولیاء مریض کو بلکہ ایک گروہ کو اس سے رنج آگیا اور بے اعتقاد سی اور ناخبر کاری اور بے علمی اوس طبیب کا گمان ہو گیا اظہار طب قدیم اکثر بوقت استحضار بھی تسکین مریض کو کرتے ہیں تاکہ مریض اور اسکے اور احباب قبل از وقت غمگین اور شکستہ خاطر نہو جاوے اور طبیعت مریض کو جلد بے عظیم نہ ہو بچے باقی مندرجات موت یا اتقالات امراض کا حال ہر ایک مرض کی بحث میں بیان ہوگا فصل دوم بحران کے بیان میں ہر چند طب جدید میں بحران کے قائل ہوئے ہیں اور مرض کی عمر میں اکثر بیان کی ہیں کہ اسکے حساب سے بحران کا حساب مطابق ہوتا ہے اور علامات بحران محمود و بحران روی کے بھی بیان کیے ہیں لیکن جس طرح تفصیل اور احتیاط اور انضباط کے ساتھ طب قدیم میں بیان اسکا ہے وہی طب جدید میں نہیں ہے طب جدید میں فقط اس قدر ہے کہ بحران کو علامات امراض میں دخل عظیم ہے اور انتہا رحیمہ پر دلالت واضح رکھتا ہے یعنی امور غیر اعتیاد یہ بنیہ انسانی میں ظاہر ہوتے ہیں اور سبب انتہاء محمود کا بڑے ہیں مثل عرق اور ترشہ دمویہ مانند رمان یا دم بوا سید وغیرہ کے اور سہال اور فی اور کثرت بول اور زیادتی افراز عاب کی یا حد و ش مرض آخر کا جو اخف ہو مرض اصلی سے مگر طب قدیم میں جو کچھ اسکے بیان میں مباحث ملے ہیں بہ انتہاء مؤلف واجب تعمیل اور امتحان میں سوا سوا کہ وجود بحران کا اور علامات وقوع بحران کی تو فریقین کے نزدیک مسلم الثبوت ہے اور یہ بھی مسلم ہے

کہ مجاہدہ طبیعت سے ممانعت مرض کی واقع ہوتی ہو اور یہی کو بحران طبعی کہتے ہیں اب رہا فقط امر فحش
ایام بحران کا اسکے بہ نسبت بھی ڈاکٹری میں عمر بعض امراض کی بیان کی ہو پس جس روز کہ بحران واقع ہو کر
طبیعت مرض پر غالب آتی ہو یا مرض طبیعت پر غالب اگر مریض کو ہلاک کرتا ہو وہی عمر مرض کی ڈاکٹری میں
قرار دی گئی ہو لیکن متقدمین نے ہمیں ایک اور بار یک بات کمال فطانت اور ذکاوت کی نکالی ہو جس کا
ثبوت تجربہ سے بھی کبھی ہو جاتا ہو پس مراعات انکی امر علاج میں بنظر مزید احتیاط نہایت ضروری
اور واجب ہو یعنی تاثیر آب و ہوا کی اہمات سفلی میں بدیہی ہر تبدل موسم اور چنگی شمار اور شگفتگی از بار
وقت معین پر باختلاف اوضاع کو اکب و سیارات کے اظہار من لشمس ہو اور مینھ کا برسنا کائنات جو کجا
ظاہر ہو مناسب نتیجہ اسی اثر کا ہو اور یہ بھی مسلم ہو کہ گزہ زمین بسبب رطوبات اور غلات کے اٹل ہو
اور نیریز کے ساتھ قوت جذب اسکو حاصل ہو اسی واسطے جب ترحت الارض ہوتا ہو تمام رطوبات عالم
جو فوق الارض ہیں مائل تحت ہو جاتے ہیں لیکن ظہور اس اثر کا عالم آب میں نجوبی معائنہ میں آتا ہو
چنانچہ جب ماہتاب سمت الراس پر آتا ہو جو پانی کے زمین کے نیچے ہو مائل بفوق ہو جاتا ہو سیکو مد و جزر
یعنی جو اربھاٹھا کہتے ہیں اور ظاہر ہو کہ آفتاب و ماہتاب سے اقتران اور قرب و بعد واقع ہوتا رہتا ہو
پس اگر ان دونوں میں تفاوت سدس فلک کا ہو تو اسکو نظر تسدیس کہتے ہیں اور اگر تفاوت ربع فلک کا ہو
تو تربیع اور ثلث فلک کا ہو تو تثلیث اور نصف کا ہو تو مقابلہ اور اگر ایک جگہ پر دونوں ہیں تو
مقارنہ کہتے ہیں اور انجین تفاوت کو انظار ثمانیہ کہتے ہیں پس انی انظار ثمانیہ میں تاثیر نیریز کی رطوبات
وغیرہ اعضاء انسانی میں بہت قوی ہوتی ہو اسی کا نام بحران ہو اور ظاہر ہو کہ مرض انسان کو جس روز
واقع ہو گا وہ کسی نہ کسی تاریخ میں واقع ہو گا چونکہ نظرات کو اکب کا دریافت کرنا متعلق بعلم نجوم و
ہیئت کے ہو اور بدون مہارت دریافت کرنا اسکا دشوار تھا لہذا حکماء قدیم نے براء سہولت
کے تمام تاریخوں کو مہینہ کے عدد انظار پر تقسیم کر کے بحارین کے واسطے تین روز گھرہ خطیہ وہ قرار دیے
مثلاً تسدیس اول کے واسطے یوم رابع تربیع اول کے واسطے یوم سابع تثلیث اول کے واسطے چودھواں دن
علیٰ ہذا القیاس اسی طرح ایام باجوری مقرر کیے اور اس روز پر تحریک صناعی کی ممانعت کی اور جو روز سہل
وغیرہ کے واسطے مقرر کیے وہ ان حساب سے اور اس احتیاط سے مقرر کیے کہ انین بحران نہیں واقع ہو سکتا کہ
یعنی روز ہشتم و دوازدہم و شانزدہم و نو و دس و تسدیس و سوم و تسدیس و ششم و ششم و تسدیس و تسدیس
دسی و دوم و دسی و سوم و دسی و ششم و دسی و ششم و دسی و ششم و دسی و ششم و دسی و ششم و دسی و ششم
مقرر ہیں باقی ایام میں کبھی نہ کبھی بحران واقع ہو جاتا ہو اور بحرہ سے ثابت ہوا ہو کہ اگر بروز بحران

بحر محیط
ایام بحران کا اسکے بہ نسبت بھی ڈاکٹری میں عمر بعض امراض کی بیان کی ہو پس جس روز کہ بحران واقع ہو کر
طبیعت مرض پر غالب آتی ہو یا مرض طبیعت پر غالب اگر مریض کو ہلاک کرتا ہو وہی عمر مرض کی ڈاکٹری میں
قرار دی گئی ہو لیکن متقدمین نے ہمیں ایک اور بار یک بات کمال فطانت اور ذکاوت کی نکالی ہو جس کا
ثبوت تجربہ سے بھی کبھی ہو جاتا ہو پس مراعات انکی امر علاج میں بنظر مزید احتیاط نہایت ضروری
اور واجب ہو یعنی تاثیر آب و ہوا کی اہمات سفلی میں بدیہی ہر تبدل موسم اور چنگی شمار اور شگفتگی از بار
وقت معین پر باختلاف اوضاع کو اکب و سیارات کے اظہار من لشمس ہو اور مینھ کا برسنا کائنات جو کجا
ظاہر ہو مناسب نتیجہ اسی اثر کا ہو اور یہ بھی مسلم ہو کہ گزہ زمین بسبب رطوبات اور غلات کے اٹل ہو
اور نیریز کے ساتھ قوت جذب اسکو حاصل ہو اسی واسطے جب ترحت الارض ہوتا ہو تمام رطوبات عالم
جو فوق الارض ہیں مائل تحت ہو جاتے ہیں لیکن ظہور اس اثر کا عالم آب میں نجوبی معائنہ میں آتا ہو
چنانچہ جب ماہتاب سمت الراس پر آتا ہو جو پانی کے زمین کے نیچے ہو مائل بفوق ہو جاتا ہو سیکو مد و جزر
یعنی جو اربھاٹھا کہتے ہیں اور ظاہر ہو کہ آفتاب و ماہتاب سے اقتران اور قرب و بعد واقع ہوتا رہتا ہو
پس اگر ان دونوں میں تفاوت سدس فلک کا ہو تو اسکو نظر تسدیس کہتے ہیں اور اگر تفاوت ربع فلک کا ہو
تو تربیع اور ثلث فلک کا ہو تو تثلیث اور نصف کا ہو تو مقابلہ اور اگر ایک جگہ پر دونوں ہیں تو
مقارنہ کہتے ہیں اور انجین تفاوت کو انظار ثمانیہ کہتے ہیں پس انی انظار ثمانیہ میں تاثیر نیریز کی رطوبات
وغیرہ اعضاء انسانی میں بہت قوی ہوتی ہو اسی کا نام بحران ہو اور ظاہر ہو کہ مرض انسان کو جس روز
واقع ہو گا وہ کسی نہ کسی تاریخ میں واقع ہو گا چونکہ نظرات کو اکب کا دریافت کرنا متعلق بعلم نجوم و
ہیئت کے ہو اور بدون مہارت دریافت کرنا اسکا دشوار تھا لہذا حکماء قدیم نے براء سہولت
کے تمام تاریخوں کو مہینہ کے عدد انظار پر تقسیم کر کے بحارین کے واسطے تین روز گھرہ خطیہ وہ قرار دیے
مثلاً تسدیس اول کے واسطے یوم رابع تربیع اول کے واسطے یوم سابع تثلیث اول کے واسطے چودھواں دن
علیٰ ہذا القیاس اسی طرح ایام باجوری مقرر کیے اور اس روز پر تحریک صناعی کی ممانعت کی اور جو روز سہل
وغیرہ کے واسطے مقرر کیے وہ ان حساب سے اور اس احتیاط سے مقرر کیے کہ انین بحران نہیں واقع ہو سکتا کہ
یعنی روز ہشتم و دوازدہم و شانزدہم و نو و دس و تسدیس و سوم و تسدیس و ششم و ششم و تسدیس و تسدیس
دسی و دوم و دسی و سوم و دسی و ششم و دسی و ششم و دسی و ششم و دسی و ششم و دسی و ششم و دسی و ششم
مقرر ہیں باقی ایام میں کبھی نہ کبھی بحران واقع ہو جاتا ہو اور بحرہ سے ثابت ہوا ہو کہ اگر بروز بحران

تحریک طبیعت کجاوے تو ضرور ضرر عظیم پہنچتا ہے کیونکہ تحریک صناعمی اگر تحریک طبیعی کے مخالف پڑی تو طبیعت مقہور ہو جاوے گی اور مرض غالب ہو جاوے گا اور جو موافق پڑی تو استقرار اس کثرت کے ساتھ ہو گا کہ رطوبت اصلیبہ بھی خارج ہو جاوے گی اسوجہ سے طبیعت مقہور ہو جاوے گی پس تجربہ اور احتیاط مقتضی اسی کی ہے کہ بحران کی رعایت ملحوظ رہے اور فقیر کو اسکا تجربہ بیشتر ہوا نعمت اللہ خان ایک رئیس شاہجہان آباد کو فرخ آباد کے ایک طبیب نے بحالت عارضہ تپ کے بروز بحران مہل و یادست اُنکے بندہ نوے اور اُنکا انتقال ہو گیا اسی طرح بھوپال میں فیاض حسن خان نامے ایک رئیس تھے اُنکو ایک طبیب نے بروز بحران مہل دیدہ یا کیفیت سرنامی لایا حتی ہو کر مر گئے اور چند مریضوں کو اس طرح پر مرتے ہوئے دیکھا ہوا اللہ اعلم

فصل سوم بیان میں طریقہ تشخیص مرض کے تشخیص مرض عبارت ہے اس بات سے کہ طبیب حقیقت اور نوعیت مرض کو دریافت کرے اور پہچانے کہ کن کن مواضع میں اعضا کے کیا کیا فساد واقع ہے سبب سے مقدم تشخیص مرض ہے بغیر اسکے علاج کرنا بصیرت کے ساتھ ناممکن ہے اور تشخیص مرض اکثر مواقع پر دشوار ہو جاتی ہے بغیر عمارت اور تجربہ مدت العمر کے بصیرت اس میں ہونا نعمت دشوار ہے اور تشخیص مرض کے واسطے چند امور پر آگاہی پر ضرور ہے ایک موسم دوسرے مزاج اقلیم اور مزاج بلد اور عادت اور اطوار مریض اور ذکور اور انوثت اور سن اور مزاج اصلی مریض سے واقف ہووے اور ہیئت اور رنگ اور قوت مریض اور نحافت اور تسیم اعضا مریض اور کیفیت نشست و برخاست اور نظایع اور اشتہا اور نوم و یقظہ اور اکل و شرب اور لباس اور پوشاک اور ہوا مسکن اور صناعت وغیرہ مورد یافت کرے اور خطر اب اور تالم اور تاؤہ مریض کا خیال کرے نبض اور قارورہ لمس اور اعضا شکنی وغیرہ حالات دیکھے اور تجاویف شکم میں معدہ اور کبد اور طحال اور قلب کا حال دریافت کرے آلہ لگا کر پس یہ سب امور متعلق بمشاہدہ طبیب کے ہیں پھر بذریعہ استفسار کے مریض سے حالات باطنی اُسکے پوچھے تو مجمع درد کا معین کرے اور وظائف اعضا کا حال پوچھے یعنی بھوک لگتی ہے یا نہیں غذا ہضم ہوتی ہے یا نہیں اجابت بفرامغت ہے یا نہیں بھین سوالاٹ میں قوت فہم مریض کا بھی حال معلوم ہو جاتا ہے اگر دماغ سلیم ہے تو جواب مطابق سوال کے دیوے گا اور معرفت فہم میں بھی سہولت ہوگی پس اگر مریض جواب مخالف تشخیص کے دیوے مثلاً مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ مرض عمومی نہیں ہے اور مریض نے بیان کیا کہ میرے تمام اعضا میں درد ہے تو ایسی حالت میں مریض کے قول کا اعتبار نہ کرے اور بعض مریض ایسے کم جس اور لا یعقل ہوتے ہیں کہ باوصف فتور کسی عضو کے اُسکو سلیم خیال کرتے ہیں پس اگر وہ اُس عضو کی شکایت نہ کریں تو اس قول پر بھی اُنکے اعتقاد نہ کرے

بحر محیط

دیکھو

دیکھو

اور ہر ایک عضو کے وظیفہ کا حال ایک ایک کر کے پوچھ کر مریض کے کہ سہ میں درد ہو تو فقط اس بیان پر
 اکتفا کرے کیونکہ سرور و بہت سے امراض کا عرض ہو بلکہ چاہیے کہ بقیہ اعضا کی حالت بھی دریافت
 کرے اگر مریض کے کہ میرے دل میں یا گردن میں درد ہو تو فقط قول زبانی پر اکتفا نہ کرے بلکہ
 اپنے ہاتھ سے موضع درد کا متعین کرے کس واسطے کہ عوام نہیں جانتے کہ گردہ کہاں ہے اور دل
 کہاں ہے اور قبل حدوث مرض کے جو وقت مریض نے کھائی ہو اسکا حال دریافت کرے اور
 سبب مرض کے دریافت کرنے میں بہت کوشش کرے اور ہر ہر عضو کو ٹٹول کر دیکھے کہ اپنی حالت
 اعتیادی پر ہو یا نہیں وقت اشتداد عوارض کا دریافت کرے ٹمس سینہ اور پیٹ اور اطراف کا دیکھے
 کیفیت افزات کی دریافت کرے جب ہر طرح سے تشخیص سبب اور مرض کی ہو جاوے اس وقت
 مبادرت علاج پڑے اور امراض اعضاے ہضم کی تشخیص کے واسطے ضرور ہو کہ زبان کو اور
 منہ کو دیکھے کہ کہ ہندوستان میں بان کھانے کا زواج بکثرت ہو اسوجہ سے لون زبان سے استدلال
 نہیں ہو سکتا تاہم بعض آدمی نہیں کھاتے ہیں اور بعض ایسا کم کھاتے ہیں کہ کلی کرنے سے زبان اور
 دمان نکلا صاف ہو جاتا ہے پس ظاہر ہو کہ زبان بحالت صحت بسہولت سب طرف حرکت کرتی ہے اور
 نرم اور تر ہوتی ہے اور پسندی مائل خفیف گلابی ہوتی ہے اور ٹمس اسکا اسیدہ گرم ہوتا ہے جسطرح اور
 تمام جلد ہوتی ہے اور مرض کی حالت میں رنگ اسکا متغیر ہو جاتا ہے اور اسپر ایک پردہ خفیف زردی
 یا سبزی مائل میلاسا یا سپیدہ جاتا ہے کہ دلالت وجود مواد پر کرتا ہے اور اگر ابیض الوسط اور احمر الخوانی
 والا طرف ہو تو دلیل حمائے دائمی یا منقطعہ کی ہے اور اگر احمر ناصع او خشک ہو تو قحط ہضمی کے اہتباب
 دلالت کرتی ہے اسوقت میں مضادات التهاب سے علاج کرنا چاہیے اور تخی زبان اور فقدان اشتہا
 اور غشیان اور قرا اور اجابت کا نہونا اور درد و شکم اسی پر دال ہے اور نبض کی ضربات بچون میں بحساب
 ایک دقیقہ یعنی منٹ کے (۱۰۰) سے (۱۱۰) تک اور جوانوں کی (۹۰) سے (۱۰۰) تک اور عین کولت کی
 (۵۰) سے (۹۰) تک اور شیوخ کی (۶۰) سے (۷۰) تک ہوتی ہیں اس تعداد میں جب فرق آویگا حالت
 مریض پر دلالت کرے اگر قند و ضربات کی بحساب فی دقیقہ بڑھ جاوے تو متواتر کملائی ہے اور
 جو تواتر کے ساتھ قوت ہووے تو صلب کملائی ہے اور ضربات مساوی ہووین تو نبض مساوی ہے
 ورنہ غیر مساوی اور حرکت اسکی برابر ہو تو منظم ورنہ غیر منظم ہیں امراض حادثہ میں نبض قوی اور صلب
 ہوتی ہے اور امراض مزمنہ میں بطنی ضعیف اور حمائے ضعیف وغیرہ میں رنج متواتر ہوتی ہے اور ضربات
 قلب کے موافق ضربات نبض کے ہوتی ہیں اور انفعالات نفسانیہ سے نبض میں بہت تغیر آ جاتا ہے

پس چاہیے کہ بعد سکون انفعالات کے نبض دیکھیں حالت انفعالیہ میں نہ دیکھیں یہی طرح حالت تنفس کی اطفال میں بحساب ایک دقیقہ کے (۲۵) سے (۲۶) مرتبہ تک اور کول میں (۲۸) سے (۳۰) تک ہوتا ہے جب یہی تفاوت واقع ہو تو یقین کرنا چاہیے کہ بیماری ہو اسی طرح وظائف مخ میں اگر تغیر واقع ہو یعنی حد و سر نہ یا ان فقدان نوم تغیر جو اس فتور جس و حرکت اطراف میں و در کسز ظہر وغیرہ ہوا فساد مخ سمجھنا چاہیے ان سب امور کی تفصیل بحث مشاہدات میں بیان کیجاویگی لیکن نبض کی بحث جس وسعت اور خوبی کے ساتھ بیدک اور طب قدیم میں ہو ویسی طب جدید میں نہیں ہے۔ فصل چہارم علامات عامہ امراض کے بیان میں۔ واضح ہو کہ مرض کے ساتھ میں جو اعراض لاحق ہوتے ہیں وہ بڑی علامت پہچان مرض کی ہے اور اس سے تشخیص کو بہت مدد ملتی ہے پس علامات میں سے بعض علامات ظاہرہ ہیں وہ یہ ہیں کہ وظائف اعضا میں تغیر آجاوے جس عضو کے فعل میں تغیر آویگا وہی عضو موقوف قرار پاویگا اور تغیر وظائف کا بیشتر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ فسوجات میں اس عضو کے تغیر آجاوے اور اعراض بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک عام کہ تمام بدن میں ہووے جیسے حرارت نام جسم میں گھٹ بڑھنا یا خاص کہ جو عضو خاص سے متعلق ہو مثل خاص سر سے یا معدہ سے یا جگر وغیرہ سے اور بخلاف اعراض عامہ کے ایک حرارت طس ہو کہ حرارت غریزی جسم کی بواسطہ انتشار خون کے تمام جسم میں پھیلی ہو بزمانہ صحت یہ حرارت اعتدال پر ہوتی ہے اس وقت ظاہر نہیں ہوتی ہے البتہ تجاویف احتار باطنہ میں بہت ہوتی ہے اور ظاہر بدن پر بحالت اعتدال درجہ واحد پر رہتی ہے یعنی نہ گرم نہ سرد اور امراض حادہ میں حرارت بڑھ جاتی ہے جیسے حیات دائمہ میں کیونکہ بسبب احتقان خون کے جسم کی حرارت کو اشتعال ہو جاتا ہے اور چہرہ اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں اور شفقتیں اور ملتحمہ میں دونوں آنکھوں کے سرخی ہوتی ہے اور قلع اور قنب اور ہاتھ پانوں کا ٹوٹنا لاحق ہوتا ہے اور جس طرح زیادتی تواردوم سے حرارت جلد کی بڑھ جاتی ہے اسی طرح اعضا باطنی کے فسوجات میں تولد دم کا علی اہوم ہو جاتا ہے اسی کے سبب سے تشنگی ہر وقت رہتی ہے و در دسر ہوتا ہے نبض بزرگ ہو جاتی ہے اور انھیں عوارض کو تپ یا بخار یا حتی کہتے ہیں اور اگر حرارت اعتیاد یہ گھٹ جاوے تو امراض ضعف لاحق ہوتے ہیں یا کمیت مقدار خون کی بسبب نوزد مثل ہوایر یا رعات یا حیض وغیرہ کے گھٹ جاوے یا ارتداع حرارت غریزی کا باطن کی جانب کو ہو جاوے جیسے حیات دور بہ میں قشریرہ اور سردی معلوم ہوتی ہے اور جلد کپو جاتی ہے بدن پر رونگٹے ایسے کھڑے ہو جاتے ہیں جیسے پر نوج ڈالنے سے مرغ کی جلد پر دانے معلوم ہونے ہیں اور ہونٹ اور ناخن پیید اور نیلے ہو جاتے ہیں لہٰذا بعد پھر حرارت غریزی خارج کی طرف منبسط ہوتی ہے لیکن کیفیت

اگر بسبب قلت کثیت خون کے ہو تو خوفناک ہو جیسے ہیضہ وبائی یا سمائی خبتہ میں ہوتا ہو دوسرا عرض عوارض عامہ سے عرق ہو یعنی پسینا یہ داخل افراز عام ہو کہ مسامات جلد سے خارج ہوتا ہو کبھی پسینہ زیادہ آتا ہو کبھی کم آتا ہو کبھی حالت اعتیاد ہی پر رہتا ہو لیکن جو پسینا بسبب حرارت موسم یا امکان حادثہ مثل حمام و ریاضت وغیرہ کے نکلے وہ عرض میں داخل نہیں ہو پس زیادتی عرق کی بروہ بیان داخل آثار حمیدہ ہو بیان تک کہ پسینہ نکلنے سے پیشتر مریض کو گھبراہٹ اور بچپنی ہوتی ہو پھر اس کثرت سے پسینہ آتا ہو کہ تمام کپڑے اور فرش مریض کا تر ہو جاتا ہو اور مریض صحت پاتا ہو ایسا وسط بعض آدمی اس قسم کے امراض میں گرم کپڑا اوڑھ کر پسینا نکالتے ہیں اور بحالت مرض فساد اعضا زہمہ کے یا حمیات خبتہ میں یا ہیضہ میں یا اسہال وغیرہ امراض ضعف میں کثرت پسینہ کی خصوصاً چہرہ پر دلیل انقضاء حیات کی ہو اور فقدان پسینہ کا حمیات التباہیہ میں دلیل شدت التباہ شب کی ہو اور کبھی کثرت بول وغیرہ افرازات سے قلت پسینہ کی ہوتی ہو جیسے ڈیابیطس میں ہوتا ہو اور کبھی پسینہ میں بدبو ہوتی ہو کہ وہ حمائے غفنیہ پر دلالت کرتی ہو یا جس بول میں پیشاب خون میں مل جاتا ہو اور پسینہ میں بو پیشاب کی آتی ہو یہ بھی مرض مملک ہو اور کبھی پسینہ میں بسبب کثرت استعمال الاچی یا لونگ یا مشک یا زعفران یا شراب کے بو انھیں اشیا کی آجاتی ہو تیسرا عرض ہیئت جسم کی ہو پس ہزال تام دلیل فنا ہو جانے مادہ شحمیہ کی ہو کیونکہ مادہ شحمیہ کے سبب سے جسم بھرا ہوا اور سڈول اور نموند ہوتا ہو جب یہ مادہ جاتا رہتا ہو تو گال پٹک جلتے ہیں ہڈیاں نکل آتی ہیں بدن لاغر و نحیف ہو جاتا ہو گال اور کنپٹیا بیٹھ جاتی ہیں کھال بڑی سے چھٹ جاتی ہو یہ دلیل امراض مزمنہ کی ہو اور امراض اعضائے مضم یا اعضائے تنفس میں یہ کیفیت اکثر ہو جاتی ہو اسی طرح سمن مفوط میں جسم حد اعتدال سے زیادہ فرہ ہو جاتا ہو اور جسم جسم کا بڑھ جاتا ہو اور گوشت نرم اور ڈھیللا ہوتا ہو اور یہ بات اکثر امراض ہنجیہ پر دلالت کرتی ہو اور اسکے امراض اکثر مزمن اور ضعف کے ہوتے ہیں اسی طرح حالت جلوس و ضطجاع اور حالت نوم جب حالت اعتیاد یہ سے خارج ہو جاوین دلیل حد و شہ مرض کی ہو اور جو شخص سیدھا بیٹھ سکے تو وہ دلیل امراض احشاء بطنیہ یا صدریہ کی ہو اور جو چپ نہ لیٹ سکے تو دلیل مرض قلبی یا ریوی کی ہو اور جو منحنی ہو کر بیٹھ سکے دلیل امراض احشاء بطنی عصبی کی ہو اور جو شخص ہر وقت سیدھی کروٹ پر لیٹا رہے سلامت فساد کبد یا ریوی کی ہو اور جو بائیں کروٹ لیٹا رہے دلیل مرض طحال یا ریوی کی ہو اور اسی طرح چہرہ اگر سرخ اور چمکتا ہو تو دلیل امراض موسی اور حمیات التباہیہ کی ہو اور

زرد اور بھیانک ہو تو دلیل ضعف اور مرض مزمنہ کی ہو اور اگر عیوسنس اور نقص ہو تو دلیل درد اور
 تالم کی ہو اور کجی شفت کی دلیل آفت اعضاء حرکت اور لقوہ کی ہو **فصل پنجم بیان میں علامات**
 خاصہ امراض کے۔ اعضاء را اس کی بیماریوں کے عوارض حسب ذیل ہیں اور یہی امراض مجموع
 عصبی کے کہلاتے ہیں واضح ہو کہ اعضاء را اس میں مخ عضو رئیس ہو اور سب جو اس سر میں ہیں پس
 جب کچھ بھی تغیر مخ میں لاحق ہو گا تو تغیر حس و حرکت میں اور قوائے عقلیہ میں ہو جاوے گا اور مطابق
 شدت و خفت مرض کے شدت و خفت امراض میں بھی ہوگی پس دوار اور شقیقہ وغیرہ انواع صداع
 میں نفس مخ میں تغیر ہو جاتا ہو اور کبھی نفس مخ میں تغیر واقع ہوتا ہو اسکی جہت سے شقیقہ اور دوار
 وغیرہ انواع صداع عرض اس مرض کے ہو جاتے ہیں اور تغیر مخ مرض اصلی ہوتا ہو اور کبھی صداع
 اشتراکی ہوتی ہو اسطرح پر کہ مجموع دوری یا مجموع تنفسی یا مجموع ہضمی میں تغیر واقع ہوا اسکی جہت سے
 در و سر ہونے لگا پس جبکہ ان اعراض کے ساتھ اور امراض نہوں اسوقت میں یہ اعراض موضعہ
 ہونگے یعنی خود مرض ہیں کسی مرض کے عرض نہیں ہیں اور جو ان کے ساتھ امراض مجموع دوری یا مجموع ہضمی
 وغیرہ لاحق ہوں تو اسوقت اشتراکی تصور ہونگے بہر کیف اگر ان اعراض مخ کے ساتھ میں نقل رہیں
 اور احمرار عینین اور کانوں میں طنین اور چہرہ پر متماہٹ معلوم ہو تو جاننا چاہیے کہ التهاب مخ ہو یعنی
 درد و خون کا مخ میں ہوتا ہو اور اگر علامات مذکورہ اس کے ساتھ نہ پائی جاوے تو خیال کرنا چاہیے کہ مرض
 عصبی ہو یعنی پہلا مرض التهابی ہو و وسطی مرض غیر التهابی اور کبھی اس بیماری کے ساتھ یعنی التهاب
 مخ کے ساتھ اعراض عامہ بھی لاحق ہوتے ہیں جیسے حرارت اور گرمی تمام جلد بدن کی اور خشکی جلد کی
 اور سرخمت اور استلابض کا اور سب علامتیں تب کی پائی جاتی ہیں اور یہ سب اعراض بباعث
 زیادتی کیفیت خون کے ہوتے ہیں اور کبھی تغیر مخ میں عرض عام یہ ہوتا ہو کہ تمام جسم میں تعب اور ملالت
 اور سستی اور حرکت کرنے پر قادر نہ ہونا یا بہ تکلیف قادر ہونا اور پیٹھ میں درد و ہونا خصوصاً قطن میں اور
 ہاتھ پاؤں کا ٹوٹنا اور قوائے عقلیہ میں ثوران کا آجانا یا خود کا ہو جانا پس بحالت ثوران کے ہڈیاں
 ہوتا ہو اور فکر میں انتظام نہیں ہوتا ہو اور سبے وجود تخیلات دکھائی دیتے ہیں اور بے وجود آوازیں
 شنائی دیتی ہیں اسی کے موافق مریض کلام کرتا ہو اور جواب دیتا ہو اسی کا نام اختلاط اور
 ہڈیاں ہو اور کبھی بے اصل اور بے حقیقت تصورات اس کے ذہن میں مقصور ہوتے ہیں اور بوقت
 خود کے بطی انہم ہو جاتا ہو اور جواب نہیں دے سکتا ہو اور غلطی بصارت میں اور گرانی سماعت میں
 ہو جاتی ہو اور یہ امور خیرے بچیزے زیادتی پکڑتے جاتے ہیں بیان تک کہ فہم و ادراک بالکل زائل ہو جاتا ہو

اور عقل زائل ہو جاتی اور سکون بحث کی حالت میں ہو جاتی ہے اور متحدہ مجموعہ عصبی میں ہو جاتی ہے اور
 ہاتھ پاؤں میں زخم اور دانے پڑ جاتے ہیں پس طیب کو ضرور ہے کہ ہر طرح کی حرکت پر غور کرے
 اور ہر قسم کی باتیں پوچھے اگرچہ اب انتظام کے ساتھ نہ تو تغیر رخ اور مجموعہ عصبی کا یقین کرنا چاہیے اور اگر
 اتھلاں عظیم مجموعہ عصبی میں ہو گا تو ہڈیاں عام اور لایق بخت ہو جاویگا اور ہر فعل اسکا خارج از عقل
 ہو گا اسکو جنون کہتے ہیں اور جنون منقطع یعنی جنون دوری عبارت اس سے ہے کہ کسی وقت ہڈیاں ہو
 اور کسی وقت نہ ہو اور جنون مفرد عبارت اس سے ہے کہ کسی خاص بات یا معاملہ میں ہڈیاں ہو اور کبھی
 تغیرات حرکت و احساس میں ہوتے ہیں اور قواسم عقلیہ سلیم ہوتے ہیں یا اندک تغیر ہوتا ہے اسکو
 شلل عام کہتے ہیں یعنی اعصاب خشک ہو جاویں اور حرکت باطل ہو جاوے اور شلل حرکت اسکو کہتے ہیں
 کہ حفظ حرکت باطل ہو جاوے اور حس باقی رہے اور شلل تمام اسکو کہتے ہیں کہ حس و حرکت دونوں باطل
 ہو جاویں اور نقد لمس اُسے کہتے ہیں کہ نقطہ حس باطل ہو جاوے حرکت نہ باطل ہووے یہ سب عوارض
 دلالت کرتے ہیں فساد مخ پر یعنی نفس مخ میں فساد آیا ہے یا اسکے تعلقات میں فساد ہے اور منجملہ اعراض
 کے تسخیرات کہلاتے ہیں یعنی عضلات میں انقباض اور کچا وٹ آجاوے جس سے عضلات سکر جاویں
 منبسط نہوین یا آنکہ عضلات میں انبساط آجاوے یعنی ڈھیلے ہو جاویں کہ حرکت انقباضی اُسے
 نہ ہو سکے یا آنکہ حرکت انبساطی اور انقباضی بلا ارادہ ہر وقت بر سبیل توالی ہوتی ہو زمین اطراف
 علیا و سفلی اور پشت میں اختلاج کے طور پر حرکت انبساطی و انقباضی متواتر اور متوالی محسوس
 ہوتی ہے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ تغیر شدید و عظیم عصبانی مخ میں اور اسکے تعلقات میں آگیا ہے
 بیان اعراض اعضا و تجاویف سینہ یعنی اعضا دورہ اور تنفس میں جو اعراض لاحق
 ہووین۔ پس منجملہ ان اعراض کے کھانسی ہو خواہ خشک کھانسی ہو یا تر ہو اور ضیق نفس یعنی کوتاہی
 اور نفس متواتر یعنی دم چلنا جب یہ اعراض پائے جاویں تو جاننا چاہیے کہ پھیپھے میں تغیر واقع ہوا ہے
 کیونکہ تنفس فعل پھیپھے کا ہے پس اگر ان اعراض کے ساتھ حرارت بھی ہووے تو جاننا چاہیے
 کہ پھیپھے میں یا شعب میں التهاب اور حدت آگئی ہے اور اگر حرارت اسکے ساتھ نہ ہو جاننا چاہیے
 کہ مزمن ہے پس بصاق کو دیکھنا چاہیے کہ اُس میں غزویت اور لزوجت ہے یا نہیں اگر ہو تو جاننا کہ
 مرض خفیف اور حاد ہے اور شہمی ہے اور اگر کف میں خون پایا جاوے اور غزویت نہ تو مرض جوہر
 رہی ہے اور اگر کف سائل ہو اور بلبے اُسپر تیرنے ہوں تو جاننا چاہیے کہ پھیپھے میں مہل ہے
 اور کئی ترکیب میں فساد آگیا ہے اور اگر کف میں ریم آتا ہو اور بد ہووے تو جاننا چاہیے

رسالہ

کہ پھیپے میں زخم پڑ گیا ہو اور ترکیب میں فساد عظیم آگیا ہو اور اگر خون بکثرت آتا ہو تو سمجھنا چاہیے کہ وہ
 یہ میں کسی رگ کا ٹھکر ٹھکر گیا ہو اور اگر پیپ بکثرت آوے تو دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شش میں بایض
 زخم کے گڑھا پڑ گیا ہو بہر کیف امراض میں نفث کو بہت غور اور تامل اور بہ نظر فائر دیکھنا چاہیے تاکہ
 حقیقت امراض میں کی شخص ہو جاوے کیونکہ تنفس اور اصلاح خون اسی عضو سے متعلق ہے اور اس کے
 فساد سے تپ دق اور ذبول اور موت لاحق ہوتی ہے اور اگر تجلیف سینہ میں جانب ایسکے مقام قلب
 درد ہو تو سمجھنا چاہیے کہ قلب کی بیماری ہو اور اس کے ساتھ میں قلب جام اور بیوشی لازم ہے اور نبض
 غیر منتظم ہو جاتی ہے پس اگر یہ مرض حاد ہو تو حائے التہابیہ اور دائمہ اس کے ساتھ ضرور ہوگی اور اگر
 امراض التہابیہ اس کے ساتھ نہ ہوں اور نیند میں آرام نہ ملے اور کونہ دمی شدت ہو اور تصاب تنفس
 ہووے اور نبض غیر منتظم ہووے تو سمجھنا چاہیے کہ قلب میں تغیر عضوی واقع ہو اسوقت دوران خون
 بند ہو کر جلد مریض مر جاوے گا اور اگر مرض جدران صدر میں ہوگا تو اس کے ساتھ اگر وہ امراض نمودین
 جو تغیر اعضاء دورہ اور اعضاء تنفس پر دلالت کرتے ہیں تو ذیل اس بات پر ہو کہ تغیر فشار مستنبط
 صدر میں واقع ہو پھر اگر درد ناخس اور شدید ہو اور سانس لینے سے زیادہ ہوتا ہو تو دلیل التہاب
 حاد کی ہے اور اگر درد شدید ہو اور ہاتھوں کی حرکت سے درد زیادہ ہوتا ہو اور تپ بھی اس کے ساتھ
 ہو تو جاننا چاہیے کہ جدا ر صدری میں مرض ہو اور امراض صدر کی شناخت اسطرح سے کہنے میں
 کہ سینہ پر ایک سبک لکڑی سے یا ہاتھ کی انگلیوں سے ٹھوک کر بجاتے ہیں اس طہری سے
 کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں سینہ پر رکھ کر دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے ٹھوکیں اور جا بجا تمام سینہ پر اسطرح
 قع کریں پس اگر اس قع سے آواز زنین نکلے اور اس کے ساتھ میں اور امراض بھی نمودین تو دلیل صحت ہے
 اور اگر اس کے ساتھ میں امراض خفیف ہووین تو مرض بھی جانتا چاہیے اور اگر آواز زخفی نکلے تو جانتا چاہیے
 کہ مرض یہ میں ہو اور اگر باوجود زخفی ہونے آواز کے رنانت نہیں ہیں بلکہ ٹھوس آواز میں تو
 سمجھنا چاہیے کہ فساد عظیم پھیپے میں ہو مثلاً خشونت آگئی ہو یا بختی آگئی ہو اور نہیں میل بہت ہے
 اور اگر تمام سینہ میں آواز اسی قسم کی ہو تو جانتا چاہیے کہ مادہ رقیق یا ریم بھرا ہوا ہے اسکو حملیت قع
 کہتے ہیں اور بھی مسام صدریہ قلب کے اوپر رکھ کر کان لگا کر سننے اگر معمولی مقام سے زیادہ جگہ تک
 آواز و حک و حک کی آوے تو جانو کہ قلب کی ضخامت بڑھ گئی ہے یا معمولی جگہ سے جو وہ جو کم ہو گئی ہے
 تو جانو کہ ضور لاحق ہوا ہے اور اسکا ادراک سینہ پر ہاتھ رکھ کر دیکھنے سے بھی خوب ہوتا ہے اور بھی ساتھ سے
 حرکت و خل و خروج ہو اسے تنفس کی معلوم ہوتی ہے پس اگر دخول ہو میں خرخرہ کی آواز معلوم ہو

قلب

سازش

تو جانا چاہیے کہ مادہ مخاطیہ عائق ہوتا ہے شعب میں پھرا ہوا ہے اسی طرح سماعہ لگا کر مریض سے باتیں کرنے کو کہیں اگر محسوس ہووے کہ سینہ سے کلام کرتا ہے تو عائق کے وجود پر دلالت ہو علیٰ ہذا اصوات مختلفہ سے امراض اعصاب تنفس کا حال معلوم ہوتا ہے اور اگر عضوہ ورہ یعنی قلب کا حال معلوم کرنا ہو تو آواز ضربات پر خیال کریں پس اگر آواز قوی محسوس ہو تو انقباض بطون قلب پر دلالت کرتا ہے اور اگر ایک ضربہ کی آواز قوی اور دوسرے کی آواز اُس سے کم قوی ہو تو انقباض اُذنین قلب پر دلالت کرتا ہے اور اگر انتظام میں ضربات کے فتر ہو تو آواز میں مختلف محسوس ہوتی ہیں مثل سیٹھے کی آواز کے یا فی کی آواز کے وغیر ذلک ہر کیفیت یہ آلہ واسطے تشخیص امراض قلب در یہ کے نہایت معین ہے۔

بیان اعراض امراض بطن۔ سین استلال بہت طرح سے کیا جاتا ہے از انجملہ ایک منہ ہے کہ زیادتی لعاب دہن اور تلخی اور ترشی اور کیننی ذائقہ زبان اور خشکی زبان یا پھیکا ہونا ذائقہ زبان کا یا فقدان ذائقہ بالکل یہ علامتیں مرض قحاش ہضمی کی ہیں اگر اسکے ساتھ حرارت اور خشکی جلد اور سرعت نبض ہو تو جانا چاہیے کہ مرض حاد ہے اور اگر یہ بات نہیں ہو تو مرض مزمن یا عصبی ہے اسی طرح زبان سے استلال کرتے ہیں کبھی زبان سُخ ہوتی ہے کبھی خشک یا موطوب یا پتلی اور چوڑی یا سپید یا زرد یا سیاہ یا سبجانی یا تام زبان اسی طرح کی ہو یا تھوڑی سی زبان کی یہ حالت ہو یا سُرخ سی طرح زبان میں ہو اور کناروں پر نہو یا انتون پر بطور مینا کے طبقات مختلف جمے ہوں یا زبان باہب اور ہبض اور پس بصورت آبگینہ کے ہو یہ علامتیں امراض ہضم اور حیات دائمہ اور عقیہ اور اسہال اور ضعف پر دلالت کرتی ہیں اور کبھی زبان پر اور کٹوں کی باطن جلد پر اغشیہ کا ذبہ پیدا ہو جاتی ہیں اور کبھی قروح اور ثبور پیدا ہوتے ہیں کبھی انہیں سے خون یا لیم بہتا ہو یہ دلیل امراض خاصہ زبان کی ہے اور کبھی بسبب امراض عامہ کے بھی یہ کیفیت ہوتی ہے اور امراض ضعف میں بھی ایسا ہو جاتا ہے اور بوے دہن سے بھی استلال کرتے ہیں اور کبھی احتقان آن خد کا بھی ہو جاتا ہے جو تجو لیت دہان میں ہیں اسوقت فکین یا زبان کے نیچے درم لاحق ہوتا ہے اور کبھی چہرہ پر درم ہی سبب سے آجاتا ہے اور کبھی لوزتین میں احتقان ہوتا ہے اسکی جہت سے حلق میں درم ہو جاتا ہے اس سے چبانا اور نگلنا نوالہ کا دشوار ہوتا ہے کبھی ان اور ام میں ریم پڑ جاتا ہے اور یہ امور امراض عامہ پر بھی دلالت کرتے ہیں یا امراض قحاش ہضمی پر دلالت کرتے ہیں اور در شکم اور حرارت اور نفخ اور درم سے استلال موضع موقوف ہو کیا جاتا ہے اور فقدان اشتہا اور کثرت تشنگی اور قی اور ڈکاروں کا آنا اور منہ میں پانی بھرتا آفت مبدہ پر دلالت کرتا ہے اور اگر بجانب جگر کے صلابت یا درد ہو اور رنگ جلد مائل بہ زردی ہو اور قی میں صفر اگرے اور قارورہ میں زردی ہو اور ہضم میں فتور ہو اور طبیعت

قبض ہو یا دست آتے ہوں تو علامت فساد کبد کی ہو اور اگر جانب طحال نفع یا درم وغیرہ پایا جاوے
 اور اس کے ساتھ تپ بھی ہووے تو دلیل فساد طحال کی ہو اور اگر ناف یا اس کے حوالی میں درد یا ٹوڑا اور
 قبض یا اسہال اور قراقرم محسوس ہو تو دلیل آفت امعاء کی ہو خواہ امعاء غلاظین ہو یا امعاء رقاق
 میں اور کوکھن میں درد یا نفع وغیرہ ہو اور پیشاب بصر ہووے اور حرارت بھی اس کے ساتھ ہو تو دلیل
 فساد کرمون کی ہو اور اگر مابین ناف اور مانہ کے درد ہو اور عسر بول ہو اور مریض مرد ہووے تو دلیل
 فساد مثانہ کی ہو اور جو عورت ہو اور وظائف رحم میں فتور ہو تو دلیل امراض رحم یا حمل کی ہو اور
 اگر اس کے ساتھ درم سخت اور درد شدید ناخوش ہو تو جانتا چاہیے کہ ترکیب عضو میں فساد عظیم ہو جس
 اگر درم مستدیر ہو اور آواز زناست کے ساتھ دیوے تو جانتا چاہیے کہ گیسو بخولین عضو میں بھری ہو اور
 اگر درم نرم اور متھوچ ہو اور زناست آواز میں نہ تو جانو کہ رطوبات سائلہ بخولین میں بھری ہیں اور رقی
 اور بول و براز سے بہت استہلال ہوتا ہے پس زمین یا مادہ غذائی گرتا ہو یا مادہ صفراوی یا مادہ
 مخاطیہ یعنی بلغمیہ یا مادہ دموی یا پانی یا پیپ بے بو کرتی ہو اس سے حال امراض معدے کا معلوم ہوتا ہے
 اور براز میں کبھی نفل غذا کا آتا ہو یا مادہ مخاطیہ یا مادہ دموی یا مادہ بدتم یعنی کچلو ہو یا ریم یا مادہ
 صفراوی وغیرہ آتا ہو مطابق تغیرات قنات ہضمی کے۔ اور بول میں کسی بات میں ایک یہ کم مقدار
 پیشاب کا کثیت معمولی سے زیادہ یا کم ہو دوسری یہ کہ تھین مادہ منویہ یا ریم یا صفرا یا لیسابیت
 یا اجزائے حامضہ یا شکر یا سچی یعنی کھانہ ہووے تیسری یہ کہ ریت یا پتھری گرے چوتھی یہ کہ خون خالص
 آوے اس سب کی تفصیل آگے لکھی جاوے گی فائدہ تشخیص مرض کی جب تک نہ دے معالج بخوبی نہیں ہو سکتا
 بڑے علاج کی تشخیص ہو اور تشخیص بہت سے امور کی اعانت سے ہوتی ہو ایک موسم کا خیال کرنا چاہیے
 کہ گرمی یا جاڑا ہو یا ربيع ہو یا خریف پھر اقلیم کے مزاج کو دیکھنا چاہیے اور سن مولین یا مزاج مریض
 اور جثہ اور استعداد اور ذکوریت اور انوثت اور صنف اور پیشہ اور مزاج شہر اور ہیئت مریض
 کہ رنگ اس کا کیسا ہو اور قوت اس کی کیسی ہو اور فربہ ہو یا لاغر اور ساکن بڑا ہو یا مضجور ہو یا بے
 واسے کر رہا ہو اور بیٹھا ہو یا چپٹ لیٹا ہو اور نیند آتی ہو یا نہیں اور فرش اور لباس اور مسکن اس کا
 کیسا ہو اور بو اس میں کس قسم کی آتی ہو اور اعراض اس کے کیسے ہیں یعنی تغیرات عامہ مثل حرارت
 اور احتقان اور سرعت نبض اور اعضا شکنی وغیرہ عوارض تپ کے لاحق ہیں یا نہیں اور عناصر مذکورہ بالا
 میں تغیرات واقع ہیں یا نہیں اگر مریض دردمند ہو تو موضع درد پر ہاتھ اس کا رکھو اگر خود معالج اپنے
 ہاتھ سے موضع وجع میں کرے اور اسباب اس کے اکل و شرب وغیرہ سے دریافت کرے اور وظائف

و افعال اعضا مودفہ کا دریافت کرے مگر بعض مریض اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ تعبیر کرنے میں حال واقعی کے عاجز و قاصر ہوتے ہیں پس علاج اپنے قیاس اور علامات وغیرہ سے امر واقعی سمجھنے کے لیے فقط بیان مریض پر اکتفا نہ کرے اور ہر ایک عضو کے وظائف کا حال استفسار کرے اور اگر مریض کا جواب کافی نہ ہو تو جو شخص اس کے پاس ہر وقت رہتا ہو اس سے پوچھے اور جو کچھ مریض کی تدابیر کی گئی ہوں ان کو دریافت کرے اور ان تدابیر سے جو کچھ نتیجہ مترتب ہوا ہو اس پر خیال کرے اور تمام اعضاء تبادلیت کو اچھی طرح ٹٹول کر دیکھ لے اور عملیت قرح وغیرہ سے پہچانے اور دیکھ لیوے کہ مرض حادث ہوا یا مزمن التہابی ہو یا غیر التہابی ضعف کا مرض ہو یا قوت کا یا فساد ترکیب عضو کا اس کو بھی دیکھ لیوے کہ اعضاء اس سلیم ہیں یا نہیں اور اعضاء صدر اور اعضاء بطن سب کا تجسس کر لیوے اور افرازات کا بھی حال دریافت کرے کہ پسینہ آتا ہو یا نہیں پاخانہ حسب معمول ہوتا ہو یا نہیں فصد کھلانے کی یا مسہل لینے کی عادت تھی یا نہیں اگر عورت بالغہ ہو تو خیال آیام ماہواری کا دریافت کرے جیسا کہ اوپر تفصیل اسکی لکھی گئی ہو بغیر دریافت این حالات اور شخص کر لینے مرض کے علاج ہرگز نہ نفع کرے گا اگر اتفاقہ شفا ہو گئی تو یہ دلیل مذاقت معالج کی نہیں ہو سکتی ہو اور مواخذہ عقبی سے بری ہوگا کسوا کہ یہ معاملہ جان کا ہو اگر طبیب مرض کو سمجھ کر اور شخص کر کے علاج کرے گا تو کبھی غلطی نہ واقع ہوگی اور اگر شاذ نادرتشخیص میں خطا ہو گئی تو عند اللہ ماخوذ نہیں ہو سکتا ہو اور اگر بے سمجھے علاج کیا اور فائدہ مریض کو ہوا تو بھی مواخذہ اس امر کا رہیگا کہ بے سمجھے کیوں علاج کیا اور یہ بھی واضح رہے کہ امراض بعضہ مجهول اسباب ہوتے ہیں اور بعضہ معروف السبب اور معروف السبب میں بعضہ مخصوص ایک نوع خاص کے ساتھ ہیں جیسے بیشتر امراض اہل یورپ کو ہوتے ہیں یا وہ امراض کہ مخصوص جہاز والوں کے ساتھ ہیں یا جنون خمری کہ مخصوص شراب خواروں کے ساتھ ہیں یا مخصوص ساتھ مزاج اور زبانہ کے ہوں مثلاً دمہ کہ امزجہ خاص میں ایک زمانہ خاص میں ہوتا ہو یا مخصوص پیشہ سے ہو جیسے تولنج شربی وغیرہ یا مخصوص بابوین ہو جیسے امراض متوارثہ۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ اَلَدُّنْيَا وَعَذَابِ الْعَقَبِی

اس کا علاج

ختم ہوئی جلد اول



خاتمہ الطب

پس از حمد شافی مطلق و نعمت رسول بر حق نوشکا فان اسرار سخن اور ماہران غوامض ہر فن کو مژدہ طرب افزا کہ اس زمان صحت اقترازی میں نفع و حید و فرید قانون طب جدید جمیع حقائق سنیہ حاوی مطالب علیہ سوت و نیر طبیبین روزگار دستور العمل کا ملان دیار مزمل علل و اسقام رافع امراض اقسام - مجموعہ قوانین علمی و علی ذخیرہ آرب مخفی و جلی - مضمون علا جہائے بسیط و سمی بہ بحر محیط المصنفہ ارسطو سے دوران افلاطون زمان - سند حکماء الفہام راس الکلاء النظام - الاذیب الباع المکرر الحسیب النسیب المنظم - المحقق النحریر الاودھ المشیر البری من الشین شمس الحکما جناب حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی عم فیضہ بدوام الایام والیالی - واضح ہو کہ حضرت مصنف مدوح نے اس کتاب کی تصنیف میں عمر گرانمایہ کا بہت بڑا حصہ صرف کیا ہے یعنی طب قدیم میں جو کچھ تطویل مل اور زلات مغل تھے انکو نکال کر مسائل اور تجارب جدیدہ حقائق یورپ کے شامل فرمائے ہیں اور اپنی تحقیقات اور تجربہ کے امور بھی مندرج کیے ہیں - یہ کتاب جامع مسائل طب جدید بڑی ضخیم ہو اور چونکہ یہ علم بہت بڑا ہے لہذا مکرور خطا طر حضرت مصنف یہ کہ یہ کل بیان پانچ جلدوں میں ختم ہوا و ہر جلد کے کئی کئی رسالے ہوں اگر خواستہ جناب اقدس اتنی ہو تو باقی جلد میں بھی مرتب ہو کر معرض طبع میں آئیں گی لیکن ہنفل مغلر ان اجلا کے جلد اول حسین پانچ رسالے ہیں اس تفصیل سے رسالہ اول بیان میں تعریف اور موضوع اور غرض علم طب کے اور بیان تاریخ میں علم کا کہ کب سے کس سطح رواج اسکا ہوا - اور صحت اور مرض اور موت اور حیات کی تعریف - اور اسباب حدوث مرض کے رسالہ دوم بیان میں الکاح و اخطا و قوی و امزجہ و ارواح و افعال کے رسالہ سوم تشریح میں کالبد انسانی کے رسالہ چارم بیان امراض میں علی العموم یعنی بقول کلی رسالہ پنجم میں بیان غم مرض اور زمانہ ابتداء اور اشتداد اور توقف اور انحطاط کا ہے اور منذرات کا بھی ذکر ہے یعنی کون کون حالت کس مرض کی مندر ہے ہزاران اہتمام و حسن انتظام بہ خوش قلمی الا کلام مطبع نامی فشی نول کشور واقع بکھنؤ میں بہ سرپرستی جناب فشی پراک نرائن صاحب مالک مطبع موصوف باردوم بہاہ اگست ۱۹۱۱ء مطابق ماہ جواد الثانی ۱۳۳۰ھ حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر جماعی گلوہبہ مشتاقان اور صحت بخش مریضیان ہوتی -

اعلان

حق تصنیف اس کتاب فیض انساب کا جمع مطبع اودھ اخبار محفوظ و محد و دیو

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۲۰	بنہوی سے مولفہ حافظ اکرام الدین -	۲۰	ترجمہ ہمدرد و جلد قرابادین کبیر مشہور و معروف
۲۰	رموز الحکمت - علامات سے شناخت	۲۰	ترجمہ حکیم ہادی حسین خان کاغذ سفید -
۲۰	نیک و بد مع تدابیر مولفہ حکیم جب علی -	۲۰	تریاق مسموم - علاج زہر مار مع اشکال
۲۰	معالجات احسانی - دلائل تشخیص مع	۲۰	سایون کے مولفہ حکیم حبیب الدین احمد -
۲۰	علاج مولفہ حکیم احسان علی - کاغذ حنائی -	۲۰	ترجمہ قانون شیخ الرئیس - حکیم ابو علی سینا
۲۰	مرکبات احسانی - بطور قرابادین کے ترتیب	۲۰	عبداللہ بن حسین جسکا ترجمہ اردو سلیس
۲۰	حروف تہجی از حکیم احسان علی -	۲۰	زجانب مطیع حکیم غلام حسنین صاحب کنٹوری
۲۰	رسالہ قارورہ - نہایت عمدہ رسالہ مولفہ	۲۰	نے فرمایا کاغذ سفید کامل پانچ جلدوں میں -
۲۰	حکیم غلام یحیی صاحب -	۲۰	(جلد اول) امور کلیہ طب -
۲۰	عجالتہ الیسنجی - معالجہ امراض وبائی و بومی	۲۰	(جلد دوم) ادویہ مفردہ -
۲۰	مولفہ حکیم سید محمد ولی -	۲۰	(جلد سوم) امراض جزیئہ -
۲۰	تریاق ہیضہ - از سید علہار حسین -	۲۰	(جلد چہارم) امراض عامہ -
۲۰	رسالہ معالجہ تپ و لرزہ - از سید علہار حسین	۲۰	(جلد پنجم) قرابادین و مرکبات -
۲۰	کیمیائے غناصری - ترجمہ قرابادین قادری	۲۰	ترجمہ علاج الامراض - مولفہ علامہ
۲۰	ترجمہ حکیم نور کریم -	۲۰	حکیم شریف خان دہلوی - ترجمہ حکیم ناجی
۲۰	علاج بر محل - ترجمہ کتاب انگریزی فرسٹ	۲۰	ہمدادی حسین خان مراد آبادی -
۲۰	ایڈو انجورڈ مصنفہ ڈاکٹر سمول آسبرن صاحب	۲۰	ستور النجات عن مصائب الحمیات -
۲۰	بہادر مترجمہ نقشی زور حسین صاحب مترجم	۲۰	تسامت مع علاج بقاعدہ یونانی و ڈاکٹری
۲۰	اودھا اخبار کاغذ سفید ولایتی چکنا -	۲۰	مصنفہ حکیم اصغر حسین -
۲۰	ایضاً - کاغذ بھی -	۲۰	بواسر النطیس - فی شرح از جوزف شیخ الرئیس
۲۰	ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی - کلیات و	۲۰	ربی با ترجمہ اردو از حکیم محقق ابو عبد العزیز محمد
۲۰	معالجات طب میں اعلیٰ درجہ کی کتاب اسکاترجم	۲۰	الہوی مترجم و شارح کاغذ سفید ولایتی -
۲۰	اردو کامل پونے دس حصہ میں پنجاب مطبع حکیم	۲۰	بریات الکبری - مترجمہ حکیم واجد علی -
۲۰	ہادی حسین خان نے سلیس اردو میں فرمایا -	۲۰	ب بنہوی انتخاب علاج احادیث

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۰	تیسرے عظم - اسم باسمی از حکیم محمد اعظم خان صاحب	۳۰	کتاب طب فارسی
۱۱	مصنف اکسیر عظم و قرابادین اعظم -	۳۱	غایۃ الشفا - اسم باسمی
۱۲	طب اکبر - محشی از علامہ دوران حکیم	۳۲	قرابادین کبیر - تین کالمین کامل در دوز
۱۳	محمد اکبر از دانی -	۳۳	مصنف حکیم سید محمد حسین خان - اسیمین ہدف
۱۴	جامع شفا یئہ - واقادات کیمبرنیہ - مصنفہ	۳۴	علامہ نے ہر ہی عرق زری کو کام فرمایا ہر کہ کل
۱۵	شفاء الدولہ سید افضل علیخان بہادر فیض آبادی	۳۵	قرابادینون کا مجموعہ اس کتاب میں ایسا تحریر
۱۶	جامع طب یونانی و ڈاکٹری ہینڈ بک کتاب -	۳۶	گردیا کہ آج تک کبھی نہ ہوا تھا اور مقدمہ کتاب
۱۷	شرح رباعیات طب یوسفی - مصنفہ	۳۷	میں ضمن میں فصلوں کے نہایت ضروری
۱۸	حکیم عبد العظیم نصر الدخان صاحب خوجوی -	۳۸	مورطب کو ہر ہی تفصیل سے بیان کیا ہر یعنی
۱۹	قرابادین جلالی - از حکیم جلال الدین امر دہوی	۳۹	کل امراض کے صد ہائے نسخے اپنے خاندانی
۲۰	دستور العلاج - از حکیم سلطان علی خراسانی	۴۰	مجربات سے اسیمین مندرج کیے ہیں اور
۲۱	شفاء الابدان - معالجات از حکیم واحد علی	۴۱	ان کے طریق استعمال و منافع ہیشمار کو مع دیگر
۲۲	مؤلف مخزن العلوم و جامع الفنون -	۴۲	اسرار طب وغیرہ وغیرہ بشرح و بسط ایسے
۲۳	علم الابدان - نظریات از حکیم واحد علیخان -	۴۳	عمدہ و لا جواب پیرایہ میں لکھے ہیں کہ خوبی اسکی
۲۴	مفرح القلوب - شرح قانونچہ از علامہ از دانی	۴۴	معائنہ پر موقوف ہر کا غذ سفید -
۲۵	خلاصۃ التجارب - مجربات حکیم علونچان بہادر	۴۵	ایضاً حسب مراتب بالا کا غذ سفید گندہ -
۲۶	تکشیف الحکمت - از حکیم سلیم الدین خان	۴۶	اکسیر عظم - اسم باسمی از حکیم محمد اعظم خان
۲۷	کفایہ منصوری - مع رسالہ خوب چینی -	۴۷	ناظم جہان نہایت جامع اقوال قدما و تحقیقات
۲۸	ضیاء الابصار - مع ٹیبل بیان باہ از حکیم	۴۸	رائفہ کلی نظری عملی از مترابا بعد نظر ثانی مصنف
۲۹	علامہ محمود خان دہلوی -	۴۹	موصوف بہ عطائے حق بالیف بطرز شایستہ
۳۰	ضیاء الابصار - بلا ٹیبل حسب مراتب بالا -	۵۰	بمطبع ہذا مع غلطنامہ کامل کتاب چار جلد
۳۱	مجربات رضائی - در بیان باہ از حکیم	۵۱	کا غذ دو قسم تفصیل ذیل -
۳۲	سیندنا حسین صاحب -	۵۲	(۱) کا غذ سفید گندہ -
		۵۳	(۲) کا غذ خانی گندہ -